چیف ایڈیٹر کے قلم سے

یوجنا

عوامی بجٹ

بجٹ کا مقصد آپ کو یہ بتانا ہے کہ آپ کا پیسہ کہاں استعمال کیا جاتا ہے نہ کہ یہ سمجھانا کہ وہ گیا کہاں۔ ہمیں گھریلو خرچ میں بجٹ کی اہمیت کا اندازہ تو ہے ہی کہ ہمیں اپنی آمدنی کے مطابق ہی کرنا ہوتا ہے۔ ہم اس مقولے سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ ''آمدنی اٹھنی خرچہ روپیہ'' ایسا گھر جہاں خرچ پر کوئی لگام نہ ہو اور جہاں اصراف آمدنی کے مطابق نہیں ہوگا، وہاں پریشانی ہی رہتی ہے۔ بجٹ سازی کا مطلب ہے آپ کس طرح منصوبہ بندی کرتے ہیں کہ بجٹ پر گرفت برقرار رہے۔

کسی ملک کا بجٹ اس ملک کے باشندوں کی بہبود کے لئے اس سے کم اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ ملک کی دانا انتظامیہ مختلف زمروں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا اندازہ کرتی ہے اور اس کے مطابق خرچ کا منصوبہ بناتی ہے بلکہ اسی طرح جس طرح گھر میں تعلیم، صحت سے متعلق خرچ اور بنیادی ڈھانچے کو جیب دوست رکھنے وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔ وہی سب کچھ ملک کے لئے بجٹ سازی میں بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ 2018-19 کے لئے پیش کیا گیا بجٹ عام انتخابات سے پہلے اس حکومت کا آخری مکمل بجٹ ہے۔ حکومت نے اپنے بجٹ کی تقسیم میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اس کے مطابق پروگراموں کی منصوبہ بندی کی جاسکے اور زراعت، دیہی ترقی، بنیادی ڈھانچہ اور صحت کے اہم شعبوں میں رقوم مختص کی جاسکیں۔

ایک ایسے ملک میں جہاں زراعت عوام کا اہم پیشہ ہے۔ کسانوں کی بہبود کو حکومت کے ایجنڈے میں مقام اہم حاصل ہونا چاہئے۔ حکومت نے زراعت کے لئے بجٹ مختص کرتے وقت زرعی اصلاحات کو مدنظر رکھا ہے۔ زرعی شعبے کے لئے مختص بجٹ میں جن باتوں کا دھیان رکھا گیا ہے، ان میں ٹماٹر، پیاز، آلو کی قیمتوں میں بھی اتار چڑھاؤ کے سدباب کے لئے آپریشن گرین خریف کی فصل کی کم از کم امدادی قیمتوں میں ڈیڑھ گنا اضافہ، 22000 دیہی ہاٹوں کو ترقی دے کر دیہی زرعی بازار میں تبدیل کرنا اور کسانوں کو زرعی قرضوں کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ایک مثالی تبدیلی ہے۔

کسانوں کی بہبود سے منسلک دیہی ترقی کے شعبے کو بھی بجٹ میں اہمیت دی گئی ہے اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ 2022 تک سب کے لئے مکانات کے ہدف کو پورا کرنے کے لئے 2019 تک دیہی علاقوں میں ایک کروڑ مکان تعمیر کرنے کی تجویز رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سووچھ بھارت مشن کے تحت دو کروڑ اضافی بیت الخلا تعمیر کئے جائیں گے۔ کم اور اوسط آمدنی زمرے کے لئے سوبھاگیہ خواتین کے اپنی مدد آپ گروپوں کے اہداف میں توسیع کی گئی ہے۔ خوردنی اشیاء تیار کرنے کی صنعتوں کو گزشتہ برس کے مقابلے دوگنا کر کے بجٹ 1400 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے مقصد سے ماہی پروری اور مویشی پروری نیز قومی بانس مشن کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں تاکہ دیہی اور متعلقہ شعبے میں کسانوں کے لئے کاروبار کے مواقع پیدا ہوسکیں۔ بجٹ میں حفظان صحت پر بھی خاطر خواہ توجہ صرف کی گئی ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی حفظان صحت اسکیم قومی صحت تحفظ اسکیم (این ایچ پی ایس) کے حفظان صحت کو مرکزیت عطا کی گئی ہے جس کے تحت دس کروڑ غریب اور کمزور خاندانوں کو پانچ لاکھ روپے سالانہ تک کی امداد دی جائے گی جب کہ آیوشمان بھارت پروگرام کے تحت 1000 کروڑ روپے کا کارپس فنڈ فراہم کیا جائے گا تاکہ ڈیڑھ لاکھ صحتی اور تندرستی مراکز قائم کئے جاسکیں۔ جہاں تک تعلیم کے شعبے کا سوال ہے، قبائلی بچوں کو ان کے اپنے ماحول میں معیاری تعلیم فراہم کرنے کی غرض سے اکلویہ ماڈل رہائشی اسکولوں کا قیام ایک خوش آئند قدم ہے۔ وزیراعظم ریسرچ فیلو کے نام سے منسوب نئی اسکیم سے 1000 بہترین بی ٹیک طلبا کو آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایس سی میں پی ایچ ڈی کرنے کا موقع ملے گا اور اس کے لئے انکو فیلوشپ کے طور پر خاطر خواہ رقم دی جائے گی۔ بزرگوں کو باوقار زندگی گزارنے کا موقع دینے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں جن میں بینکوں اور ڈاک خانوں میں جمع رقم پر سود کی رقم کی حد 1000 سے بڑھا کر 50,000 روپے کر دی گئی ہے اور صحت بیمہ پریمیم اور طبی اخراجات پر منہا کی جانے والی رقم کی حد 30,000 سے بڑھا کر 50,000 روپے کر دی گئی ہے۔ پردھان منتری ویاوندنا یوجنا کے تحت 15 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری پر 8 فی صد کی شرح سے یقینی آمدنی فراہم کی جائے گی۔ پہلے یہ رقم 7.5 لاکھ روپے تھی جو اب 15 لاکھ روپے کر دی گئی ہے اور اس کی معیاد 2020 تک رکھی گئی ہے۔ بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کو ترقی کا انجن بتاتے ہوئے بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور ان کو قرض کی فراہمی، سرمایہ اور سود میں رعایت اور اختراع کے لئے 3794 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس قدم سے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع اور خود روزگار فراہم کرنے میں تیزی آئے گی۔ حکومت نے بزنس کو سہل بنانے کی طرز پر ملک کے عوام کی زندگی کو سہل بنانے کا عزم کیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ بجٹ معیشت کے ان اہم شعبوں میں داخلی ترقی پر زور دیتا ہے جو عوام کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔

ہسمکھ ادھیا

معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے والا

مرکزی بجٹ2018-19

اس بجٹ کو ترقی اور پیداواریت کا بجٹ کہا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ یہ دیہی معیشت میں استحکام کا بجٹ ہے اور یہ نئے روزگار کے مواقع فراہم کرنے والا بجٹ ہے۔

سکریٹری مالیات، حکومت ہند

مالی سال2018-19 کامرکزی بجٹ کئی اعتبار سے منفرد ہے۔ اس بجٹ کو ایک ایسے وقت میں پیش کیا گیا ہے جب حکومت کے ذریعے کی گئی ساختیاتی اصلاحات، بڑی قدر والی کرنسی نوٹوں کی منسوخی اور جی ایس ٹی کے نفاذ کے ثمرآ ورنتائج برآمد ہونے لگے ہیں۔ ایسے وقت میں اقتصادی سرگرمی کے تمام رجحانات میں اضافے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایسے وقت میں یہ بجٹ ہندوستان میں ایک ایسے سازگار ماحول کو بنائے گا اور قائم کرے گا جہاں آنے والے برسوں میں آٹھ فی صد سالانہ کی شرح سے پیداوار ہوسکے۔

مرکزی بجٹ کئی اعتبار سے دیگر بجٹوں سے یکسر مختلف ہے۔ اس بجٹ میں زراعت اور دیہی معیشت پر زیادہ پیسہ خرچ کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ کسانوں کی آمدنی میں مطلوبہ اضافے کے نشانے کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اشیاء اور خدمات کی مانگ کو قائم کیا جاسکے۔ اس سے نجی سرمایہ کاری کے فروغ میں مدد ملے گی۔ بجٹ میں دیہی ڈھانچے کے قیام اور دیہی روزگار پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کا منصوبہ ہے۔ دیہی روزگار پروگرام پروگرام کے لئے بجٹ کے اختصاص میں زبردست اضافہ کیا گیا ہے جس سے مختص فنڈ کے ساتھ ساتھ بینک قرضہ جات سے سیلف ہیلپ گروپوں بالخصوص خواتین کو مدد ملے گی۔ اسی کے پیش نظر بجٹ میں ڈبہ بند خوراک اور مویشی پالن زمرہ کے لئے مختص رقم میں زبردست اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سے زرعی زمرے کی تمام متعلقہ سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا اور بنیادی زرعی اشیاء کی قدر میں اضافہ ہوگا۔ سبزیوں کی تین اہم فصلوں ٹماٹر، پیاز اور آلو(ٹی او پی) کی قیمتوں میں استحکام کے پیش نظر ''آپریشن گرینس'' نام سے ایک نئی اسکیم شروع کی جارہی ہے جو کہ آپریشن فلڈ کی طرز پر کام کرے گی جس نے دودھ کے زمرے میں بہترین نتائج دیئے تھے۔ آپریشن گرینس کی اسکیم کے تحت پیداوار اور استعمال کے مراکز کو مناسب طریقے سے مربوط کیا جائے گا اور ان کی پیداوار کی مناسب نقل وحمل کے لئے ہر ممکن حمایت فراہم کی جائے گی۔ اس اسکیم کے لئے ابتدائی طور پر 500 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ضرورت محسوس ہونے پر فارمرس پروڈیوسر آرگنائزیشن (ایف پی او) ایک نیٹ ورک کی مدد سے فصلوں کے ذخیرہ کرنے اور پروسیسنگ کی سہولتیں قائم کی جائیں گی۔ اس بجٹ میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ایسی فارمر پروڈیوسر کمپنیوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جائے جن کا سالانہ کاروبار 100 کروڑ روپے یا اس سے زیادہ ہے۔ اس بجٹ کی تجاویز میں اس طرح کے اعلان سے پروسیسنگ سیکٹر میں پیشہ وری کو فروغ حاصل ہوگا۔ حکومت کی بجٹ تجاویز برائے دیہی معیشت سے 321 کروڑ افراد ایام روزگار قائم ہوں گے۔ اس سے دیہی علاقوں میں 51لاکھ نئے مکانات بنانے میں مدد ملے گی، 1.88 کروڑ ٹوائلٹ، 3.17لاکھ کلومیٹر دیہی سڑکیں بنانے اور زرعی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ 1.75 کروڑ نئے خاندانوں کو بجلی کا کنکشن حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

مرکزی بجٹ 2018-19 کا دوسرا اہم ترین

حصہ صحت، تعلیم اور دیگر سماجی اسکیموں پر زیادہ زور دینا ہے۔ تعلیم پر خصوصی توجہ کے تحت تعلیم کے معیار میں سدھار اور اساتذہ کے معیار میں سدھار کے ساتھ ساتھ علم حصول میں ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا استعمال کرنا ہے۔ اعلی تعلیم کے شعبے میں ممتاز تعلیمی اداروں بشمول اے آئی آئی ایم ایس کے قیام کا منصوبہ ہے جس پر آئندہ چار برسوں کے دوران ایک لاکھ کروڑ کا سرمایہ لگایا جائے گا جو کہ زیادہ تر بجٹ سے باہر سے ہی حاصل کیا جائے گا۔

صحت کے زمرے میں ''آروگیہ بھارت'' کی اسکیم کے ذریعے بنیادی صحت دیکھ بھال کے لئے فلاحی اسکیموں کا احاطہ کرے گی اور خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرنے والے ہر خاندان کی ثانوی اور ثلاثی زمرے کی بیماریوں کے لئے پانچ لاکھ روپے کی کوریج کے ذریعے ہیلتھ پروٹیکشن اسکیم بھی نافذ کرے گی۔ اس پروگرام کے تحت دس کروڑ خاندانوں (جس کا مطلب 50 کروڑ افراد ہوتا ہے) کا احاطہ کیا جائے گا۔ اس کے تحت ان خاندانوں کو ایک بھی پیسہ خرچ کئے بغیر پینل میں شامل سرکاری اور پرائیویٹ اسپتالوں میں ہر سال پانچ لاکھ روپے تک کے علاج، آپریشن اور عمل جراحی کے فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ پروگرام تمام غریب لوگوں کے لئے حکومت کی جانب سے صحت کی اس طرح کی دیکھ بھال اور علاج کو یقینی بنائے گا اور کینسر، عارضہ قلب یا گردہ کی خرابی جیسی بیماریوں میں حکومت کی جانب سے دیکھ بھال کی جائے گی۔

مالی سال 2018-19 کے مرکزی بجٹ میں روزگار اور ملازمتوں کے مواقع فراہم کرنے والی چھوٹے پیمانے اور درمیانی پیمانے کی صنعتوں کی مدد کے لئے بھی متعدد پروگراموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ نئی ملازمتوں کے اعلان کی حالت میں اجرت کا بارہ فی صد کا آجر کا حصہ حکومت ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ انکم ٹیکس قانون کے تحت نئے روزگار کی اجرت کی 30 فی صد لاگت میں تخفیف کی اجازت دی جائے گی۔ بجٹ میں ٹیکسٹائل اور لیدر زمرے کو مزید فروغ دیا گیا ہے۔ ڈھانچہ بندی کے فروغ پر حکومت نے ایک حوصلہ افزا منصوبے کا اعلان کیا ہے جس کے تحت موجودہ اور نئی شاہراہوں، ریل، شہری ڈھانچہ بندی پروجیکٹوں کے لئے بجٹ کے اضافی وسائل اور قرضہ جات سے فنڈ فراہم کرایا جائے گا۔ آئندہ برس ڈھانچہ بندی پر خرچ کی جانے والی رقم 5.97 لاکھ کروڑ روپے ہوگی جو کہ سال 2017-18 میں تخمیناً اخراجات کے طور پر 4.94 لاکھ کروڑ روپے تھی۔

مرکزی بجٹ میں جی ایس ٹی کے نفاذ کے عبوری اثرات اور بلاواسطہ ٹیکس پر محصولیات کے عدم استحکام کی جگہ مالیاتی استحکام کے لئے ایک روشن نقش راہ بنائی ہے۔ مالی خسارے برائے سال 2017-18 پر نظر ثانی کر کے گھریلو پیداوار کی 3.2 فی صد گھریلو پیداوار کا 3.5 فی صد کیا گیا ہے جب کہ یہ شرح آئندہ برس کے لئے گھریلو پیداوار کی 3.3 طے کی گئی ہے۔ آئندہ دو برسوں (اگر ممکن ہوا تو صرف ایک برس میں) تین فی صد کی سطح تک پہنچنے کا منصوبہ ہے۔ سال 2018-19 میں بڑی قدر کے کرنسی نوٹوں کی منسوخی اور جی ایس ٹی کے مثبت اثرات کے سبب محصولیات میں مزید سدھار کی امید ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو حکومت کے منصوبوں کے لئے زیادہ فنڈ کی فراہمی ہوگی۔

مجموعی طور پر اس بجٹ کو ترقی اور پیداواریت کا بجٹ کہا جا سکتا ہے۔ بلا شبہ یہ دیہی معیشت میں استحکام کا بجٹ ہے اور یہ نئے روزگار کے مواقع فراہم کرنے والا بجٹ ہے۔

☆☆☆

ماحولیات ہم سبھی کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے : نائب صدر جمہوریہ ہند

☆ نائب صدر جمہوریہ وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ماحولیات ہم سبھی کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ گاڑیوں سے نکلنے والی آلودگی ایک بڑی تشویش ہے۔ جناب ایم وینکیا نائیڈو نے نئی دہلی میں فیڈریشن آف آٹوموبائل ڈیلرس ایسوسی ایشن کے ذریعہ منعقدہ 10 ویں آٹو سمٹ کا افتتاح کرنے کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کے ذریعہ ای۔ موبیلیٹی کو فروغ دینے کا وقت آگیا ہے کیونکہ بجلی سے چلنے والی گاڑیاں مسافروں کے نقل وحمل کے لئے ایک نہایت اہم متبادل ہے اور اس سے آٹو سیکٹر میں ضروری تبدیلیاں ہونے کی توقع ہے۔ علاوہ ازیں یہ ماحول دوست بھی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہر ایک شکل میں تغیر و تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مینوفیکچرروں، سپلائروں یا ڈیلروں کو اخلاقی معیارات کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ یہ وقت ہے کہ آٹوموبائل انڈسٹری، آٹوموبائل انڈسٹری کے ڈیلر، ماحولیات کے ماہرین، سائنس داں اور عام آدمی ایک ساتھ ہاتھ ملائیں اور گاڑیوں کی آلودگی کو کم کرنے کے لئے اہم اقدامات کریں۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان کاربن ڈائی آکسائڈ اخراج کو کم کرنے کا شدید خواہاں ہے اور ای۔ گاڑیوں کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہے تا کہ گاڑیوں سے آلودگی کے اخراج کو کم کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے یہاں ماحول دوست اور بجلی سے چلنے والی گاڑیوں بشمول ہائیبرڈ ٹکنالوجیوں کو استعمال کرنے کے بے پناہ امکانات ہیں۔ ای۔ گاڑیوں کے استعمال سے آپریٹنگ لاگت میں بھی کمی آئے گی۔ علاوہ ازیں گیسولین انجن کے مقابلے زیادہ صلاحیت رہے گی۔ مزید برآں مقامی طور پر تیار کردہ قابل تجدید توانائی کے استعمال کے ذریعہ فوسل ایزجی پر انحصار میں بھی کمی واقع ہوگی۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ گاڑیوں کی چارجنگ کے لئے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور ای- گاڑیوں کے فروغ کے لئے درست ماحولیاتی نظام پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مقامی سطح پر ای وی بیٹریوں کی مینوفیکچرنگ سے ملک میں روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے اور ضروری معلومات مہیا ہونے سے صارفین کو نئی ٹکنالوجی کو قبول کرنے میں مدد ملے گی۔ ہندوستانی آٹوموٹیو صنعت اور تنظیموں مثلاً ایف اے ڈی اے کو مستقبل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ اس کے لئے انہیں نئی، صاف ستھری ٹکنالوجیاں جو کہ اختراعی اور ماحولیاتی اعتبار سے پائیدار بھی ہیں، اپنانے کی ضرورت ہے۔

انل بھاردواج

مرکزی بجٹ 2018-19

ایم ایس ایم ای ہندوستانی معیشت کے استحکام کا ذریعہ

مجموعی طور سے اس بجٹ کی سمت مثبت نظر آتی ہے۔ زراعت اور بنیادی ڈھانچے کے لئے وسیع اخراجات سے جی ڈی پی اضافے کو فروغ دینے کے لئے درکار زور اور مانگ پیدا ہوسکتی ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے ایم ایس ایم ای کو بہترین شرط کے طور پر زیادہ سے زیادہ دیکھا جاسکتا ہے۔ پرامید طور پر سرمایہ کاریاں حقیقت میں آئیں گی اور ان سے مطلوبہ نتائج پیدا ہوں گے۔

2018-19 کے لئے مرکزی بجٹ یکم فروری 2018 کو پارلیمنٹ میں وزیر خزانہ کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ اس بجٹ کا مقصد چار شعبوں پر توجہ مرکوز کرنا اور انہیں فروغ دینا ہے یعنی زراعت اور دیہی شعبہ، بنیادی ڈھانچہ، صحتی دیکھ بھال اور ایم ایس ایم ای کے ذریعہ روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔

اس مضمون میں اس بجٹ میں مذکور چوتھے شعبے یعنی ایم ایس ایم ای پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ بجٹ پیش کرنے کے اگلے دن کرائی سی ڈیکس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے اعلان کیا تھا کہ ایم ایس ایم ای ہندوستانی معیشت کے استحکام کا ذریعہ ہوں گے۔ آخرکار ایم ایس ایم ای کی صلاحیت کا کچھ تو اعتراف کیا گیا ہے۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ آہستہ آہستہ ایک بحران جیسی صورت حال ہندوستان میں پیدا ہورہی ہے کیوں کہ ہندوستانی معیشت ہر سال روزگار کی مارکیٹ میں آنے والے دس تا چودہ ملین لوگوں کو کھپانے کی غرض سے روزگار کے کافی مواقع پیدا کرنے میں ناکام ہورہی ہے۔ انصاف کی بات تو یہ ہے کہ حکومتیں اشیاء سازی کا حصہ 25 فی صد سے بڑھانے کی بات کرتی رہی ہیں جو کسی بھی حال میں جی پی ڈی کے پندرہ تا سولہ فی صد سے آگے نہیں بڑھ پاتا ہے۔ لیکن اصلاحات کے بغیر خطرے اور صلے کا تناسب ایم ایس ایم ای کے لئے غیر محسوس طور سے آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرکزی بجٹ 2018-19 میں اس موجودہ حالت میں تبدیلی لانے کا اشاریہ دیا گیا ہے۔

اول یہ کہ تمام شعبوں کے لئے مقررہ مدتی روزگار کی اجازت دینے کا اعلان جو اب تک کپڑے کے شعبے کے لئے محدود تھی، لیبر کے سلسلے میں ایک بڑی اصلاح ہوسکتا ہے۔ اس سے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ ایسے بہت سے شعبے ہیں جہاں تجارت یا کاروبار موسمی یا زمانی ہے۔ آجرین نہ تو لوگوں کو اجرت پر رکھتے ہیں نہ ہی اجرت پر رکھنے کی اطلاع دیتے تھے کیوں کہ مختصر مدت پر اجرت پر رکھنا غیر قانونی تھا (گو، شک وشبہ یہ ہے کہ آیا یہ تجویز مزدور تنظیموں کے ذریعے مزاحمت کی وجہ سے واقعی رائج ہوگی)

اجرت پر رکھنے کے سلسلے میں کاروباری اداروں کی مزید حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اس بجٹ میں اضافی ورک فورس پر اخراجات کے 130 فی صد کی بھاری کٹوتی کی اجازت دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس میں تین سال کے لئے نئے ملازمین کے لئے پروویڈنٹ فنڈ کے اخراجات برداشت کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

ایک اور قومی اشارہ، جو اس بجٹ میں اشیاء سازی کی مدد کے سلسلے میں دیا گیا ہے، کسٹمز محصولات میں اضافہ (5 تا 15 فی صد) کرکے ان سے استفادہ کرنے کے بارے ہے تاکہ مزدوروں کی شدت والی 40 سے زیادہ مصنوعات کے سلسلے میں گھریلو مالیت کے اضافے کی حوصلہ افزائی۔

جن زمروں کو درآمدات سے اضافہ کردہ تحفظ سے فائدہ پہنچے گا، ان میں مندرجہ ذیل زمرے شامل ہیں:

☆ پروسیس کردہ خوراک

☆ عطر، خوشبوئیں اور سنگار کی اشیاء

☆ موٹر گاڑیاں اور ان کے حصے پرزے

مصنف فائنانس کے معروف پروفیسر ہیں۔

sg@fisme.org.in

☆جوتے

☆ہیرے، قیمتی پتھر اور جڑاؤ زیورات

☆الیکٹرانکس اور ہارڈ ویئر

☆ایل سی ڈی/ایل ای ڈی/اوایل ڈی پینلس اور دیگر حصے پرزے

☆فرنیچر

☆گھڑیاں اور گھنٹے

☆کھلونے، تین پہیہ سائیکلیں، اسکوٹر، پیڈل کاریں، کھیلوں کا سامان

☆خام کاجو

☆سبزیوں کے خوردنی تیل

☆ری فریکٹری اشیاء

☆متفرقات (موم بتیاں، دھوم کے چشمے وغیرہ)

مزید یہ کہ شمسی سیلوں/پینلوں/موڈیولس کی تیاری کے لئے دھوپ کی شدت کو کم کرنے والا شیشہ اور خام مال، سی امپلانٹ بنانے کے لئے حصوں پرزوں اور لوازمات کو کسٹمز سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

جو بات اہم ہے، وہ اس بات کو سمجھنا ہے کہ کسٹمز محصولات کے سلسلے میں 1991 سے سیکولر نچلے رجحان پر عمل کیا جارہا ہے۔گھریلو اشیاء سازی کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اس رجحان کی ازسرنو قطر سنجی کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ اس سے ایک زیادہ فرق کردہ نظریے کا اشارہ ملتا ہے۔محصولات میں اضافہ کرنے کے بعد بھی محصولات پوری طرح ڈبلیو ٹی او کے اندر ہیں، جو 25 اور 40 فی صد کی شرحوں کے پابند ہیں۔

اس اقدام کی تنقید بھی کی گئی ہے کیوں کہ کچھ ماہرین نے اسے جارحانہ کہا ہے۔کیا اس سے ہندوستانی صنعت کو یہ اشارہ ملے گا کہ وہ عالمی طور سے مقابلہ جاتی بننے کی بجائے تحفظ تلاش کرے؟ مزید برآں، مثلاً فولاد، ایلومونیم وغیرہ پر جو کہ بنیادی اشیاء ہیں، محصولات میں اضافہ کنٹرلابی پر مبنی رہا ہے۔

اس کے علاوہ گھریلو صنعت کے لئے اضافہ کردہ تحفظ کے سلسلے میں معاہدہ کرنے کا ذریعہ کافی عرصے تک دستیاب نہیں رہ سکتا ہے۔ ہندوستان علاقائی جامع اقتصادی ساجھے داری (آر سی ای پی) کے سلسلے میں پہلے ہی بات چیت کررہا ہے۔ یہ آسیان کے دس رکن ممکن نیز چھ ملکوں یعنی آسٹریلیا، چین، ہندوستان، جاپان، جنوبی کوریا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ایک آزاد تجارتی معاہدہ ہے۔ اس سے فی الواقع مستقبل میں کسی وقت کسٹمز محصولات کم ہوکر صفر ہوجائیں گے۔

سوئم یہ کہ اس اعلان سے ایم ایس ایم ای کی چالو سرمایے کی پریشانیاں کم ہوجائیں گی کہ سرکاری شعبے کے بینک اور کارپوریٹس تجارتی الیکٹرانک قابل وصول ڈسکاؤنٹنگ نظام (ٹی آر ای ڈی ایس) کے اندر آگئے ہیں جو ایک آن لائن بل ڈسکاؤنٹنگ پلیٹ فارم ہے نیز یہ کہ اسے جی ایس ٹی این نیٹ ورک سے مربوط کیا جائے گا تاکہ بڑے خریداروں اور ایم ایس ایم ای فروخت کنندگان کے درمیان لین دین کی خود بخود تصدیق ہوجائے۔لیکن سمجھی گئی منظوری کا نظریہ لانے کے سلسلے میں مزید قانون سازانہ اقدامات کی ضرورت ہوسکتی ہے۔

چہارم یہ کہ اس بجٹ میں قرضہ جاتی مدد، سرمایہ اور مدد کی سبسڈیاں دینے نیز اختراعات کے سلسلے میں ایم ایس ایم ای کے لئے 3794 کروڑ روپے کا اہتمام کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔اگرچہ ایم ایس ایم ای کے شعبے نے مجموعی طور سے اس کا خیرمقدم کیا ہے لیکن تفصیلات کی عدم موجودگی میں مزید ادائے زنی کرنا مشکل ہے۔

250 کروڑ روپے تک کے کاروبار والی کمپنیوں کے لئے 25 فی صد کے کم کردہ کارپوریٹ ٹیکس کے احاطہ کی توسیع کرنے کے اعلان سے جو اس سے پہلے 50 کروڑ روپے تک کے کاروبار والی کمپنیوں کے لئے محدود تھا، ایم ایس ایم ای کے ایک چھوٹے سے حصے کو فائدہ ہوگا۔ یہ معاملہ کمپنیوں کے لئے محدود ہے جب کہ 93 فی صد سے زیادہ ایم ایس ایم ای کمپنیاں نہیں ہیں بلکہ ساجھے داری اور ملکیت والی فرمیں ہیں۔

اس بجٹ میں مجوزہ ایک اور اچھا اقدام یہ ہے کہ کسی قدر کم درجہ بندی والی کمپنیاں بھی بونڈ مارکیٹ تک رسائی کے لئے اہل ہوسکتی ہیں۔ اگر صرف بڑے کارپوریٹس بونڈ مارکیٹ تک رسائی کرسکتے ہیں تو زیادہ بینک فنڈز ایم ایس ایم ای کے لئے دستیاب ہوں گے۔

مجموعی طور سے اس بجٹ کی سمت مثبت نظر آتی ہے۔ زراعت اور بنیادی ڈھانچے کے لئے وسیع اخراجات سے جی ڈی پی اضافے کو فروغ دینے کے لئے درکار زور اور مانگ پیدا ہوسکتی ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے ایم ایس ایم ای کو بہترین شرط کے طور پر زیادہ سے زیادہ دیکھا جاسکتا ہے۔ پرامید طور پر سرمایہ کاریاں حقیقت میں آئیں گی اور ان سے مطلوبہ نتائج پیدا ہوں گے۔

☆☆☆

فارم۔4

(قانون 8 کے تحت)

یوجنا اردو کی ملکیت کی تفصیل

1۔اشاعت کی جگہ: نئی دہلی

2۔اشاعت کا وقفہ: ماہانہ

3۔طابع کا نام: ڈاکٹر سادھنا راوت
قومیت: ہندوستانی
پتہ: پبلی کیشنز ڈویژن، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس، نئی دہلی۔110003

4۔ناشر کا نام: ڈاکٹر سادھنا راوت
قومیت: ہندوستانی
پتہ: پبلی کیشنز ڈویژن، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس، نئی دہلی۔110003

5۔ایڈیٹر کا نام: ڈاکٹر ابرار رحمانی
قومیت: ہندوستانی
پتہ: 601-E پبلی کیشنز ڈویژن، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس، نئی دہلی۔110003

6۔مالکان کے نام اور پتے: کلی طور پر وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت ہند نئی دہلی۔

میں سادھنا راوت تصدیق کرتی ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات بالکل درست اور صحیح ہیں۔

دستخط

سادھنا راوت

پروفیسر جے ڈی اگروال

مرکزی بجٹ 2018-19 کا تجزیہ

توقع ہے کہ یہ بجٹ عوام کی آرزوؤں کا خیال رکھے گا۔ یہ بجٹ زراعت، دیہی ترقی، تعلیم، روزگار اور سرمایہ کاری پر توجہ کے ساتھ ترقی پر مبنی ثابت ہوگا۔ وزیر خزانہ نے قابل استطاعت مکانات کو فروغ دینے ، غیر منقولہ املاک کے شعبے کو فروغ دینے ، ترقی کے عمل میں تیزی لانے ، ڈیجیٹل معیشت کو فروغ دینے اور رکاوٹیں دور کرکے کاروبار کرنے کی آسانی کو فروغ دینے کی بجا طور سے کوششیں کی ہیں۔

مضمون نگار فائنانس کے ممتاز پروفیسر نیز گریٹر نوئیڈا میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فائنانس کے چیرمین ہیں۔
jda@iif.edu

اس سال کے بجٹ کا تجزیہ ملک میں موجودہ اقتصادی، سماجی اور سیاسی حالات کے پس منظر میں کرنا ہوگا۔حکومت نے چار برسوں میں متعدد ڈھانچہ جاتی بڑی اصلاحات کی ہیں جن کے نتیجے میں حقیقی جی ڈی پی میں اضافہ 2017-18 میں 6.75فی صدتک پہنچ گیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ 2018-19 میں بڑھ کر 7.5فی صد ہوجائے گا۔نومبر 2016 میں نوٹ بندی اور یکم جولائی 2017 کوانقلاب لانے والے اشیاءاور خدمات ٹیکس کی شروعات ، دیوالیہ پن سے متعلق نئے ہندوستانی ضابطے کی شروعات ، آدھار کارڈ پر عمل درآمد، ایف ڈی آئی کی نرم کاری، سرکاری شعبے کے دباؤ والے بینکوں کو مستحکم بنانے کے لئے سرمایے کی ازسرنو تشکیل کی غرض سے 88000 کروڑ روپے کے ایک بڑے پیکیج پر عمل درآمد کرنا اور خاص طور سے دوسرے نصف حصے میں معیشت میں تیزی دیکھنا۔7.2فی صد پر زبردست اقتصادی ترقی، مستحکم افراط زر (گزشتہ چھ برسوں میں سب سے کم) اور مالی استحکام، بڑا اقتصادی استحکام اور 409.4ارب ڈالر کے غیر ملکی زرمبادلہ کے مضبوط ذخائر جنہوں نے 14.1فی صد کی شرح اضافہ کا مظاہرہ کیا ہے، ایک لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ نکاسی سے موثر آمدنی ، ڈی بی ٹی کے لئے آدھار کو بنیاد بنانے سے سبسڈیوں کے سلسلے میں 6500 کروڑ روپے کی بچت ۔ ان میں سے کچھ اشاریوں سے ہندوستانی معیشت کی ابھرنے کی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت ہندوستانی معیشت دنیا میں بہترین پرفارمنگ معیشتوں میں سے ایک معیشت ہے۔

مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی وغیرہ ڈھانچہ جاتی اصلاحات کی وجہ سے ہوئے انتشار کے نتیجے میں ترقی نیز معیشت کے دیگر بڑے اقتصادی پیمانوں پر سنگین نقصان دہ اثرات نہیں پڑے ہیں۔توازن بڑی حدتک حاصل کرلیا گیا ہے۔

تاہم معیشت کو کچھ چیلنجوں کا سامنا ہے مثلاً 2016-17 کے دوران 275.7 ملین ٹن اناج نیز 300 ملین ٹن پھلوں اور سبزیوں کی معقول پیداوار کے باوجود 2.1 فی صد پر 2017-18 میں زراعت کی کم شرح اضافہ، کاشت کاروں کی آمدنی بہتر بنانے کے سلسلے میں وزیراعظم کی تشویش دور کرنا، زرعی پیداواریت میں اضافہ کرنا، زراعت کی ابھرنے کی قوت کو مستحکم بنانا، تعلیمی اور صحتی سہولیات کی توسیع کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، سرمایہ کاری اور برآمدات کوفروغ دینا، غریبی میں کمی لانا، دیہی علاقوں میں بجلی اور پینے کے پانی کی سہولیات مہیا کرکے خواتین کو بااختیار بنانا، ایک اور چیلنج اے پی اے کی بہت بڑی تعداد نیز سرکاری بینکوں میں سرمایہ فراہم کرنے کے لئے سرمایے کی تشکیل کا مسئلہ ہے۔

موجودہ بجٹ گزشتہ چار برسوں میں ڈھانچہ جاتی اصلاحات اور حصولیابیوں کے پس منظر میں نیز معیشت کے سامنے چیلنجوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیش کیا گیا ہے۔اس بجٹ کی رہنمائی زراعت، دیہی ترقی، صحت، تعلیم ، روزگار، ایم ایس ایم ای اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں کو مستحکم بنانے کے سلسلے میں وزیراعظم کے مشن کے ذریعے کی گئی ہے۔

اقتصادی ترقی اور مالی استحکام

اس سال کے بجٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان 2.5 کھرب کی معیشت کا حامل ہوجائے گا۔ وزیر خزانہ نے بجاطور سے 8فی صد ترقی کا نشانہ مقرر کیا ہے۔ انہیں امید ہے کہ 19-2018 کے دوران 7.2فی صد سے لے کر 7.4فی صد تک کی شرح ترقی حاصل کرلی جائے گی۔ ہندوستان عالمی معیشت کی ترقی میں مثبت طور سے تعاون کرتے ہوئے 19-2018 میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں سے ایک معیشت ہونے کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے بجاطور سے ایسے اہتمام کئے ہیں جن کے نتیجے میں 'میک ان انڈیا' کے مشن کونشانہ بناتے ہوئے زرعی اور صنعتی شعبے میں مطلوبہ ترقی حاصل ہوگی۔

وزیرخزانہ کو مالی خسارہ جی ڈی پی کے 3.2فی صد پر روکے رکھنے کے بارے میں بہت فکر لاحق رہی ہے۔ مالی خسارے کو 2010 میں 6.4فی صد سے کم کرکے بین اقوامی طور سے قابل قبول سطح پر لایا جارہا ہے۔ مالی خسارے کو روکے رکھنے کے لئے ایک یکساں نظریے کے نتیجے میں گزشتہ سال ہندوستان کی اعلیٰ درجہ بندی میں بہتری آئی ہے۔ اعلیٰ درجہ بندی اور کاروبار کرنے کی آسانی، خردہ کاروبار میں 100فی صد ایف ڈی آئی کی اجازت دینے اور دیگر ڈھانچہ جاتی اصلاحات سے نشانہ شدہ شرح ترقی حاصل کرنے میں سہولت ہوگی۔

تعلیم میں بنیادی ڈھانچے کے نظام کے لئے ایک لاکھ کروڑ روپے کے ان کے اہتمام، منصوبہ بندی اور علم تعمیر کے لئے دو نئے اسکولوں کے قیام، 24 نئے میڈیکل کالجوں کے ساتھ ہر تین پارلیمانی حلقہ ہائے انتخاب کے لئے ایک میڈیکل کالج قائم کرنے اور اسپتالوں کا درجہ بڑھاکر انہیں میڈیکل کالج بنانے کے اعلان سے میڈیکل تعلیم اور میڈیکل سہولیات ملک کے اطراف لوگوں کے پڑوس میں دستیاب کرانے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح سے کچھ آئی وی لیگ اداروں میں میڈیکل تعلیم سمیت اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے سلسلے میں متوسط اور نچلے متوسط طبقے کے کنبوں کے مستحسن نوجوانوں کی مدد کرنے کے لئے 2020 تک 50 لاکھ نوجوانوں کو وظائف فراہم کرنا قابل تعریف ہے۔

دیہی علاقوں میں روزی روٹی کے مواقع پیدا کرنے نیز سماجی بہبودی اسکیموں کے لئے 14.34لاکھ کروڑ روپے کی موثر تخصیص بہت زیادہ ترقی پسند، بیش بین اور غریبی ہٹاؤ کا مشن حاصل کرنے کے لئے صحت سمت میں ایک قدم ہے۔ ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں اور اچھی ترقی کے فوائد کسانوں، ہمارے سماج کے غریب لوگوں اور دیگر کمزور طبقوں تک پہنچانے کے لئے نیز کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے مختلف پروگراموں کی تجویز قابل تعریف ہے۔ اس سال کا بجٹ ان فوائد کو مستحکم کرے گا۔

زراعت اور دیہی معیشت

ہندوستان کی معیشت اب بھی زرعی ہے جہاں تقریباً 49فی صد لوگ براہ راست طور سے زراعت کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ماضی میں یکے بعد دیگرے حکومتوں نے زراعت اور دیہی ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کی ہیں۔ اس کے باوجود زراعت میں لگے ہوئے لوگ نیز دیہی ہندوستان میں رہنے والے لوگ بھی انتہائی غریبی سے متاثر ہورہے ہیں اور سہولیات کی کمی کا سامنا کرتے ہیں۔ یہ لوگ مناسب صحتی اور تعلیمی سہولیات کے ساتھ ترقی پذیر دیہی اور سماجی بنیادی ڈھانچے کے لحاظ سے توجہ کے مستحق ہیں۔ وزیر خزانہ نے بجاطور سے زراعت اور دیہی معیشت کو مستحکم بنانے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ 2022 تک کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے کے سلسلے میں وزیراعظم کی خواہش کے مطابق جو کہ ایک بہت اولوالعزم نشانہ ہے، وزیر خزانہ نے کم سے کم لاگت سے زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنے نیز اپنی پیداوار پر زیادہ کمانے کے سلسلے میں بھی ضروری مدد کرکے کسانوں کے لئے زیادہ آمدنی پیدا کرنے پر زور دیا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسانوں کو ان کے پیداوار کے لئے مناسب قیمت ملے۔ مارکیٹ رابطے کو مستحکم بنانے کی بھی ضرورت ہے۔

اس بات کے پیش نظر وزیر خزانہ نے خریف کی فصلوں کے لئے کم سے کم فروخت قیمت (ایم ایس پی) تمام 23 پیداواری لاگت کے 1.5 گنا مقرر کئے جانے کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے زرعی پیداوار کو فروغ دینے کی غرض سے شروع کئے جانے والے آپریشن گرین کے لئے 500 کروڑ روپے کی تخصیص کے علاوہ زرعی مارکیٹ اور بنیادی ڈھانچے کے فنڈ یک لئے 2000 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

زرعی قرض سے کسانوں کو اپنے کاموں میں نیز پیداواریت میں اضافہ کرنے میں سہولت فراہم ہوتی ہے کیوں کہ بیشتر کسان چھوٹے اور حاشیے پر ہیں۔ زرعی قرض کا نشانہ 8.5لاکھ کروڑ روپے سے بڑھاکر 11لاکھ کروڑ روپے کردینے سے کسانوں اور خاص طور سے چھوٹے اور حاشئے پر کردیئے گئے کسانوں کو بہت زیادہ سہولت فراہم ہوگی لیکن اس سلسلے میں کوششیں کئے جانے کی ضرورت ہے کہ یہ قرض نشانے کے مطابق کسانوں کو

دیا جائے۔ مذکورہ بالا تجاویز کے علاوہ مویشی پالن جیسے متعلقہ شعبوں کو فراہم کی ہیں۔ مچھلی پالن اور آبی کلچر کے فروغ سے متعلق فنڈ کے لئے 10000 کروڑ روپے نیز مویشی پالن سے متعلق فنڈ کے لئے 10000 کروڑ روپے مقرر کرنے کے بارے میں سوچا گیا ہے۔ ان فنڈز کے قیام سے ان شعبوں میں کام کرنے والے لوگوں کو مدد ملے گی نیز ان کی آمدنی میں اضافہ کرنے میں سہولت مہیا ہوگی۔

86 فی صد سے زیادہ چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کے مفادات کا خیال رکھنے کے لئے موجودہ 22000 دیہی ہاٹوں کو بہتر بنا کر گرامین زرعی مارکیٹیں بنانے نیز 1290 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے 42 بڑے خوراک پارک قائم کرنے کے سلسلے میں وزیر خزانہ کے اعلان سے زراعت کی پیداواریت میں اضافہ کرنے میں بہت زیادہ مدد ملے گی۔ فصل کی کٹائی کے بعد ٹیکس کی ترغیب اور زرعی پیداوار کرنے والی کمپنیوں کے لئے 100 فی صد چھوٹ سے بھی زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔ زرعی پیداوار کی 100 ارب ڈالر کی برآمد کے ممکنہ امکان کے نشانے کا تعاقب کرنے سے آگے چل کر کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔ اپنے کھیتوں میں آب پاشی کرنے کے لئے شمسی آبی پمپ لگانے کی غرض سے کسانوں کو سہولت مہیا کرنے کے لئے بجٹی اہتمام قابل قدر ہے۔ کسان کریڈٹ کارڈوں کی سہولت مچھلیاں اور مویشی پالنے والے کسانوں کو دینے کے سلسلے میں بجٹ تجویز سے ان کو چالو سرمایے کی اپنی ضروریات پوری کرنے اور اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔

دیہی معیشت

وزیر خزانہ نے مختلف اسکیموں کے لئے تخصیص زر کے ذریعے دیہی معیشت میں غریبی ختم کرنے کے لئے سنجیدہ کوشش کی ہے۔ یہ اس بجٹ کا انسانی چہرہ ہے۔ وزیر خزانہ نے غریب خواتین کے لئے اجولا اسکیم کے تحت 8 کروڑ مفت ایل پی جی کنکشنوں کا اہتمام کر کے غریب اور نچلے درمیانہ طبقے کے کنبوں کی بہبود کا خیال رکھا ہے۔ سوبھاگیہ یوجنا کے تحت 4 کروڑ غریب کنبوں کو مفت بجلی کنکشن فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت 16000 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سے ایندھن جلانے میں کمی لانے میں بہت زیادہ سہولت ملے گی، جس کی وجہ سے جنگلات کی کٹائی عمل میں آتی ہے اور خواتین متاثر ہوتی ہیں۔ 2022 تک سب کے لئے مکان کا نشانہ پورا کرنے کے لئے سووچھ بھارت مشن کے تحت پہلے ہی چھ کروڑ بیت الخلاؤں کے علاوہ تقریباً 2 کروڑ بیت الخلا تعمیر کرنے کے علاوہ دیہی علاقوں میں 2019 تک ایک کروڑ سے زیادہ مکانات تعمیر کئے جائیں گے جو کہ خوش آئندہ اقدام ہیں۔ اسی طرح سے 2018-19 کے لئے قومی روزی روٹی کی اسکیم کے لئے 5150 کروڑ روپے اور سماجی سیکورٹی کی اسکیم کے لئے 9975 کروڑ روپے کی تخصیص قابل تعریف ہے۔ ان اسکیموں سے ہندوستانی خواتین کے وقار میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔

لیکن یہ خدشہ ہوسکتا ہے کہ آیا اس طرح کا ایک قابل تعریف نشانہ حاصل کیا جاسکتا ہے کیوں کہ بعض اوقات موثر عمل درآمد کی کمی ہوتی ہے۔ نچلی سطح پر رائج بدعنوانی بھی حکومت کی اسکیموں کا فائدہ نشانہ شدہ لوگوں تک پہنچنے کو مضر طور سے متاثر کرتی ہے۔

تعلیم، صحت اور سماجی سیکورٹی

ایک ملک کی تعلیم اور صحت پائیدار سماج بنانے کے سلسلے میں بہت اہم ہیں۔ جب کہ تعلیم سے ملک کی دولت اور اچھے رہن سہن کے لئے آمدنی کے سلسلے میں تعاون کرنے کی غرض سے انسانی وسائل کا استعمال کرنے میں سہولت مہیا ہوتی ہے، اچھی صحت سے اس طرح کے انسانی وسائل کو برقرار رکھنے میں سہولت ملتی ہے۔ یہ دنیا کے لئے قدرت کے سب سے زیادہ اہم تحفوں میں سے ایک تحفہ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ وزیر خزانہ تعلیم، صحت اور روزگار کے لئے بہت فکر مند رہے ہیں۔ دیگر بی آر آئی سی ملکوں کے مقابلے میں جی ڈی پی کے فی صد کے طور پر صحت کے لئے ان کی تخصیص زر کم ہے۔ مثلاً چین ہندوستان کے معاملے میں جی ڈی پی کے 1.4 فی صد کے مقابلے میں جی ڈی پی کا تقریباً 3.2 فی صد خرچ کرتا ہے۔

تعلیم میں بنیادی ڈھانچے کے نظام کے لئے ایک لاکھ کروڑ روپے کے ان کے اہتمام، منصوبہ بندی اور علم تعمیر کے لئے دو نئے اسکولوں کے قیام، 24 نئے میڈیکل کالجوں کے ساتھ ہر تین پارلیمانی حلقہ ہائے انتخاب کے لئے ایک میڈیکل کالج قائم کرنے اور اسپتالوں کا درجہ بڑھا کر انہیں میڈیکل کالج بنانے کے اعلان سے میڈیکل تعلیم اور میڈیکل سہولیات ملک کے اطراف لوگوں کے پڑوس میں دستیاب کرانے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح سے کچھ آئی وی لیگ اداروں میں میڈیکل تعلیم سمیت اعلی تعلیم حاصل کرنے کے سلسلے میں متوسط اور نچلے متوسط طبقے کے کنبوں کے مستحسن نوجوانوں کی مدد کرنے کے لئے 2020 تک 50 لاکھ نوجوانوں کو وظائف فراہم کرنا قابل تعریف ہے۔

ایشمان بھارت پروگرام کے تحت 1200 کروڑ روپے کی تخصیص سے گھر کے قریب ترصحتی سہولیات فراہم کرنے کے سلسلے میں 1.5 لاکھ مراکز قائم کرنے کا بجٹی اہتمام قابل ذکر ہے۔ اسی طرح سے ٹی بی کے سلسلے میں غذائیتی مدد کے لئے کی گئی تخصیص کی بڑی رقم بھی اس بجٹ کی خوش آئندہ خصوصیت ہے۔

وزیر خزانہ نے صحت کے تحفظ کی قومی اسکیم کے نام سے صحتی دیکھ بھال کے دنیا کے سب سے بڑے سرکاری فنڈ یافتہ پروگرام کا اعلان کیا ہے تاکہ دس کروڑ کنبوں کے تقریباً 50 کروڑ مستفیدین کا احاطہ کرتے ہوئے نیز ثانوی اور تیسرے درجے کی دیکھ بھال کے سلسلے میں اسپتال میں داخل کرنے کے لئے فی سال کنبہ پانچ لاکھ روپے تک کا احاطہ فراہم کرتے ہوئے دس کروڑ سے زیادہ غریب اور کمزور کنبوں کا احاطہ کیا جائے جو کہ ایک قابل تعریف قدم ہے۔ اس سے بیمے کے کاروبار کو فروغ دینے اور ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

صحتی سہولیات کے لئے 1.5 لاکھ مراکز قائم کرنے، میڈیکل کالجوں اور صحتی دیکھ بھال کے سرکاری فنڈ یافتہ پروگراموں سے روزگا کے مزید مواقع پیدا کرنے اور ملک کی صحت کا خیال رکھنے میں مدد ملے گی۔ اس سے

مختلف علاقوں کے لوگوں کو میٹروں شہروں میں جانے اور مسائل کا سامنا کرنے کے بجائے اپنے پڑوس میں معیاری میڈیکل علاج حاصل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

پی ایم جن دھن یوجنا کے تحت تمام 16 کروڑ کھاتوں کو بیمے اور پنشن کی چھوٹی اسکیموں کے تحت شامل کرنے کا اہتمام بخوبی غور کرکے اور سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔ سماجی شمولیت کی اسکیموں کے تحت ایس سی کی بہبود کے لئے 52719 کروڑ روپے اور اہتمام سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ ایس ٹی کی 50 فی صد سے زیادہ آبادی والے ہر ایک بلاک میں نوودیہ ودیالیوں کے مساوی ایکلویہ اسکول ہوں گے۔ نئے ملازمین کو بااختیار بنانے کے لئے گلے تین برسوں کے لئے تمام شعبوں میں ای پی ایف میں اجرتوں کے 12 فی صد حصے کا تعاون کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ خواتین کے لئے ای پی ایف کا تعاون کم کرکے پہلے تین برسوں کے لئے 8 فی صد کردیا گیا ہے۔

بنیادی ڈھانچہ اور صنعت

وزیر خزانہ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ بنیادی ڈھانچہ معیشت کی ترقی کا ذریعہ ہے، بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرنے کے لئے اتنے ہی فکر مند رہے ہیں۔ انہوں نے 5.97 لاکھ کروڑ روپے کے لئے 2018-19 کے لئے بنیادی ڈھانچے کے سلسلے میں بجٹی تخصیص میں اضافہ کرنے اور ملک کو سڑکوں، ہوائی اڈوں، ریلوے، بندرگاہوں اور اندرون ملک آبی راہوں کے نیٹ ورک کو جوڑنے کا اعلان کیا ہے۔ سیاحت کو مزید فروغ دینے کے لئے نجی سرمایہ کاری، برانڈنگ اور مارکیٹنگ کو راغب کرتے ہوئے بنیادی ڈھانچے اور ہنرمندی کے فروغ، ٹکنالوجی کی ترقی پر مشتمل ایک کلی نظریے پر عمل کرکے سیاحوں کی دس مشہور جگہوں کو اہم سیاحتی مقامات میں فروغ دینے کی بجٹی تجویز خوش آئند اعلان ہے جس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے نیز جس کے نتیجے میں ترقی میں آئے گی۔

ریلوے، ہوا بازی اور معیشت کی ڈیجیٹل کاری کے سلسلے میں بڑی رقم کی تخصیص کی گئی ہے۔ بغیر آدمی والی ریلوے کراسنگ ختم کرنے، ایسکلیٹرس بنانے، وائی فائی اور سی سی ٹی وی کیمرے فراہم کرنے کے لئے سلسلے میں ریلوے کے لئے 1.48 کروڑ روپے مقرر کئے گئے ہیں۔ ممبئی ریل نیٹ ورک کے لئے 11000 کروڑ روپے اور بنگلور میٹرو کے لئے 17000 کروڑ روپے کی تخصیص کی گئی ہے تاکہ ان میٹرو شہروں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

گاؤں میں براڈ بینڈ رسائی میں اضافہ کرنے کے لئے پانچ کروڑ دیہی شہریوں کے لئے نیٹ رابطہ فراہم کرنے کی غرض سے پانچ لاکھ وائی فائی ہاٹ اسپاٹس قائم کرنے کے سلسلے میں حکومت کی تجویز نیز ٹیلی مواصلاتی بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے اور اس میں اضافہ کرنے کے لئے 2018-19 میں 10000 کروڑ روپے کی تخصیص سے حکومت کے ڈیجیٹل ہندوستان کے پروگرام میں مدد ملے گی۔

وزیر خزانہ ایم ایس ایم ای کے بارے میں بہت فکر مند رہے ہیں جو کمپنیوں کے 99 فی صد حصے پر مشتمل ہیں۔ انہوں نے قرضہ جاتی مدد، سرمایہ اور سود کی سبسڈی دینے کیلئے نیز اختراعات کے لئے انہیں 3794 کروڑ روپے فراہم کئے ہیں۔ پلانٹ اور مشینری/ سازوسامان میں سرمایہ کاری سے سالانہ 50 کروڑ روپے سے 250 کروڑ روپے کے کاروبار میں درجہ بندی کرنے کی بنیاد میں ایم ایس ایم ای تبدیلی نیز ٹیکس کی شرح کم کرکے 25 فی صد کرنے سے کاروبار کی آسانی کی حوصلہ افزائی ہوگی، ترقی کی سمت متعین ہوگی نیز جی ایس ٹی کے گرد گھومنے والے نئے ٹیکس نظام سے ان کی وابستگی ہوگی۔ وزیر خزانہ نے ایم ایس ایم ای کے لئے مدرا قرضوں کے تین لاکھ کروڑ روپے زیادہ کی پیش کش بھی کی ہے۔ 2018-19 میں کپڑے کے شعبے کے لئے 7148 کروڑ کے اخراجات سے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور ترقی کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔

روزگار

تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کی بہت زیادہ شرح ہے جس کے نتیجے میں مایوسی اور محرومی پیدا ہوئی ہے جس پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سال کے بجٹ میں روزگار اور لوگوں کے معیار زندگی میں اضافہ کرنے کی غرض سے شہری علاقوں کے ساتھ دیہی علاقوں کو جوڑتے ہوئے دیہی بنیادی ڈھانچے، ہوائی اڈوں اور ہیلی پیڈس، ریلوے، سڑکوں، بنیادی ڈھانچے کے سلسلے میں سرمایہ کاری کے ذریعے نیز 70 لاکھ رسمی روزگار کا اہتمام کرکے روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر بجا طور سے توجہ مرکوز کی گئی ہے جب کہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے بجٹ میں کئے گئے اقدامات کی قدر کرتے ہوئے حکومت قومی لیبر ایکس چینج قائم کرنے پر غور کرسکتی ہے۔ جیسا کہ ملک میں بے روزگاری کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فائنانس میں مکمل کردہ اور فائنانس انڈیا میں شائع کردہ مطالعات میں سے ایک مطالعے میں تجویز کیا گیا ہے۔

یہ بات قابل قدر ہے کہ زراعت، تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے کے سلسلے میں سماجی بہبود کی اسکیموں کے لئے بڑی تخصیصات زر نیز 80,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ایک معتدل نشانے کے باوجود وہ مالی خسارے 3.3 فی صد پر رکھ سکے ہیں نیز ٹیکس کے کسی اضافی بوجھ کے بغیر جی ڈی پی کی 7.2 سے 7.4 فی صد شرح اضافہ کا نشانہ مقرر کرسکے ہیں۔

ٹیکس تجاویز

یہ بات ہمیشہ ہی قرین مصلحت ہے کہ استحکام برقرار رکھنے کے لئے ٹیکس کی پالیسی میں کم سے کم تبدیلیاں کی جائیں۔ چناں چہ انہوں نے نجی اور کارپوریٹ دونوں ٹیکس کی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ تنخواہ والے لوگوں کو راحت دینے کے لئے انہوں نے سفر بھتہ واپس لیتے ہوئے 40,000 روپے کی معیاری کٹوتی شروع کی ہے۔ انہوں نے بینکوں اور ڈاک خانوں میں جمع رقومات پر سود سے ہونے والی آمدنی میں سینئر شہریوں کو راحت دے کر سینئر شہریوں کا بہت خیال رکھا ہے جسے دفعہ 194 اے کے تحت 10,000 روپے سے بڑھا کر 50,000 روپے کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ صحتی بیمے کے پریمیم اور/ یا طبی اخراجات کے لئے

کٹوتی کی حد دفعہ 80ڈی کے تحت 30,000روپے سے بڑھا کر 50,000روپے کرنا متوسط طبقے کے لئے ایک اور فائدہ ہے۔

انہوں نے بجا طور سے ایکوٹی کی بنیاد پر 10فی صد کی معتدل شرح سے طویل مدتی سرمایہ جاتی فوائد پر ٹیکس شروع کیا ہے کیوں کہ اثاثے والے اس طبقے سے 3.6لاکھ کروڑ روپے کی آمدنی کو ٹیکس سے مستثنیٰ کئے جانے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ایل ٹی سی جی پر ٹیکس 20فی صد ہونا چاہئے جیسا کہ اکتوبر 2004سے پہلے یہ موجود تھا۔ بجٹ میں یہ تجویز بھی کیا گیا ہے کہ ایکویٹی میوچول فنڈس کے ذریعے تقسیم کردہ تمام ڈیویڈینڈس کو دس فی صد ادا کرنا ہوگا۔ اس سے کل رقم کم ہو جائے گی جسے میوچول فنڈ ایوانات اپنے سرمایہ کاروں کو تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایل ٹی سی جی کی مارکیٹوں کا مخالفانہ ردعمل غیر ضروری ہے۔ انہوں نے سماجی سیکورٹی کی وسیع اسکیمیں چلانے کے سلسلے میں مالیے کے ملاحظات کے لئے ایک فی صد تعلیمی محصول (ٹیکس پر ٹیکس) تجویز کیا ہے۔

لیکن اس بجٹ کو خواب کی تعبیر والا بجٹ بنانے کے لئے چھوٹ کی کم سے کم حد بڑھا کر تین لاکھ روپے کر کے 15000روپے کے مالیے کی آمدنی کھونا کارآمد ہوسکتا ہے۔ یہ کمی ایل ٹی سی جی پر ٹیکس بڑھا کر عدد اشاریہ کاری سے 20فی صد کر کے پوری کی جاسکتی ہے۔

ترقی اور روزگار کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے انہوں نے 250 کروڑ روپے تک کے کاروبار والے ایم ایس ایم ای کے لئے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح کم کر کے 25فی صد کر دی ہے۔ اس تجویز نیز نجی ٹیکس میں راحت کے نتیجے میں 5995 کروڑ روپے کے مالیے کا نقصان ہوسکتا ہے۔

تاہم ''میک ان انڈیا'' کو فروغ دینے کے لئے نیز مالیہ جاتی ملاحظات کے لئے انہوں نے مختلف اشیاء پر کسٹمز محصول 2.5فی صد سے بڑھا کر 10فی صد کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ان اشیاء میں مثلاً عطر وغیرہ اور سنگار کا ساز و سامان (10فی صد)، موٹر گاڑیاں اور موٹر گاڑیوں کے حصے پرزے (5فی صد)، جوتے (10فی صد) مصنوعی جڑاؤ زیورات (5فی صد)، الیکٹرانکس/ ہارڈویئر (5فی صد)، فرنیچر (10فی صد)، گھڑیاں اور گھنٹے (10فی صد)، کھلونے اور کھیل

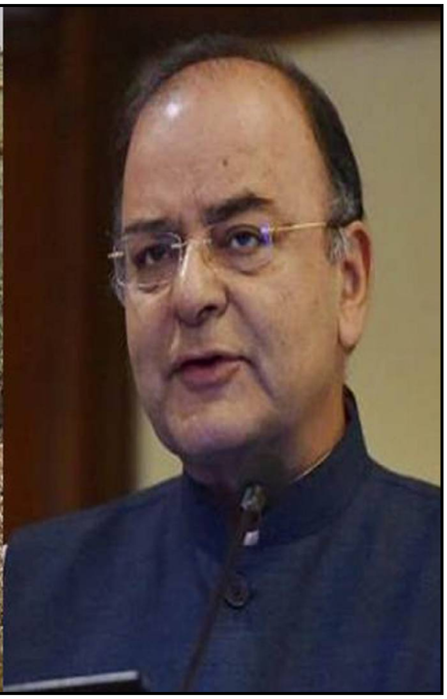

(10فی صد)، کپڑا (10فی صد) سبزیوں سے نکالا گیا خوردنی تیل (15 تا 17.5فی صد) وغیرہ شامل ہیں۔ جب کہ انہوں نے کچھ اشیاء مثلاً بڑے ساز و سامان اور الیکٹرانکس (5فی صد)، طبی آلات (2.5 فی صد)، ری فریکٹری اشیاء (2.5فی صد) پر کسٹمز محصول کم کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں کچھ اشیاء جن پر کسٹمز محصول میں اضافہ کیا گیا ہے، مہنگی ہو جائیں گی۔ جب کہ کچھ دیگر اشیاء سستی ہو جائیں گی۔

اختتام

وزیر خزانہ نے یہ بجٹ پیش کرنے کے سلسلے میں ایک نہایت اچھا کام انجام دیا ہے۔ مجموعی طور سے یہ بجٹ مارکیٹ پر مبنی اقتصادی نظام سے سماجی بہبود کی سمت میں ایک خوش آئند تبدیلی ہے۔ جہاں حکومت ملک کی 80فی صد سے زیادہ آبادی کی ضروریات، تقاضوں اور آرزوؤں کا خیال رکھتی ہے۔

2018-19 کا یہ مرکزی بجٹ عوام حامی، ترقی پسند، متوازن اور عام رجحان سے مختلف ہے۔ توقع ہے کہ یہ بجٹ عوام کی آرزوؤں کا خیال رکھے گا۔ یہ بجٹ زراعت، دیہی ترقی، تعلیم، روزگار اور سرمایہ کاری پر توجہ کے ساتھ ترقی پر مبنی ثابت ہوگا۔ وزیر خزانہ نے قابل استطاعت مکانات کو فروغ دینے، غیر منقولہ املاک کے شعبے کو فروغ دینے، ترقی کے عمل میں تیزی لانے، ڈیجیٹل معیشت کو فروغ دینے اور رکاوٹیں دور کر کے کاروبار کرنے کی آسانی کو فروغ دینے کی بجا طور سے کوششیں کی ہیں۔ حکومت کے زبردست اخراجات سے زراعت اور صنعت میں سست رفتار ترقی کا عمل الٹ جائے گا۔

ڈھانچہ جاتی اصلاحات کرنے نیز ٹکنالوجی پر مبنی ہونے کے لئے زراعت کی مکمل جدید کاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہو۔ لیکن یہ معاملہ بجٹ تجاویز کا ایک حصہ نہیں ہوسکتا ہے۔ اسی طرح سے تمام سطحوں پر تعلیم نیز قانونی اور عدالتی اصلاحات کے لئے ڈھانچہ جاتی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ موجودہ نظام معیشت اور عوام کی ضروریات کے ساتھ ساتھ نہیں چل رہا ہے۔ نیتی آیوگ کو مختلف طور سے سوچنے والا حل نکالنے کی ضرورت ہے۔ نظریے میں اضافہ کرنے اور موجودہ نظام کو بہتر بنانے سے مطلوبہ نتائج حاصل ہونے کا امکان نہیں ہے۔ 19-2018 کا مرکزی بجٹ ایک ''غریبی ہٹاؤ، کسان بچاؤ'' ہے۔

☆☆☆

جی رگھورام

بجٹ میں بنیادی ڈھانچہ کی تشکیل

اصل مسئلہ رقوم کا اختصاص نہیں بلکہ اس کا صحیح اور بروقت استعمال اور نفاذ ہے۔

2018-19 کے مرکزی بجٹ میں بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کے لئے کل پانچ کھرب 97 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔اس کے مقابلے 2017-18 میں متوقع چار کھرب 94 ارب روپے کا خرچ متوقع ہے۔ بنیادی ڈھانچے کے لئے مختص رقم میں اضافہ نہیں کیا جارہا ہے بلکہ کل بجٹ کے لئے مختص رقم میں شامل اس کے حصے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ بنیادی ڈھانچے کے ماتحتی شعبوں مثلاً ریلوے، سڑکوں اور فضائی شعبوں کو دی گئی رقوم میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

سب سے زیادہ خرچ ریلوے میں کیا جاتا ہے۔ حالیہ بجٹ میں صلاحیت کے فروغ پر زیادہ توجہ صرف کی گئی ہے جس میں پٹریوں کو دوہرا کرنے، تیسری اور چوتھی لائن بچھانے، 5000 کلومیٹر طویل پٹریوں کی چوڑائی بڑھانے، 600 ریل اسٹیشنوں کی تجدید اور ٹرینوں کی نئی جوڑیاں دستیاب کرانا شامل ہے۔ پٹریوں کی مجوزہ چوڑائی بڑھانے سے ملک کی تمام ریل لائنیں چوڑی ہوکر یکساں نظام کا حصہ بن جائیں گی۔ بجٹ میں مضافاتی ریل نظام پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے جس میں ممبئی اور بنگلورو کے ریل نظام شامل ہیں۔ممبئی پر خرچ کی جانے والی رقم ممبئی اربن ٹرانسپورٹ پروجیکٹ (ایم او ٹی پی) کے 55 ارب روپے کے مرحلہ 3A کا حصہ ہوگی۔

مرکزی بجٹ میں سڑکوں سے متعلق بنیادی ڈھانچے پر خرچ کیلئے ایک کھرب 21 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم پہلے سے منظور شدہ بھارت مالا پروجیکٹ کے پانچ کھرب 35 ارب روپے کی کل رقم کا حصہ ہے جس کے تحت اقتصادی راہداری اہم قومی راہداریوں کی کارکردگیوں کو بہتر بنانے اور سرحدوں، ساحلوں اور بندرگاہوں کو جوڑنے والی سڑکوں کو ترقی دی جائے گی۔

بجٹ میں مختص رقم داخلی طور پر دستیاب اضافی رقم کے علاوہ ریلوے اور شاہراہوں کے قومی ادارے کی طرف سے رقم فراہم کرائے جانے کی توقع ہے۔ ریلوے میں بونڈ کے روایتی طریقوں کے علاوہ دیگر پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کے وسائل کے ذریعہ بھی رقوم کا انتظام کرسکتی ہے جو خصوصی طور پر ریلوے اسٹیشنوں کی ترقی اور پٹریوں وغیرہ کی تعمیر میں استعمال ہوسکتے ہیں۔شاہراہوں کی ترقی کا قومی ادارہ (این اے آئی) ٹول آپریٹ اینڈ ٹرانسفر (ٹی او ٹی)، سڑکوں کے اثاثوں کے استعمال کے لئے حصص کے وسیلے سے رقوم کا انتظام کرسکتا ہے۔

بحری شعبے میں اہم خرچ ساگر مالا پروجیکٹ پر مرکوز ہے۔ فضائی شعبے میں توجہ ہوائی اڈوں کی گنجائش، نئے ہوائی اڈوں کی تعمیر اور غیر استعمال شدہ ہوائی اڈوں اور ہیلی پیڈوں کو زیر استعمال لاکر رابطوں کو فروغ دیا جارہا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کے تحت دیگر شعبوں میں جن پر رقوم خرچ کی جاتی ہیں، ان میں 99 اسمارٹ شہر شامل ہیں جہاں سڑکوں، مکانوں کی تعمیر، بجلی کی فراہمی، نکاسی کی سہولیات، آبپاشی اور پانی کی سپلائی کے ذریعے بہتر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

خرچ کے لئے ناکافی لچک: مختص رقوم میں اضافے میں اہم مسئلہ اس کے موثر استعمال کا ہے۔مثال کے طور پر 2017-18 میں ریلوے کے لئے مختص بجٹ 5.5 ارب کروڑ روپے تھا لیکن نظر ثانی کے بعد بجٹ 4.2 ارب کروڑ روپے کردیا گیا۔اس کے بعد 2018-19 میں مختص بجٹ 5.5 ارب کروڑ روپے ہی رکھا گیا جس میں گزشتہ سال کے مقابلے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

خرچ کرنے کی صلاحیت کا فقدان سرکاری طور طریقے ہیں جن کی وجہ سے پروجیکٹ تیار کرنے اوران کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر ہوتی ہے۔اس کے علاوہ

مصنف آئی آئی ایم بنگلور کے ڈائریکٹر ہیں۔
graghu@iimb.ac.in

قانونی عدلیہ میں لچک کا فقدان اور ناکارہ بنیادی ڈھانچہ اثاثوں کی بھرمار سے قرض کی فراہمی محدود ہو جاتی ہے۔ اجازت یا منظوری میں رکاوٹ یا قانونی اڑچنوں کی وجہ سے متعدد پروجیکٹ بیچ میں ہی رک جاتے ہیں۔ ایسے اثاثوں کی حفاظت اور ان کو آزاد کرانے میں مربوط کوششیں درکار ہوتی ہیں۔ وزارت زمینی نقل وحمل و شاہراہ کی کوششیں قابل تعریف ہیں جس نے قانونی مسائل کو حل کرنے کے لئے کوششیں بھی طالب حل ہیں۔

یہ امر قابل افسوس ہے کہ بجٹ پر ہر سال اتنی توجہ صرف کی جاتی ہے لیکن بجٹ کی کارکردگی کے جائزے کیلئے کوئی طریقہ کار دستیاب نہیں ہے۔ یہ تجزیہ مالی طور پر ہی نہیں بلکہ اس کے حقیقی ماحصل کیا جانا چاہئے۔ سالانہ اقتصادی سروے بھی بہترین دستاویز ہے جس سے مختلف شعبوں کی عمومی کارکردگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ بجٹ سیاسی شعبہ بازی بھی ہوتی ہے جس سے ایک ہی کام کو دہرایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریلوے اسٹیشنوں اور ہوائی اڈوں کی ترقی لگاتار کئی بجٹوں میں شامل رہی ہے۔ سیتو بھارتم (قومی شاہراہوں کو لیول کراسنگ سے پاک کرنا)، ٹرانسپورٹ ریسرچ اینڈ اینالیٹکس کے خصوصی یونٹ (ایس یو ٹی آر آر) اور اسپیشل ریلوے اسٹیبلشمنٹ فار اسٹریٹیجک ٹکنالوجی اینڈ ہولسٹک ایڈوانسمنٹ (SRESHTA) جیسی اسکیمیں گزشتہ بجٹوں میں شامل تھیں لیکن ان کے اصل مقاصد کے مقابلے ان پر ہوئی کارروائی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

خرچ کے وسائل کی رہنمائی: گزشتہ چند برسوں میں مختلف شعبوں میں تقسیم کی گئی رقوم کا مقصد طویل مدتی کثیر جہتی کارکردگی پروجیکٹوں میں کی گئی ہے جیسا کہ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی)، ساگر مالا، ہائی اسپیڈ ریل (ایچ ایس آر) اور بھارت مالا پروجیکٹ ایچ ایس آر اور بھارت مالا پروجیکٹوں کا اعلان بالترتیب ستمبر اور اکتوبر 2017 میں کیا گیا تھا۔ اس طرح کے خاکے سالانہ مطالبات سے زیادہ استحکام اور سمت عطا کرنے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔

رقوم کی مختلف پروجیکٹوں میں تقسیم کے علاوہ بھی کئی شعبے ایسے ہیں جہاں ہم نے غلطیاں کی ہیں۔ مثلاً بھارت نیٹ پروجیکٹ (پہلا نام نیشنل آپٹیکل فائبر نیٹ ورک جس کا مقصد ہر گرام پنچایت تک براڈ بینڈ کی کنکٹی ویٹی پہنچانا ہے۔ اطلاعی خامیوں پر نفاذ کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ ان مسائل سے پروجیکٹوں میں کافی تاخیر ہوئی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ یہ پروجیکٹ سرکاری شعبے کو دے دیئے گئے ہیں جنہوں نے ان کو فوقیت نہیں دی۔

دیہی بنیادی ڈھانچے کی بات کریں تو پی ایم جی ایس وائی بنیادی ڈھانچہ کے پروجیکٹوں میں سب سے کامیاب پروجیکٹ رہا ہے۔ اس پروجیکٹ کے دوسرے دہے کی تکمیل 2021 (2019 کی جگہ) کردی گئی ہے تاکہ تیسرا مرحلہ جلد شروع کیا جاسکے۔ دور دراز علاقوں تک سڑکیں تعمیر کرنے کے علاوہ اس پروجیکٹ میں سڑکوں کی بہتر دیکھ ریکھ اور دوہری کنکٹی ویٹی پر دھیان دیا جارہا ہے یعنی صرف سڑکوں کو ہی نہیں جوڑا جارہا ہے بلکہ خدمات کو جوڑنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ بجلی کاری کے سلسلے میں توجہ گاؤں کی سطح تک بجلی پہنچانے سے ہٹا کر گھر گھر بجلی پہنچانے پر دی جارہی ہے۔ صفائی ستھرائی کے شعبے میں توجہ بیت الخلا کی تعمیر پر ہے۔ لیکن اس کا اثر تب ہی نظر آئے گا جب عادات میں تبدیلی ہوگی اور لوگ زیادہ سے زیادہ بیت الخلا استعمال کریں گے۔ اس کے لئے مارکیٹنگ کے لئے مطلوب جیسی کوششوں کی ضرورت ہے۔

بین الشعبہ جاتی مسائل: ایک مسئلہ شعبوں کے مابین ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ مثلاً یہ بات واضح نہیں ہے کہ سڑکوں کے رابطوں کو بہتر بناتے وقت مزید ہوائی اڈوں کی تعمیر اوران کی رابطہ کاری سودمند ہوگی۔ زیادہ ہوائی اڈوں سے ہر ہوائی اڈے پر مسافروں کی تعداد کم ہوگا جس سے خدمات کی فریکونسی کم ہوگی اور منافع پر سوال اٹھنے لگیں گے۔ مثال کے طور پر ہبلی (Hubbali) اور بیلگاوی (Belagavi) کا درمیانی فاصلہ 102 کلومیٹر سے بھی کم ہو اور دونوں مقامات کے درمیان بہترین سڑک رابطہ ہے لیکن یہ دونوں ہی جدید ہوائی اڈے تعمیر کرنے کی خواہش رکھتے ہیں جہاں سے دن بھر میں چند پروازیں ہی اڑان بھر سکیں گی۔ اس علاقہ میں کسی بھی ہوائی اڈے تک پہنچنے کے لئے دو گھنٹے سے بھی کم وقت درکار ہوگا۔ اس کے مقابلے بنگلورو میں متعدد مقامات ایسے ہیں جہاں ہوائی اڈے تک پہنچنے کے لئے دو دو گھنٹے سے بھی زیادہ کا وقت لگتا ہے۔ سڑک کے ذریعہ ہوائی رابطوں تک پہنچنے کے لئے فاصلے سے زیادہ اس میں درکار وقت کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ مثال کے طور پر پہاڑی علاقوں میں ہوائی اڈے اگر ایک دوسرے کے قریب بھی ہوں تک بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

دوسرا بین الشعبہ جاتی علاقوں میٹرو اور ریلوے کے مابین کنکٹی ویٹی ہے۔ بنگلورو اور دہلی ایسی مثالیں ہیں جہاں اس طرح کی کنکٹی ویٹی دستیاب ہے اور جہاں مسافروں کو غیر معیاری خدمات فراہم کئے جانے کی وجہ سے طلب میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے اور اسمارٹ شہر نام دینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اسمارٹ ہونا ضروری ہے۔

توانائی اور نقل وحمل کے مابین بین الشعبہ جاتی مسائل ہیں۔ حکومت ان سے بخوبی واقف ہے۔ ریلوے میں قابل قدر بجٹ مختص کر کے ریل لائنوں کی بجلی کاری کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اسی طرح حکومت نے اعلان کیا ہے کہ 2030 تک سڑک پر چلنے والی تمام گاڑیوں کو بجلی کی گاڑیوں میں تبدیل کردیا جائے گا۔ صنعت ابھی حکومت کے فیصلے سے متفق نہیں ہے نہ تو طے شدہ وقت پر اور نہ ہی ہائی برڈ کی جگہ بجلی کی گاڑیوں پر توجہ مرکوز کرنے پر۔

اختتام: جناب ارون جیٹلی نے اپنے بجٹ کے خطاب کے آغاز میں اشارہ دیا تھا کہ ہندوستان مجموعی گھریلو پیداوار میں اضافے، ملک کو سڑکوں کے جال کے ذریعہ جوڑنے، ہوائی اڈوں، ریلوے، بندرگاہوں اور اندرونی آبی گزرگاہوں کے ذریعہ مربوط بنانے اور جوڑنے اور بہتر معیار کی خدمات مہیا کرانے کے لئے بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں پانچ کھرب روپے کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے یقین دلایا تھا کہ حکومت اس کے لئے پرعزم ہے اور مطلوبہ سرمایہ کاری کو یقینی بنائے گی۔ اصل مسئلہ رقوم کا اختصاص نہیں بلکہ اس کے صحیح اور بروقت استعمال اور نفاذ ہے۔

☆☆☆

امیتابھ کانت

ہندوستان میں پرعزم اضلاع کی تعمیر نو:

ایک ترقیاتی سفر

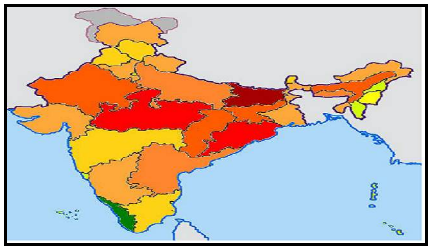

ہندوستان تیز رفتار ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔اس سلسلے میں عالمی بینک،موڈی کی انویسٹرز سروس وغیرہ کا ماننا ہے کہ ہندوستان سال 2018 میں ایک بار پھر تیزی سے ترقی کرنے والا ملک بن جائے گا۔ایز آف ڈوئنگ بزنس سے متعلق عالمی بینک کی حالیہ رپورٹ میں ہندوستان کی 42 پائیدان کی اہم چھلانگ دکھائی گئی ہے جس میں ترقی کی راہ میں اتنی لمبی جست لگانے والا ہندوستان واحد ملک ہے۔

ایک جانب جہاں ہماری تیز رفتار ترقی کے امکانات روشن ہیں، وہیں ہمارے سماجی زمرے کو کئی سخت چیلنجوں کا سامنا ہے۔فروغ انسانی وسائل کی فہرست میں ہندوستان کو 108 مما لک میں 131واں درجہ حاصل ہے۔یہ یو این ڈی پی کی 2016 کی فہرست کے اعتبار سے ہے جب کہ عالمی بھوک فہرست میں ہندوستان 119 مما لک میں 100 ویں مقام پر ہے اور نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (این ایف ایچ ایس) کی حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ملک میں ہر دو میں سے ایک عورت خون کی کمی کی شکار ہے۔ ہر تین میں سے ایک بے حد ناقص نشو ونما کی شکار ہے۔ ہر چار میں سے ایک بے حد نقص تغذیہ میں مبتلا ہے اور ہر پانچ میں سے ایک بچہ سوکھے کے مرض میں مبتلا ہے۔اس کے علاوہ دیگر سروے کی رپورٹ سے جو صورت حال سامنے آتی ہے، وہ نہایت سنگین ہے۔ان رپورٹ کا باریکی سے تجزیہ کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ صورت حال اس سے مختلف ہے۔ بلکہ قومی سطح پر اس سلسلے میں جو حالات ہیں، اتنے خوفناک نہیں ہیں۔مثال کے طور پر ناقص نشو ونما والے بچوں کا فی صد کیرل میں 19.7 اور بہار میں 48.3 ہے،اوسط سے کم وزن والے بچوں کی شرح میزورم میں 11.9 اور جھارکھنڈ میں 47.8، نومولود بچوں کی شرح اموات 1000 زندہ پیدا ہونے والے بچوں کے فی کس کے اعتبار سے جزائر انڈومان ونکوبار میں (10) اور اتر پردیش (64)، ایک لاکھ زندہ بچوں کی ولادت کے اعتبار سے ہر ایک لاکھ پر زچگی اموات کی شرح کیرل میں (61) اور آسام میں (300)، ریاستی کلاس پنجم این اے ایس اسکور تمل ناڈو (56 فی صد) اور چھتیس گڑھ (32 فی صد) اسی طرح سے پڑھنے کی صلاحیت میں تمل ناڈو (54 فی صد) اور بہار (29 فی صد)، اسی طرح سے امور خانہ داری کی شرح پانچ ریاستوں میں صدفی صد ہے اور جھارکھنڈ میں 40 فی صد ہے۔مجموعی طور پر دیکھا جائے تو قومی سطح پر تقریباً 200 اضلاع ایسے ہیں جو قومی اوسط کو متاثر کرتے ہیں۔

ان تمام حقائق کے پیش نظر ضلعی سطح پر مانیٹرنگ کے ایک جامع میکنزم کے ساتھ ایک مشن کے طور پر مختلف سرکاری اسکیموں کے نفاذ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے آئندہ تین تا 5 برس کی مدت میں ان قابل توجہ اضلاع پر دھیان دینا ہوگا۔ اس کی بدولت ہی ان اضلاع میں سدھار اور قومی سطح پر بہتر اعداد و شمار حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ملک کے مختلف خطوں کے درمیان اقتصادی اور سماجی دونوں ہی زمروں میں ترقیاتی امور کے علامات میں بڑے پیمانے پر عدم مساوات نے 196 کی دہائی کے اوائل میں پالیسی سازوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔ ماضی میں جن پسماندہ اضلاع کی نشاندہی کی گئی ہے، وہ اضلاع بڑے پیمانے پر غیر منقسم بہار، مدھیہ پردیش، اتر پردیش اور راجستھان جیسی ریاستوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔کمیٹیوں کی سفارشات کے نتیجے میں سیکٹر اور علاقے پر مبنی پروگرام/اسکیمیں بنائی گئیں۔تاہم اس میں اجماع کا فقدان رہا اور مرکزی مانیٹرنگ میکنزم بھی موجود نہیں تھا۔رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اس مد میں مختص کی گئی رقم میں سے معمولی حصہ ہی ان اضلاع تک پہنچ سکا۔ اس محاذ پر قابل اعتماد اور درست تفصیلات بھی ایک بڑا چیلنج رہا ہے۔ پالیسی سازی کے ساتھ ایک اہم معاملہ ایک جامع سوچ تھی۔ جغرافیہ، ثقافت اور عقائد کے وسیع تنوع میں معاملہ در معاملہ پالیسی سازی میں ضرورت کے مطابق تصفیہ تلاش کرنا ہے۔آخر میں پولیوں کے خاتمے جیسے کامیاب پروگراموں کی مدد سے ان متعلقہ اضلاع میں بڑے پیمانے پر تبدیلی کو یقینی بنایا جاسکا اور یہ عوام کی سرگرم شمولیت کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ بہ الفاظ دیگر ایک بڑی تحریک کے بغیر یہ تبدیلی

مضمون نگار نیتی آیوگ کے سی ای او ہیں۔
amitabh.kant@nic.in

ممکن نہیں تھی۔

حکومت ہند نے اپنے ترقیاتی سفر کے دوران حاصل کئے گئے تجربات کی روشنی میں حال ہی میں ان قابل توجہ اضلاع میں مثبت تبدیلی سے متعلق پروگرام کا آغاز کیا۔عزت مآب وزیراعظم نے 9اگست 2017 کو ہندوستان چھوڑو تحریک کی 75ویں سالگرہ کے موقع پر ویڈیو کانفرنس کے توسط سے ضلع کلکٹروں کو خطاب کیا اور کہا کہ جب ملک کے انتہائی پسماندہ 100اضلاع میں سیاسی وسماجی صورت حال میں سدھار ہوگا تو اس سے ملک کی ہمہ جہت ترقی کو فروغ حاصل ہوگا۔ پروگرام کی وسیع ساخت میں مرکز اور ریاستی اسکیموں کے درمیان ہم آہنگی، مرکز اور ریاستی سطح کے پربھاری انٹرن اور ضلع کلکٹروں کے درمیان رفاقت، ریاستوں کو قائد کی ذمہ داری،اسکیموں کا نفاذ، درست جانکاریاں اضلاع کے درمیان مسابقت اور بڑی تحریک کے ذریعے نظم شامل ہے۔

اس سلسلے میں مجموعی طور پر 115 اضلاع کی نشاندہی کی گئی ہے۔اس کے لئے 28 ریاستوں میں سے کم سے کم ایک ضلع کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں سے این آئی ٹی آئی آیوگ نے تیس اضلاع کا انتخاب کیا ہے جب کہ دیگر پچاس اضلاع کو دیگر مرکزی وزارتوں نے منتخب کیا ہے جب کہ باقی 35اضلاع کی داخلی امور کی مرکزی وزارت نے بائیں بازو کے انتہا پسند اضلاع کے طور پر نشاندہی کی ہے۔ نیتی آیوگ پروگرام میں رابطہ کا کردار ادا کرے گا۔اضلاع کے انتخاب کے عمل میں ریاستوں کی گنجائش اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے کیوں کہ ان پروگراموں کی کامیابی کی ذمہ داری ریاستوں پر ہی رہے گی۔حکومت ہند ان تمام اضلاع میں تمام معیارات کی کارکردگی میں سدھار کے لئے ریاستوں کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی۔ یہ عمل سال 2022 تک جاری رہے گا۔ نیتی آیوگ اس طرح کے تعاون میں رابطہ برقرار رکھے گا اور ان اضلاع میں کارکردگی کے تجزیے کے ایم آئی ایس کو مستحکم کرے گا۔

ان اضلاع میں بڑے پیمانے پر مثبت تبدیلی کی حکمت عملی کے اہم عناصر میں سے ایک کی پرفارمنس انڈیکیٹر (کے پی آئی) کی نشاندہی کرنا ہے۔ بعدازاں ان انڈیکیٹرز میں ہونے والی پیش رفت کی نگرانی اور اس سلسلے میں ہونے والی اضافی پیش رفت کی سالانہ بنیاد پر درجہ بندی کرنی ہے۔ پروگرام کا بنیادی مقصد ان نشان زد اضلاع میں سماجی عوامل اور بنیادی ڈھانچہ بندی میں سدھار کے ذریعے معیار زندگی کو بلند کرنا اور متعلقہ اضلاع کے شہریوں کی ذرائع آمدنی کو بڑھانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے پانچ زمروں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں صحت وتغذیہ، تعلیم، زراعت اور آبی وسائل، بنیادی ڈھانچہ بندی اور ہنرمندی شامل ہیں۔ ایک ضلع کے ذریعے درپیش مختلف مواقع اور چیلنجوں کے پیش نظر ضلعی مخصوص کے پی آئی کے مثالی مجموعہ کو منتخب کیا گیا جس میں قابل توجہ ضلع متعلقین کے ذریعے کی گئی کوششوں، عزائم اور پیش رفت کو شامل کیا گیا ہے۔

ان کے پی آئی کے ساتھ ان تمام پانچوں زمروں کی تفصیلات اور نتائج کو ضلعی سطح پر حاصل کیا جائے گا۔ صحت وتغذیہ کے زمرے کے کے پی آئی میں زچہ وبچہ کی صحت، تغذیہ برائے نومولود، بچے کی ولادت سے قبل کی دیکھ بھال اور تغذیہ، ٹیکہ کاری، جسمانی ساخت اور صحت کے لئے انسانی وسائل شامل ہیں۔تعلیم سے متعلق کے پی آئی نٹ انرولمنٹ ریشو، فزیکل انفرااسٹرکچر، تعلیمی نتائج، شرح خواندگی اور آرٹی ای پر عمل درآمد پر مشتمل ہیں۔ زراعت سے متعلق کے پی آئی میں واٹر پازیٹیو انوسٹمنٹ اینڈ امپلائمنٹ، پی ایم ایف بی وائی کے تحت فصل بیمہ، اہم جانکاریوں کی سپلائی اور استعمال شامل ہے۔ بنیادی ڈھانچہ بندی کے تحت سڑکوں، پانی، ٹوائلٹ، ہاؤسنگ، بجلی اور انٹرنیٹ کنکشن کا احاطہ کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ دو ایجنسیاں ٹاٹا ٹرسٹس اور بل اینڈ ملنڈا گیٹس فاؤنڈیشن سہ ماہی بنیادی پر سمپلنگ تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے امور خانہ داری میں سروے کررہی ہیں۔

اس پروگرام میں ایک اہم کام مرکز اور یاستی حکومتوں کے ایڈیشنل/ جوائنٹ سکریٹری سطح کے افسروں کو پربھاری اور نوڈل افسروں کے طور پر مقرر کرنا ہے۔ یہ افسران اپنے وسیع تجربے کی بنیاد پر نہ صرف ضلع انتظامیہ کی رہنمائی کے لئے مناسب ہیں بلکہ ان افسران میں ضلع، ریاست اور مرکز کے درمیان ایک رابطے کے طور پر کام کرنے کی بھی صلاحیت ہے۔ضلع سطح پر کلیدی افسر ضلع مجسٹریٹ/کلکٹر ہوں گے۔ سکریٹریوں کی ایک اعلی اختیاراتی کمیٹی (ای سی ایس) پروگرام کے نفاذ کی نگرانی کرے گی اور ضلع سطح کی ٹیم کے ذریعے ان اضلاع میں حاصل کئے گئے تجربے کی ایک اعلی اختیاراتی کمیٹی (ای سی ایس) پروگرام کے نفاذ کی نگرانی کرے گی اور ضلع سطح کی ٹیم کے ذریعے ان اضلاع میں حاصل کئے گئے تجربے کی بنیاد پر پالیسی کے نفاذ کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔اسی طرح سے ریاستی حکومتیں چیف سکریٹریوں اور سکریٹری پلاننگ/ فائنانس پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دیں گی جو ریاستی سطح پر مناسب پالیسی سازی کی ذمہ داری اور نفاذ کی نگرانی کرے گی۔

ضلع سطح کی ٹیمیں دستیاب وسائل کی بنیاد پر مختلف عوامل کی تازہ ترین صورت حال کی ایک بنیادی رپورٹ تیار کریں گی۔اس کے علاوہ سال 2022 تک ہر سال کے ہدف کے حصول کی تیاری کریں گی تا کہ اضلاع پر عوامل کی مطلوبہ سطح حاصل کرسکیں۔مرکزی نمائندہ جسے دو مہینے کے وقفے میں کم سے کم ایک مرتبہ ضلع کا دورہ کرنا چاہئے، اسے ایک نیتی آیوگ کے لئے بھی ایک رپورٹ تیار کرنی ہوگی۔ موخرالذکر اس رپورٹ کو مکمل تجزیے کے بعد سکریٹریوں کی اعلی اختیاراتی کمیٹی کے سامنے معاملے پر سنجیدگی کے ساتھ غوروخوض کرنے کے لئے پیش کرے گا۔مجموعی طور پر 115 اضلاع کو صحت و بہبود خاندان، خواتین و بہبود اطفال، پنچایت راج، زراعت و بہبود کاشت کار، فروغ انسانی وسائل، دیہی ترقی، پینے کے پانی وصفائی ستھرائی، تعمیرات وشہری امور، آبی وسائل، توانائی، سماجی انصاف اور قبائلی امور کی وزارتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بنیادی جانکاری اور نگرانی کے عمل کا آغاز یکم

قابل توجہ 115 اضلاع کی فہرست

ریاست	این آئی ٹی آئی نیتی آیوگ 30 اضلاع	50 اضلاع کا وزارتی پورٹل	داخلی امور کی وزارت کے 35 ایل ڈبلیو ای اضلاع
آندھرا پردیش		1۔ویزا نگرام	وشاکھاپٹنم
آندھرا پردیش		2۔کڈپا	
اُرناچل پردیش		1۔نام سائی	
آسام	1۔دارنگ	1۔اڈالگری	
آسام	2۔ڈھوبری	2۔ہیلاکنڈی	
آسام	3۔بارا		
آسام	4۔گوالپاڑہ		
آسام	5۔بسکا		
بہار	1۔کٹیہار	1۔کھگڑیا	1۔اورنگ آباد
بہار	2۔بیگوسرائے	2۔پورنیہ	2۔بانکا
بہار	3۔شیخ پورہ		3۔گیا
بہار	4۔اررریہ		4۔جموئی
بہار	5۔سیتامڑھی		5 مظفر پور
بہار			6۔نوادہ
چھتیس گڑھ		1۔کوربا	1۔بستر
چھتیس گڑھ		2۔مہسامنڈ	2۔بیجاپور
چھتیس گڑھ			3۔دنتے واڑہ
چھتیس گڑھ			4۔کانکیر
چھتیس گڑھ			5 کونڈاگاؤں
چھتیس گڑھ			6۔نارائن پور
چھتیس گڑھ			7۔راج نندگاؤں
چھتیس گڑھ			8۔سکما
گجرات		1۔نرمدا	
گجرات		2۔داہود	
ہریانہ		1۔میوات	
ہماچل پردیش		1۔چمبا	
جموں وکشمیر		1۔کپواڑہ	
جموں وکشمیر		2۔بارہمولہ	
جھارکھنڈ	1۔صاحب گنج	1۔گوڈا	1۔لاتیہار
جھارکھنڈ	2۔پاکوڑ		2۔لوہارڈا
جھارکھنڈ			3۔پلاموں

جھارکھنڈ			4۔پوربی سنگھ بھومی
جھارکھند			5۔رام گڑھ
جھارکھنڈ			6۔رانچی
جھارکھنڈ			7۔سم ڈیگا
جھارکھند			8۔مغربی سنگھ بھوم
جھارکھند			9۔بوکارو
جھارکھند			10۔چترا
جھارکھند			11۔دمکا
جھارکھند			12۔گڑھوا
جھارکھند			13۔گریڈیہہ
جھارکھند			14۔گملا
جھارکھند			15۔ہزاری باغ
جھارکھند			16۔کھونٹی
کرناٹک		1۔یادگیر	
کرناٹک		2۔رائے چور	
کیرلا		1۔ویاناڈ	
مدھیہ پردیش	1۔داموہ	1۔چھترپور	
مدھیہ پردیش	2۔سنگرولی	2۔رائے گڑھ	
مدھیہ پردیش	3۔بروانی	3۔گونہ	
مدھیہ پردیش	4۔ودیشہ		
مدھیہ پردیش	5۔کھنڈوہ		
مہاراشٹر	1۔نندوربار	1۔واشیم	1۔گڈچیرولی
مہاراشٹر		2۔عثمان آباد	
منی پور		1۔چندیل	
میگھالیہ		1۔ریبھوئی	
میزورم		1۔مامت	
ناگالینڈ		1۔کیپھرے	
اوڈیشہ	1۔ریاگاڈا	1۔کندھمال	1۔کوراپٹ
اوڈیشہ	2۔کالاہانڈی	2۔گجاپتی	
اوڈیشہ		3۔دھین کنال	
اوڈیشہ		4۔بالانگیر	
پنجاب		1۔فیروزپور	
پنجاب		2۔موگا	
راجستھان	1۔بارن	1۔دھولپور	
راجستھان	2۔جیسلمیر	2۔کرولی	

راجستھان		3۔مغربی سکم	
تمل ناڈو		1۔رامانتھاپورم	
تمل ناڈو		2۔ویرودھونگر	
تلنگانہ		1۔بھوپال پلی	1۔کھمم
تلنگانہ		2۔آصف آباد	
تری پورہ		1۔ڈھلائی	
اترپردیش	1۔چترکوٹ	1۔چندولی	
اترپردیش	2۔بلرام پور	2۔سدھارتھ نگر	
اترپردیش	3۔بہرائچ	3۔فتح پور	
اترپردیش	4۔سون بھدر		
اترپردیش	5۔شراوستی		
اتراکھنڈ		1۔ہری دوار	
اتراکھنڈ		2۔اودھم سنگھ نگر	
مغربی بنگال	1۔مرشدآباد	1۔نادیہ	
مغربی بنگال	2۔مالدہ	2۔دکشن دیناج پور	
مغربی بنگال	3۔بیربھوم		
میزان	30	50	35

قابل توجہ اضلاع میں پیش رفت کے رجحان
شرح برائے مرکب عدد اشاریہ

موضوعاتی شعبہ	شرح
صحت وتغذیہ	30فی صد
تعلیم	30فی صد
زراعت وآبی وسائل	20فی صد
مالی شمولیت اورہنرمند	10فی صد
بنیادی ڈھانچہ بندی	10فی صد
مرکب عدداشاریہ	100فی صد

نمبرشمار	رجحان	صحت وتغذیہ کے عدد اشاریہ میں شرح	مجموعی مرکب عدد اشاریہ میں شرح	ماخذ/ (سروے کے توسط سے تصدیق شدہ تمام رجحان) وقفہ
1	پیدائش کی دیکھ بھال کے لئے رجسٹرڈ کل حاملہ خواتین میں 4 یا اس سے پہلے چیک اپ	8	2.4	ہیلتھ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (ایچ ایم آئی ایس) وزارت صحت و بہبود خاندان 2016-17/ ماہانہ
2۔	آئی سی ڈی ایس پروگرام کے تحت مستقل بنیاد پر قوت بخش تغذیہ لینے والی حاملہ خواتین کا فی صد	3	0.9	ڈسٹرکٹ کلکٹر (ڈی سی)/ ماہانہ
3۔	ولادت سے پہلے کی دیکھ بھال کے لئے رجسٹریشن کرانے والی کل خواتین میں سے خون کی کمی (ہیموگلوبن 7 گرام/ ڈی ایل) میں	9	2.7	ایچ ایم آئی ایس/ ماہانہ
4	بچوں کی مجموعی درج ولادت میں سے اسپتال میں ہونے والی ولادت کا فی صد	7	2.1	ایچ ایم آئی ایس/ ماہانہ
5	بچوں کی درج مجموعی ولادت میں سے ایک ایس بی اے (ولادت میں ماہر) تربیت یافتہ ہیلتھ ورکر کی موجودگی میں گھر پر ہونے والی ولادت کا فی صد	3	0.9	ایچ ایم آئی ایس/ ماہانہ
6	ولادت سے ایک گھنٹے کے اندر ماں کا دودھ پینے والے نومولود بچوں کا فی صد	10	3.0	ایچ ایم آئی ایس/ ماہانہ
7	پانچ سال سے چھوٹے کم وزن والے بچوں کا فی صد	7	2.1	سروے
8	پانچ برس سے کم عمر کے کم نشو ونما والے بچوں کا فی صد	8	2.4	سروے
9	نقص تغذیہ	5	1.5	سروے
10	مناسب تغذیہ (ماں کا دودھ اور دیگر مقوی غذا) لینے والی 6 تا 23 مہینے کے بچوں کا فی صد	5	1.5	سروے
11	مکمل ٹیکہ کاری (بی سی جی+ ڈی پی ٹی 3+ او پی وی 3+ خسرہ والے بچوں (11-9 ماہ) کی شرح	10	3.0	ایچ ایم آئی ایس/ ماہانہ
12	ایک لاکھ آبادی پر درج تپ دق (ٹی بی) کے معاملات	5	1.5	ڈی سی/ آر این ٹی سی پی ایم آئی ایس/ ماہانہ
13	صحت ڈھانچہ بندی	20	6.0	
13اے	اے۔ ذیلی مراکز/ جی ایچ سی کی ہیلتھ ویل نیس سینٹر (ایچ ڈبلیو سی ایس) میں منتقلی کا تناسب	6	1.8	ڈی سی
13.بی	انڈین پبلک ہیلتھ اسٹینڈرڈز کو پرائمری ہیلتھ سنٹرز کی جانب سے شکایات کا تناسب	5	1.5	ایچ ایم آئی ایس/ ماہانہ
13 سی	پانچ لاکھ کی آبادی پر فی کس (پہاڑی علاقوں تیس ہزار کی آبادی پر فی کس 1) کے ضابطے کے بالمقابل برسر کار ایف آر یو (فرسٹ ریفرل یونٹ) کا تناسب	3	0.9	ایضاً
	آئی پی ایچ ایس ضوابط کے مقابلے ضلع اسپتالوں میں دستیاب	2		

	خصوصی خدمات کا تناسب	2	0.6	ایضاً
13 ای	کم سے کم ایک گاؤں میں صحت، صفائی ستھرائی کا انعقاد کرنے والے آنگن واڑی مراکز/ یو پی ایچ سی/ اربن ہیلتھ سینی ٹیشن اینڈ نیوٹریشن ڈے/ گزشتہ ایک مہینے میں انعقاد کا فی صد	2	0.6	ایضاً
13 ایف	اپنی بلڈنگ والی آنگن واڑی کا تناسب	2	0.6	ایضاً
	کل	100 فی صد	30 فی صد	متعلقہ افسر ڈی سی ماہانہ

* نیشنل فیملی ہیلتھ سروے 16-2015

ہیلتھ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، وزارت صحت و بہبود 17-2016

$ بہترین ضلع نشان زد کے نمائندے کے طور پر بسنے والی خون میں ہیموگلوبن کی کمی

^ آر این ٹی سی پی سالانہ رپورٹ 2017

تعلیم

نمبر شمار	رجحان	تعلیم کے عدد اشاریہ میں شرح	مجموعی مرکب عدد اشاریہ میں شرح	ماخذ/ وقفہ (سروے کے توسط سے تصدیق شدہ تمام عوامل)
1	این ای آر (اے) ایلیمنٹری لیول	14	4.2	وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (ایم ایچ آر ڈی) یو آئی ایس ای/ سالانہ
	(بی) سکنڈری لیول	6	1.8	ایضاً
2	ٹوائلٹ کی سہولت: لڑکیوں کے لئے چالو حالت میں ٹوائلٹ والے اسکولوں کا فی صد	5	1.5	سروے/ ماہانہ
3	درسی نتائج (تمام لڑکے لڑکیاں، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، اقلیت (اے) تیسری کلاس میں ریاضی کی کارکردگی، (بی) تیسری کلاس میں زبان کی کارکردگی (سی) پانچوں کلاس میں ریاضی کی کارکردگی (ڈی) پانچویں کلاس میں زبان کی کارکردگی (ای) آٹھویں کلاس میں ریاضی کی کارکردگی (ایف) آٹھویں کلاس میں زبان کی کارکردگی	50	15	تیسرے فریق کے ذریعے ماہانہ بنیاد پر رینڈم سمپلنگ کے توسط سے منتخب امیدواروں کے جائزے
4	خواتین میں شرح خواندگی (+15 عمر زمرہ)	8	2.4	سروے/ سہ ماہی
5	پینے کے پانی کی جاری سہولت والے اسکولوں کا فی صد	4	1.2	متعلقہ افسر
6	ثانوی سطح کے بجلی کی سہولت والے اسکولوں کا فی صد	1	0.3	ایضاً
7	آر ٹی ای اسپیسی فائیڈ پیوپلز ٹیچر تناسب پر عمل کرنے والے ابتدائی اسکول کا فی صد	8	2.4	متعلقہ افسر، ڈی سی/ ماہانہ، ایم ایچ آر ڈی یو ڈی آئی ایس ای کے ذریعے تصدیق شدہ سالانہ
8	تعلیمی سال شروع ہونے کے تین مہینے کے اندر بچوں کی درسی کتابیں فراہم کرانے والے اسکولوں کا فی صد	4	1.2	ایم ایچ آر ڈی/ سالانہ

	کل	100فی صد	30فی صد	

زراعت و آبی وسائل

نمبر شمار	رجحان	زراعت کے عدد اشاریہ میں شرح	مجموعی مرکب عدد اشاریہ میں شرح	ماخذ: وقفہ (سروے کے توسط سے تصدیق شدہ تمام عوامل)
1	واٹر پازیٹیو انوسٹمنٹ اینڈ امپلا ئمنٹ	30	6	
1(اے)	مائیکرو آبپاشی کے تحت بوائی کا مجموعی رقبہ کا فی صد	17.5	3.5	متعلقہ افسر، ڈی سی اور سروے/ ماہانہ
1(بی)	ایم جی این آر ای جی اے کے تحت ذخائر میں اضافہ کا فی صد	12.5	2.5	متعلقہ افسر، ڈی سی اور سروے/ششماہی
2	فصل بیمہ: پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (پی ایم ایف بی وائی) کے تحت بوائی کے مجموعی رقبے کا فی صد	15	3	متعلقہ افسر، ڈی سی/ ششماہی
3	اہم معلومات کے استعمال اور ترسیل میں اضافہ	17.5	3.5	
3(اے)	زرعی قرض میں اضافے کا فی صد	7.5	1.5	متعلقہ افسر، ڈی سی اور سروے/ ماہانہ
3(بی)	مصدقہ معیاری بیج کی تقسیم	7.5	1.5	
3(سی)	کھاد کے استعمال میں اضافہ	2.5	0.5	متعلقہ افسر، ڈی سی اور سروے/ سہ ماہی
4	ای-نام سے بینک ضلع منڈی میں لین دین کی تعداد	10	2	متعلقہ افسر، ڈی سی اور سروے/ ماہانہ
5	قیمت میں تبدیلی کا فی صد فارم ہارویسٹ پرائس (ایف ایچ پی) منیمم سپورٹ	5	1	ایضاً
6	ضلع میں بوائی کے مجموعی رقبے میں اعلی فصل کے حصے کا فی صد	2.5	0.5	متعلقہ افسر، ڈی سی/ششماہی
7	چاول اور گندم کی زرعی پیداوار	5	1	متعلقہ افسر، ڈی سی/ششماہی
8	ٹیکہ کاری والے مویشیوں کا فی صد	7.5	1.5	متعلقہ افسر، ڈی سی/ ماہانہ
9	غیر روایتی بوائی	5	1	متعلقہ افسر، ڈی سی/ ماہانہ
10	پہلے دور کے مقابلے میں دوسرے میں کیے گئے سوائل ہیلتھ کارڈ کی تعداد	2.5	0.5	متعلقہ افسر ڈی سی/ ماہانہ
	کل	100	20	

مالیاتی شمولیت اور ہنر سازی

نمبر شمار	رجحان	مالیاتی شمولیت کے عدد اشاریہ کی شرح	مجموعی مرکز عدد اشاریہ کی شرح	ماخذ/ وقفہ (سروے کے توسط سے تصدیق شدہ تمام رجحانات)

مالیات شمولیت

1	مدرا لون کی مجموعی تقسیم (روپے) ایک لاکھ آبادی کے اعتبار سے	20	1	ڈپارٹمنٹ آف فائنانشیل سروسز (ڈی ایف ایس)/ ماہانہ
2	پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا (پی ایم جے جے بی وائی):			
	ایک لاکھ آبادی کے اعتبار سے کل اندراجات	2.0	1	ایضاً

3	پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا (پی ایم ایس بی وائی):			
	ایک لاکھ آبادی کے اعتبار سے اندراج	20	1	ایضاً
4	اٹل پنشن یوجنا (اے پی وائی): ایک لاکھ آبادی کے اعتبار سے فائدہ حاصل کرنے والوں کی تعداد	20	1	ایضاً
5	کل بینک کھاتوں کی فی صد شرح کے طور پر آدھار کے ساتھ مندرج کھاتوں کی فی صد	20	1	ایضاً
	کل	100فی صد	5فی صد	

مالیاتی شمولیت اور ہنرسازی

نمبر شمار	رجحان	ہنرسازیہ کے عدد اشاریہ کی شرح	مجموعی مرکب عدد اشاریہ کی شرح	ماخذ/ وقفہ (سروے کے توسط سے تصدیق شدہ تمام رجحانات
	تربیت یافتہ			
1	مختصر مدتی اور طویل مدتی تربیتی# اسکیموں میں تصدیق شدہ نوجوانوں کی تعداد/ 29-15 برس عمر گروپ میں ضلع میں نوجوانوں کی تعداد	25	1.25	منسٹری آف اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ انٹر پرینیورشپ (ایم ایس ڈی ای) اور لائن منسٹری/ ماہانہ
2	روزگار پانے والے مصدقہ نوجوانوں کی تعداد/ مختصر مدتی اور طویل مدتی اسکیموں تحت تربیت حاصل کرنے والے نوجوانوں کی تعداد	15	0.75	ایم ایس ڈی ای اور لائن منسٹری/ ماہانہ
3	فارغ ہونے والے اپرنٹس کی تعداد/ پورٹل پر مندرج تربیت حاصل کرنے والوں کی مجموعی تعداد	25	1.25	ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ٹریننگ (ڈی جی ٹی)/ ماہانہ
4	پیشگی حصولی کے تحت سند حاصل کرنے والوں کی تعداد/ غیر رسمی ہنرمند افرادی قوت	25	1.25	ایم ایس ڈی ای اور این ایس ڈی سی/ ماہرانہ
5	مختصر مدتی اور طویل مدتی ٹریننگ# کے تحت کمزور اور نادار زمرے کے مصدقہ تربییت یافتہ نوجوانوں کی تعداد (اے) مصدقہ ترین یافتہ خواتین (بی) مصدقہ تربیت یافتہ درج فہرست (سی) مصدقہ تربیت یافتہ درج فہرست قبائل، (ڈی) مصدقہ تربیت یافتہ دیگر پسماندہ زمرہ (ای) مصدقہ تربیت یافتہ اقلیت (ایف) مصدقہ تربیت یافتہ معذورین)/ مصدقہ تربیت یافتہ نوجوانوں کی کل تعداد	10	0.5	ایم ایس ڈی ای اور این ایس ڈی سی/ ماہانہ
	کل	100فی صد	5فی صد	

#یہاں حوالہ صرف پی ایم کے وائی (20-2016) سے ہے۔

*ضلع میں 29-15 برس عمر زمرے کے نوجوانوں کی تعداد کی تفصیلات کو نیتی آیوگ کے ذریعے استعمال کیا گیا ہے جو کہ دیگر معیارات کے اعداد وشمار کے لئے استعمال کیا گیا۔

*غیر رسمی ہنرمند افرادی قوت کی تفصیلات کا تخمینہ این ایس ایس او 12-2011 ای یو ایس سروے اور مردم شماری 2011 سے لیا گیا ہے۔

بنیادی ڈھانچہ بندی

نمبر شمار	رجحان	ہنرسازیہ کے عدد	مجموعی مرکب عدد	ماخذ/ وقفہ (سروے کے توسط سے

		اشاریہ کی شرح	اشاریہ کی شرح	تصدیق شدہ تمام رجحانات
1	بجلی کنکشن والے خاندانوں کا فی صد	20	2	متعلقہ افسر۔ ڈی سی اور سروے/ ماہانہ
2	انٹرنیٹ کنکشن والے خاندانوں کا فی صد	5	0.5	ایضاً
3	تین کلومیٹر کے اندر تمام شاہراہوں تک رسائی والی آبادیوں کا فی صد	15	1.5	ایضاً
4	اپنے ذاتی ٹوائلیٹ والے خاندانوں کا فی صد	15	1.5	ایضاً
5	پینے کے پانی کی مناسب مقدار میں دستیابی والے شہری علاقوں میں 135 ایل پی سی ڈی اور دیہی علاقوں میں 40 ایل پی سی ڈی کی فراہمی والی خاندانوں کا فی صد (گھر کے 100 میٹر 10 میٹر اونچائی تک	20	2	ایضاً
6	گرام پنچایت سطح پر کامن سروس سینٹرز کا احاطہ/ قیام	5	0.5	ایضاً
7	بغیر سائبان یا کچی دیوار اور کچی چھت والے ایک کمرے یا کچی دیوار اور چھت والے دو کمروں میں رہنے والے گھرانوں کے لئے تعمیر کردہ مکانات کی تعداد	20	2	ایضاً
	کل	100 فی صد	10 فی صد	ایضاً

اپریل 2018 سے متوقع ہے اوراس کے ساتھ ان قابل توجہ اضلاع کے لوگوں کی بہبود کے لئے ریاستوں کے درمیان مسابقت کے آغاز کی بھی توقع ہے۔ حالاں کہ پسماندہ اضلاع میں ایک مثبت تبدیلی کوئی مختلف سوچ نہیں ہے تاہم حکومت اسے مختلف طریقے سے نافذ کررہی ہے۔ جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ”فاتحین مختلف عمل نہیں کرتے لیکن ان کے عمل منفرد طریقے سے ہوتے ہیں۔“ یہ مقولہ ان متعلقہ اضلاع پر صادق آئے گا۔

☆☆☆

کڈنکولم نیوکلیائی پلانٹ کی پہلی اور دوسری اکائی کی تعمیر

☆شمال مشرقی خطے کی ترقی(آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات و پنشن، جوہری توانائی اور خلا کے وزیر مملکت ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے راجیہ سبھا میں جناب مجید میمن کے سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ کُڈنکولم نیوکلیائی پلانٹ کی پہلی اور دوسری اکائی (2X1000 میگاواٹ) کی تعمیر و تکمیل میں متعدد وجوہ سے تاخیر ہوئی۔ ان وجوہات میں روس سے سازوسامان کا یکے بعد دیگرے حصول اور ان اکائیوں کی تعمیر کی جگہ پر یکے بعد دیگرے ہونے والے مقامی مظاہرے شامل ہیں۔ مظاہروں کے دور رس اثرات، وسائل جمع کرنے کے عمل میں توقف اور پھر یکے بعد دیگرے وسائل کو جمع کرنے کا کام، متعدد قانونی چارہ جوئیاں اور پلانٹ کی تعمیر کا کام شروع کئے جانے سے قبل قابل احترام عدالت کی ہدایات پر عمل درآمد کی وجہ سے بھی مذکورہ اکائیوں کی تعمیر کے کام میں تاخیر ہوئی۔ مزید برآں بھارت میں اتنے بڑے حجم والا اپنی نوعیت کا پہلا ری ایکٹر ہونے اور اس کے لئے متعدد درآمد شدہ سازو سامان کل پرزوں کی ضرورت ہونے نیز ان چیزوں کا جائزہ لئے جانے اور دیگر انضباطی منظوریوں کے حصول میں بھی وقت لگا۔ کُڈنکولم نیو کلیائی پاور پلانٹ کی پہلی اور دوسری اکائیوں (2X1000میگاواٹ) کی تعمیر میں مذکورہ وجوہ سے تاخیر ہوئی۔ اس وجہ سے کُڈنکولم نیو کلیائی پاور پلانٹ کی پہلی اکائی کی تعمیر کے لئے مقررہ وقت دسمبر 2007 کو بڑھا کر مئی 2013 اور کُڈنکولم نیو کلیائی پاور پلانٹ کی دوسری اکائی کی تعمیر کے لئے مقررہ وقت دسمبر 2008 کو بڑھا کر اکتوبر 2013 کرنا پڑا۔ فی الحال مذکورہ دونوں اکائیوں کا کمرشیل آپریشن جاری ہے اور اپنی مطلوبہ صلاحیت کے حساب سے کام کررہی ہیں۔ دونوں اکائیوں نے 29 جنوری 2018 تک مجموعی طور پر تقریباً 23122 ملین یونٹ بجلی پیدا کی ہے۔

ایم ایس سوامی ناتھن

بجٹ اور تحفظ خوراک

نیشنل جیوگرافک میگزین کے حالیہ شمارے (فروری 2018) میں ایک سوال اٹھایا گیا ہے۔ چین کو خورک کون فراہم کرے گا؟ ہمیں بھی سوال اٹھانا ہوگا ''ہندوستان کو خوراک کون فراہم کرے گا''؟ صورت حال یہ ہے کہ ہمیں کم سے کم زمین سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خوراک فراہم کرنی ہے۔ موجودہ بجٹ میں اس تضاد کو ختم کرنے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان شاید واحد ملک ہے جہاں پارلیمنٹ کے ذریعہ قانون بنا کر ہر گھر کو خوراک کا تحفظ فراہم کیا گیا ہے تاکہ بھوک سے لڑنے کے لئے سماجی امداد مہیا کی جا سکے۔ اس کے باوجود ہر طرف بھوک اور تغذیہ کی کمی کا دور دورہ ہے۔ اس کی کمی کی وجہ سے ہمارے بچے، خواتین اور مرد جسمانی اور دماغی نشو ونما اور ترقی کے لئے اپنی اندرونی قدرتی صلاحیت کا استعمال نہیں کر پائے۔ میں اس ترقی کے لئے اور اس بجٹ کے مطابق ایسے شعبوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جن کی مالی اور سائنسی دونوں طرح سے اضافی توجہ درکار ہے۔

مصنف ایم ایس سوامی ناتھن ریسرچ فاؤنڈیشن کے بانی چیرمین ھیں۔
aswami@mssrf.res.in

غیر مستحکم قیمتیں: ہمارے کاشت کاروں کو غیر مستحکم قیمتوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے جس کا اثر ان کی آمدنی پر پڑتا ہے۔ خاص طور پر آلو، ٹماٹر اور پیاز جیسی سبزیوں کی قیمتوں پر قیمتوں کا یہ اتار چڑھاؤ ایک مستقل اور دیرینہ مسئلہ ہے۔ ہمیں اس کے حل کے لئے کوئی مستقل حل تلاش کرنا ہوگا نہ کہ صارفین کے اطمینان کے لئے عارضی اقدامات کئے جائیں۔ اس کے لئے ایک معقول طریقہ شہری باغبانی کا فروغ، شہر کے اندر اور مضافات میں وہ مقامات ایسے ہیں جو شہری باغبانی کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں چھتوں پر اور خالی زمین پر ایسی فصلیں اگائی جا سکتی ہیں جیسے ٹماٹر، پیاز، مرچ اور دیگر ضروری خوردنی اشیاء۔ اس سے دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک طرف تو قیمتیں مستحکم ہوں گی اور دوسری طرف پائیدار تغذیہ دستیاب ہوگا۔

سمندر کے پانی سے کاشت : ہندوستان میں 5000 کلومیٹر ساحلی علاقہ دستیاب ہے جہاں سمندر کے پانی کے استعمال سے کاشت کی جا سکتی ہے جیسا کہ کیرالہ کے کٹاناڈ علاقے میں کیا جاتا ہے۔ سمندر کے پانی سے کاشت میں فصلیں اور ماہی پروری دونوں شامل ہیں۔ دنیا بھر میں دستیاب پانی کا 97 فی صد حصہ سمندری پانی پر مشتمل ہے۔ ہندوستان سمندر کے پانی کے استعمال سے فصلیں اگانے میں ایک راہ نما بن سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف ساحلی کاشت کاری آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ سنامی جیسی قدرتی آفات سے نمٹنے میں بھی آسانی ہوگی۔ سمندری پانی سے فصلیں اگانے اور زیر سمندر کاشت کاری کے طریقے ایم ایس سوامی ناتھن ریسرچ فاؤنڈیشن میں دستیاب ہیں جہاں اس ضمن میں تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اس پروگرام میں کیچڑ میں اگنے والے پودوں یعنی مشروم اور نمکین پانی میں اگنے والی دیگر اقسام کے تحفظ کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہیلوفائٹس کا جینیاتی باغ بھی قائم کیا گیا ہے۔

باجرہ کا قومی سال: حکومت ہند نے 2018 کو باجرے کا قومی سال قرار دیا ہے۔ تمل ناڈو باجرے کی مختلف اقسام کی کاشت میں سب سے آگے ہے۔ وہاں سوماٹی، کیزورگو، پانی ورگو، کامبو، تھنائی اور دیگر متعدد چھوٹی اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔ کولی اس طرح کی باجرے کی اقسام کے لئے مناسب زمین فراہم کرتا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظرے کے تحفظ کے لئے سلیٹ باجو ویلی کا انتظام ایک کارآمد قدم ہے۔ سلیٹ باجو ویلی میں صرف کولی کا اپیازی علاقہ ہی شامل نہیں ہے بلکہ نمکل اور سالم وغیرہ کے دیگر علاقے بھی اس کے زیر انتظام رہتے ہیں۔ اس طرح سے تمل نادو باجرے کی کھیتی اور اس کی غذائی اور ماحولیاتی خصوصیات کو اجاگر کرنے میں ملک کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اس طرح کے پروگرام میں باجرہ سے تیار کردہ متعدد خوردنی اشیاء

اور ناشتہ کے لئے اشیاء تیار کرنے کے لئے مختلف قسم کی چھوٹی فصلیں قائم کی جاسکتی ہیں۔

زراعت میں خواتین کو بااختیار بنانا: میں نے زراعت میں قوانین کو تکنیکی طور پر بااختیار بنانے کی غرض سے راجیہ سبھا میں ایک مسودہ قانون پیش کیا تھا۔اس کی نقل یہاں پیش کررہا ہوں۔اس کی متعدد تجاویز کاشت کاری میں خواتین کو بااختیار بنانے کے تمل ناڈو کے قانون میں شامل کی جاتی ہیں۔زراعت میں صنفی مساوات کو فروغ دینے کے ضمن میں بھی تمل ناڈو سربراہی کردار ادا کرسکتا ہے۔

مویشی پروری اور ماہی پروری : کسان کارڈ کی سہولت صرف ان کاشت کاروں تک محدود نہیں رکھنی چاہئے جو فصلیں اگا رہے ہیں بلکہ ان کسانوں کو بھی اس کا فائدہ ملنا چاہئے جو مرغی پالن اور ساحلی اور اندرونی علاقوں میں ماہی پروری میں مشغول ہیں۔مویشی پروری یعنی بکری، بھیڑ اور مرغی پالن سے کسانوں کو اضافی آمدنی ہوسکتی ہے۔اس سے ان ماہی گیروں کو بھی فائدہ ہوگا جو امتناعی نسل کی خاطر کچھ مفید عرصے کے لئے مچھلی پکڑنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

چاول کی حیاتیاتی پارک : چاول کے حیاتی پارکوں کے قیام سے کسانوں کو زمین کی بہترین استعمال کے بارے میں معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ اس طرح سے چاول کے پھوس اس طرح کے حیاتیاتی پارک دالوں کے لئے بھی قائم کئے جاسکتے ہیں۔ اس طرح سے کسان فصلوں کے ہر جز سے آمدنی اور روزگار حاصل کرسکتا ہے۔

آب و ہوا سے مطابقت: آب وہوا کے مضر اثرات سے نمٹنے کے لئے تحقیق وترقی مراکز پر بلاک کم از کم ایک قائم کیا جانا چاہئے۔ان مرکز میں آب وہوا کے مضر اثرات سے حفاظت کے لئے تربیت یافتہ عملہ دستیاب ہوگا اور ہر پنچایت سے ایک خاتون اور ایک مرد بھی شامل ہونا چاہئے۔آب وہوا کی تبدیلی سے کافی مضر اثرات مرتب ہوسکتے ہیں اور ان کے سد باب کے لئے اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔

زرعی اسکولوں کا قیام: غیر معمولی صلاحیت کے حامل کاشت کاروں کی نگرانی میں دیگر کاشت کاروں کو سکھانے کی غرض سے زرعی اسکول قائم کئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ کسان بھی خود دوسرے کسانوں کو سکھاسکیں۔ اس طرح کے اقدامات سے زراعت میں ہنر کی ترسیل میں تیزی آئے گی۔

شہری علاقوں کا باغبانی انقلاب: ہندوستان میں شہری علاقوں میں اضافہ ہورہا ہے اور شہری علاقوں میں طلب اور رسد کے مابین فرق سے خوراک میں افراط زر کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔شہری علاقوں میں پھلوں اور سبزیوں کی قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے کے لئے شہری علاقوں میں مطلوبہ تکنیکی اور بازار سے متعلق امداد فراہم کرکے باغبانی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اسرائیل کی طرح غیر مرتکز پیداوار کو امداد باہمی بازار کی سہولت مہیا کرائی جاسکتی ہے۔شہری اور نیم شہری علاقوں میں باغبانی کے انقلاب سے صارفین مستحکم قیمت پر ان اشیاء کی دستیابی کی راہ ہموار ہوسکتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ خوراک کی کوالٹی کو بھی یقینی بنایا جاسکتا ہے اور کیڑے مار دواؤں کے باقی رہ جانے والے اثرات اور مضر صحت کیمیاوی اشیاء سے بھی بچا جاسکتا ہے۔اس طرح سے اشیاء کی رسد مستحکم ہوگی، کوالٹی بہتر ہوگی اور قیمتیں مستحکم رہیں گی۔تمل ناڈو علاقے تیزی سے شہروں میں تبدیل ہورہے ہیں۔شہری آبادی کو خصوصی خوردنی اشیاء درکار ہوتی ہیں خصوصاً پھل اور سبزیاں۔اس لئے نیم شہری علاقوں میں باغبانی کے پروگرام شروع کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

قومی خوراک تحفظ قانون 2013 میں باجرہ اور دیگر اجناس عوامی تقسیم پروگرام میں شامل ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی حالیہ اطلاعات کے مطابق کرناٹک اور دیگر ریاستوں میں جوار اور باجرہ کے زیر کاشت رقبے میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔ایسی معلومات میں کسانوں کی دلچسپی بڑھانے کے لئے اچھی قیمت اور حصولیابی کے موثر طریقے اپنانے کی ضرورت ہے۔کرناٹک حکومت نے 200 روپے فی کوئنٹل کی در سے ایک لاکھ ٹن جوار خریدی ہے۔اگر سرکاری حصولیابی اور اصراف میں اضافہ ہوتا ہے تو کسان زیادہ پیدا کریں گے۔اب تک ایم ایس ایس آر ایف تمل ناڈو کی کولی پہاڑیوں اور اڈیشہ کے کوراپٹ علاقوں میں مصروف عمل ہے تاکہ باجرے کی فصل کو تحفظ فراہم کیا جاسکے اور اس کے لئے تجارتی مواقع دستیاب کرائے جاسکیں۔ خوراک کے تحفظ قانون 2013 میں جوار اور باجرہ جیسے اجناس وغیرہ عوامی تقسیم نظام میں شامل قانون 2013 میں جوار اور باجرہ جیسے اجناس وغیرہ عوامی تقسیم نظام میں شامل ہیں۔ اب یہ حقیقت واضح ہوچکی ہے کہ موٹے اناج نہ صرف تغذیہ سے پر ہوتے ہیں بلکہ وہ آب وہوا کے لحاظ سے بھی زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ ان میں بارش کی مقدار سے مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔اگر ہمیں ان تغذیہ سے پر اور آب وہوا کی تبدیلی سے محفوظ فصلوں کی بڑے پیمانے پر کاشت کو یقینی بنانا ہے تو ہمیں یہ کوشش کرنی ہوگی کہ ان فصلوں کے لئے بازار مہیا ہو۔اچھی بات یہ ہے کہ خوردنی اشیاء تیار کرنے والی متعدد کمپنیاں، جوار، باجرہ اور دیگر موٹے اناجوں پر مبنی مصنوعات تیار کررہی ہیں۔ہمیں یہ امر یقینی بنانا ہوگا کہ خوراک کے تحفظ قانون کے تحت اسکولوں میں فراہم کی جانے والی خوراک ان تغذیہ سے پر موٹے اناجوں کا معقول استعمال کیا جائے۔علاوہ ازیں حکومت کو ان فیصلوں کو موٹے اناج سے تعبیر کرنا ترک کردینا چاہئے۔اس کے بدلے ان کو آب وہوا سے موافقت والے اسمارٹ تغذیہ سے ہر اناج کا نام دینا چاہئے۔اس کے علاوہ ہمیں اقوام متحدہ کو تجویز پیش کرنی چاہئے کہ وہ اس دہے کے کسی ایک سال کو کم استعمال اور حیاتیاتی طور پر محفوظ فیصلوں کے لئے وقف کرنا چاہئے۔آنے والا سال دانوں کا بین اقوامی سال ہے اور دالیں بھی تغذیہ سے پر اور آب وہوا کے اعتبار سے اگنے کی صلاحیت اچھی ہے اور اپنے ملک کو اس شبہ سے نجات دلاسکتے ہیں کہ یہاں سب سے زیادہ تعداد میں تغذیہ کی کمی کے شکار بچے اور خواتین پائی جاتی ہیں۔

دوسری ضروری اور فوری ضرورت اس بات کی ہے کہ ان 'یتیم فصلوں' کے لئے تحقیق اور ترقی میں اضافہ کیا جائے تاکہ ان کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکے۔ اچھی پیداوار اور معقول قیمت بھی چھوٹے کسانوں کو ان

فصلوں کی طرف راغب کرسکتی ہیں۔

جس شعبے میں زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے، وہ ہے پکی ہوئی فصلوں کا بہتر انتظام۔ فی الوقت فصل کٹ جانے کے بعد زیر استعمال تکنالوجی اور پیداوار کے مابین موافقت نہیں ہے جس کی وجہ سے فصل پیدا کرنے والوں اور صارفین دونوں کو نقصان ہورہا ہے۔ اس سلسلے میں خوردنی اشیاء تیار کرنے والی صنعتوں کے کردار کی فوری اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ قابل اطمینان بات یہ ہے کہ 2018-19 کے بجٹ میں خوراک کے تحفظ اور خوردنی اشیاء کی تیاری کے لئے معقول مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔ فصل اگنے کے بعد استعمال کی جانے والی تکنالوجی میں زیادہ سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے معقول اور زائد مصنوعات تیاری کی جانی چاہئیں۔ کولڈ اسٹوریج اور کولڈ چین کی ضرورت ہوگی۔ مغربی بنگال، اتر پردیش اور بہار میں حالیہ آلو بحران کو ٹالا جاسکتا تھا اگر پنجاب اور ہریانہ کے علاقوں میں کولڈ اسٹوریج دستیاب ہوئے۔ اس خامی کو دور کرنے کے لئے تکنالوجی، سرکاری پالیسیاں اور جلد خراب ہونے والی اشیاء کے تحفظ میں کسانوں کی دلچسپی کی ضرورت ہے۔

نیشنل جیوگرافک میگزین کے حالیہ شمارے (فروری 2018) میں ایک سوال اٹھایا گیا ہے۔ چین کو خوراک کون فراہم کرے گا؟ ہمیں بھی سوال اٹھانا ہوگا ''ہندوستان کو خوراک کون فراہم کرے گا''۔ صورت حال یہ ہے کہ ہمیں کم سے کم زمین سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خوراک فراہم کرنی ہے۔ موجودہ بجٹ میں اس تضاد کو ختم کرنے کا آغاز کردیا گیا ہے۔

☆☆☆

نیتی آیوگ نے ''صحت مند ریاستیں ترقی پذیر ہندوستان'' عنوان سے اپنی رپورٹ جاری کی

☆ نیتی آیوگ نے راجدھانی نئی دہلی میں منعقد ایک تقریب میں بعنوان ''صحت مند ریاستیں، ترقی پذیر ہندوستان''، جامع صحت اشاریہ رپورٹ (ہیلتھ انڈیکس رپورٹ) جاری کی۔ رپورٹ میں، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو سال در سال بہتر درجے کی طرف گامزن دکھایا گیا ہے اور ان میں نہ صرف صحت سے متعلق بہتر نتائج اخذ ہوئے ہیں بلکہ مجموعی کارکردگی کے اعتبار سے بھی ایک دوسرے کے مقابلے میں کارکردگی میں اضافی تبدیلیاں واضح ہورہی ہیں۔ اس رپورٹ کا اجرا مشترکہ طور پر نیتی آیوگ کے سی ای او جناب امیتابھ کانت، سکریٹری وزارتِ صحت اور خاندانی بہبود محترمہ پریتی سودن اور عالمی بینک کے کنٹری ڈائریکٹر جنید احمد نے کیا۔ یہ پہلی کوشش ہے، جب کہ ملک کے صحت کے شعبے کی کارکردگی کے مختلف نوعیت کے مسائل اور پیچیدگیوں کو سمجھنے اور انہیں جانچنے کے لئے ایک سالانہ سسٹمیٹک ٹول (آلہ) کو فروغ دیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کو نیتی آیوگ نے تیار کیا ہے، جس میں عالمی بینک کی جانب سے تکنیکی امداد فراہم کی گئی ہے، جب کہ وزارتِ صحت اور خاندانی بہبود (ایم او ایچ ایف ڈبلیو) کے مشورے بھی اس میں شامل ہیں۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو تین درجوں یا رینکوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ رینک ہیں: بڑی ریاستیں، چھوٹی ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے۔ ان زمروں کا مقصد ایک جیسے اداروں کے درمیان موازنہ کو یقینی بنانا ہے۔ ہیلتھ انڈیکس کو کمپوزٹ انڈیکس کے برابر رکھا گیا ہے، جو بڑی ریاستوں کے تین اہم اشاریوں یعنی (اے) صحت سے متعلق نتائج (70 فی صد)، (بی) حکمرانی (گورننس) اور معلومات (12 فی صد) اور (سی) کلیدی یا اہم اِن پٹس اور عملی پروسیس (8 فی صد) پر مبنی ہیں۔ ہر حلقے میں اپنی اہمیت کے ویٹ بیسڈ مقرر کئے گئے ہیں۔ بڑی ریاستوں میں مجموعی اعتبار سے کیرلا، پنجاب اور تمل ناڈو شامل ہیں، جب کہ جھارکھنڈ، جموں وکشمیر اور اتر پردیش کو سالانہ اضافے (اینول انکریمنٹل ریاست) کا درجہ دیا گیا ہے اور یہ ٹاپ تین رینکوں میں شامل ہیں۔ جھارکھنڈ، جموں وکشمیر اور اتر پردیش نے بنیاد سے ریفرینس سال میں صحت سے متعلق نتائج نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات (این ایم آر)، 5 سال سے کم عمر کے بچوں کی شرح اموات (یو5 ایم آر)، مکمل ٹیکہ کاری، صحت اداروں میں زچگی، اینٹی ریٹرو ویرل تھیرپی (اے آر ٹی) پر ایچ آئی وی (پی ایل ایچ آئی وی) کے ساتھ لوگوں کے رہنے کے معاملوں میں سب سے زیادہ بہتر کارکردگی دکھائی ہے۔

چھوٹی ریاستوں کے درمیان میزورم کو پہلا رینک (درجہ) دیا گیا ہے۔ اس کے بعد مجموعی کارکردگی میں منی پور کو رینک حاصل ہوا ہے، جب کہ گوا کو سالانہ ٹاپ رینک ریاستوں میں سالانہ انکریمنٹل کارکردگی میں سرفہرست رکھا گیا ہے۔ گوا نے اے آر ٹی پر پی ایل ایچ آئی وی، پہلے سہ ماہی میں اینٹے نیٹل (اے این سی) دیکھ بھال سے متعلق رجسٹریشن، کمیونٹی صحت مراکز (سی ایچ سی) کے پیمانوں کی معیاری گریڈنگ، ریاستی سطح پر اہم افسران کو اوسط ذمہ داری اور انٹی گریٹیڈ ڈیزیز سرویلینس پروگرام (آئی ڈی ایس پی) جیسے اشاریوں پر درجہ بدرجہ فروغ کا مظاہرہ کیا ہے۔ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں لکشدیپ نے دونوں یعنی بہترین کارکردگی اور سب سے بلند سالانہ انکریمنٹل کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ لکشدیپ نے صحت مراکز میں زچگی، تپ دق (ٹی بی) کے علاج میں شرح کامیابی اور ریاستی خزانے کے قومی صحت مشن (این ایچ ایم) فنڈس سے نفاذی ایجنسیوں کو فنڈس کی منتقلی جیسے اشاریوں میں بلند اصلاحات کا مظاہرہ کیا ہے۔ صحت اشاریہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے کم تر سطح پر ترقی کررہے تھے، اب وہ تیزی سے ترقی کررہی ریاستوں کے مقابلے میں بلند انکریمنٹل ترقی کا مظاہرہ کررہی ہیں اور یہ ان ریاستوں کے لئے ایک چیلنج ہے کہ وہ ان کے مقابل بلند کارکردگی سطح کو برقرار رکھیں۔

لیکن سال 2015 کے مقابلے میں سال 2016 میں انکریمنٹل ترقی میں تقریباً ایک تہائی ریاستوں کی کارکردگی میں کمی یا زوال آیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ مداخلت یا انٹرویشن کے لئے علاقہ مخصوص اہداف طے کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے سامنے سب سے بڑے چیلنجوں میں اہم اسٹاف کی خالی اسامیوں پر عملے کی تقرری، ضلع سطح پر عملی کارڈیک کیئر یونٹ/ امراض قلب کے مرکز (سی سی یو)، معیاری عوامی صحت سہولیات سے الحاق اور فروغ انسانی اطلاعاتی نظام (ایچ آر ایم آئی ایس) کو ادارہ جاتی کرن (انسٹی ٹیوشنلائزیشن) شامل ہیں، جیسے امور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مزید یہ کہ بڑی ریاستوں کو پیدائش کے وقت صنفی تناسب (ایس آر بی) کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ وزارتِ صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت نے قومی صحت مشن کے تحت دی جانے والی مراعات کو اس انڈیکس سے جوڑنے کے لئے ایسی مشقوں کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔

ڈاکٹر رنجیت مہتہ

مرکزی بجٹ 2018-19:

روزگار کے مواقع پیدا کرنا

اس بجٹ میں ایک ایسے نئے اور ابھرتے ہوئے ہندوستان کے سلسلے میں ترقی پر غالب توجہ مرکوز کی گئی ہے جو ہندوستانی معیشت کے لئے موثر طریقے پر تعاون کرے۔ یہ واضح طور سے ایک ایسا بجٹ ہے جس سے روزگار کے لاکھوں مواقع پیدا کرنے نیز 8فی صد ترقی کا نشانہ حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

آج کی دنیا میں حکومت کے ذریعے لیا گیا ایک چھوٹا سا فیصلہ کئی پہلوؤں کا حامل ہوسکتا ہے۔ ثانوی، تیسرے درجہ کے نیز مزید اثرات کے لئے انتخابات کا محتاط طور سے اندازہ لگانا ہوگا۔ اس بجٹ میں بہت انتخابات کئے گئے ہیں۔ اگر ان انتخابات کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جاتا ہے تو ان کے نتیجے میں ہندوستان کی اقتصادی پالیسی میں ایک تعمیری تبدیلی آسکتی ہے۔

2018-19 کا بجٹ یکم فروری 2018 کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ بجٹ جولائی 2017 میں جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد پہلا بجٹ ہونے کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ مدھم اقتصادی ترقی، پرچیلنج مالی صورت حال اور زرعی پریشانی کے درمیان، اقتصادی اصلاحات کے ایک طویل سفر کے بعد اس بجٹ میں ایک جدید، مضبوط اور پراعتماد ہندوستان کے سلسلے میں غریبی، دیہی معیشت، صحتی دیکھ بھال، تعلیم، بنیادی ڈھانچے اور ڈیجیٹل کاری پر اس کی توجہ جاری رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سال قابل ذکر پالیسی ڈھانچہ جاتی اصلاحات دیکھنے میں آئی ہیں۔ سرکاری شعبہ کے بینکوں کی سرمایہ جاتی تشکیل نو کا اعلان اور واپس نہ کئے گئے قرضوں کے حل کے سلسلے میں سرگرم اقدامات ان کلیدی اقدامات میں سے کچھ اقدامات ہیں جن میں ہندوستان کی بینک کاری اور قرض کے خاکے میں کمزوریوں پر توجہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مختلف اصلاحات اور پیش رفت کے پس منظر میں بین اقوامی قرضہ جاتی درجہ بندی کے عظیم ادارے، موڈیز نے تقریباً 13 برسوں کے وقفے کے بعد ہندوستان کی قرضہ جاتی درجہ بندی با2 (بی اے اے) سے بڑھا کر با3 (بی اے اے) کردی ہے۔

اپنی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے ہندوستانی معیشت کی ترقی وفروغ بحال کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ایماندار، صاف ستھری اور شفاف حکومت فراہم کرنے کے حکومت کے وعدے کا اشارہ کیا ہے۔ حکومت اقتصادی ترقی 8فی صد سے زیادہ ہونے کی توقع کررہی ہے جیسا کہ اس نے 2018-19 کے بجٹ کا اعلان کیا ہے جس کا مقصد دیہی بنیادی ڈھانچہ کو فروغ دینا اور 2022 تک کسانوں کی آمدنی دگنی کرنا ہے۔ اس بجٹ کی خاص توجہ کسانوں کی مدد کرنا اور دیہی علاقوں کی ترقی پر ہے۔ گو پورے بجٹ میں ترقی، روزگار اور نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ٹیکس کی بنیاد کو وسیع کرنے، کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے، ایم ایس ایم ای پر زور دینے اور معیشت کو رسمی بنانے سے واضح طور سے حکومت کی مقررہ ترجیحات اور طویل مدتی ایجنڈا منعکس ہوتا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کو زبردست فروغ، ہمہ گیر صحتی دیکھ بھال، آیوشمان کی شروعات، سب کے لئے مکانات، تعلیم کے سلسلے میں انقلاب برپا کرنا نیز مچھلی پالن، خوراک کی ڈبہ بندی اور کپڑے جیسے ضمنی شعبوں کی مدد معیشت کے لئے زبردست فروغ کا باعث ہوگا۔ اپنی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا معاملہ پالیسی سازی کا اہم جزو رہا ہے۔ ملک میں زرعی پریشانی پر غور کرتے ہوئے دیہی علاقوں میں روزی روٹی اور بنیادی ڈھانچے پر 14.24 لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات اس سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ اسی طرح سے زراعت کے لئے کل

مضمون نگار پی ایچ ڈی سی آئی ، نئی دھلی میں پرنسپل ڈائریکٹر ھیں۔
ranjeetmehta@gmail.com

قرضہ جاتی اضافہ 11 لاکھ کروڑ روپے مقرر کیا گیا ہے۔

صحت عامہ کے بیمے کے سلسلے میں دنیا کی سب سے بڑی اسکیم قائم کرنے کے لئے ایک سال میں 5 لاکھ روپے تک 500 ملین مستفیدین تک نیز 100 ملین کنبوں کے لئے اہم قومی بیمہ اسکیم کی شروعات سے ہندوستان میں ثانوی اور تیسرے درجے کی دیکھ بھال کو زبردست فروغ حاصل ہوگا۔ ایم ایس ایم ای کو بہت زیادہ فروغ دینے کے سلسلے میں وزیر خزانہ نے 250 کروڑ روپے تک کے کاروبار والی کمپنیوں کے لئے 25 فی صد کی کم کردہ کارپوریٹ شرح ٹیکس کی توسیع کی ہے۔ اس سے نہ صرف چھوٹی اور درمیانہ پیمانے کی کمپنیوں کو فائدہ ہوگا بلکہ ان کی صلاحیت کی توسیع کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

کارپوریٹ بونڈ مارکیٹ کا احیا کرنے کی ضرورت کافی عرصے سے محسوس کی گئی ہے نیز اس کے لئے گوناگوں کوششیں کی گئی ہیں۔ حکومت اب بڑی کارپوریٹ کمپنیوں کے لئے اس بات کو لازمی بنانے پر غور کررہی ہے کہ وہ مالیے کی اپنی تقریباً 25 فی صد ضروریات بونڈ مارکیٹ سے پوری کریں۔ اجرا کے تناظر سے اس اقدام سے اس مارکیٹ میں بونڈز کی زیادہ سے زیادہ سپلائی ہوگی۔ سرمایہ کاروں کو قرض کے دستاویز کا بہتر انتخاب کرنے اور ہندوستانی کارپوریٹ قرضہ جاتی مارکیٹ میں لیکویڈیٹی کو بہتر بنانے کی اجازت دیتے ہوئے کم درجہ بندی والے بونڈز میں تجارت کی اجازت دے کر زیادہ مانگ والا محرک فراہم کیا گیا ہے۔

جی آئی ایف ٹی (گفٹ) شہر میں آئی ایف ایس سی کو فروغ دینے کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں سرمایہ جاتی فوائد پر ٹیکس سے غیر مقیم باشندوں کے ذریعے کچھ کفالتوں اور استخراجات کی منتقلی کے لئے ٹیکس استثنات ہیں۔ سمندر پار ملکوں میں تجارتی سرگرمی کرنے اور قیمت کے انکشاف کے اقدام کو ہندوستان واپس لانے نیز سنگاپور، ہانگ کانگ، دبئی وغیرہ کے مقابلے میں اسے مقابلہ جاتی بنانے کی امید کے سلسلے میں یہ ایک خوش آئند اقدام ہے۔ یہ گفٹ شہر متحدہ ضابطہ کار تمام ضابطہ جاتی تشویشات کے لئے ایک واحد جگہ فراہم کرے گا نیز کثیر پالیسیوں کے بارے میں تیزی سے فیصلے کرنے میں مدد کرے گا۔

جب کہ حکومت سرمایہ نکاسی کے اپنے نشانوں کے سلسلے میں نئی بلندیاں حاصل کررہی ہے، ریاستی کاروباری وصنعتی اداروں کی جدید کاری کے لئے بنیادی ڈھانچہ کے سلسلے میں سرمایہ کاری کے ٹرسٹوں کی تشکیل ایک مثبت پیش رفت ہے۔ حکومت نے اسٹاک ایکس چینجوں، دو بیمہ کمپنیوں سمیت، مرکزی سرکاری شعبے کے 14 کاروباری وصنعتی اداروں کو فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دی ہے۔ ایئر انڈیا کی کافی تاخیر کردہ اسٹریٹیجک نجی کاری سمیت 24 سی پی ایس ای میں اسٹریٹیجک سرمایہ نکاسی کے عمل کی شروعات سے ان کی حکمرانی میں اضافہ ہوگا۔

بجٹ 19-2018 میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے سے متعلق کلیدی اقدامات

وزیرخزانہ نے کہا ہے کہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور اس سلسلے میں سہولت بہم پہنچانے کا معاملہ حکومت کی پالیسی سازی کا اہم جزو رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ اس سے روزگار کے فروغ میں مدد کرنے کے لئے کپڑے، چمڑے، بہت چھوٹے اور چھوٹے نیز درمیانہ درجہ کے صنعتی وکاروباری اداروں سمیت، مزدوروں پر مبنی شعبوں پر توجہ مرکوز رہے گی۔

ہندوستان 18 ملین سے زیادہ بے روزگار لوگوں کا مسکن ہے۔ عالمی بینک کی ایک حالیہ رپورٹ میں مزید دعوی کیا گیا ہے کہ 15 اور 29 سال کے درمیان کی عمر والی ہندوستان کی آبادی کا 30 فی صد سے زیادہ حصہ تعلیم، روزگار یا تربیت (این ای ای ٹی) میں نہیں ہے۔ اس سب سے روزگار ملک کی ترقی کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن جاتا ہے۔ جب کہ ہندوستان میں بے روزگاری کے مجموعی شرح تقریباً 3.5 فی صد ہے، سب سے بڑی تشویش 15 تا 24 سال کی عمر کے گروپ میں بے روزگاری کی شرح یا وہ لوگ ہیں جنہیں پہلی بار والے کارکنان سمجھا جاتا ہے، جن کی تعداد 2014 میں 10 فی صد سے بڑھ کر 2017 میں 10.5 فی صد ہوگئی ہے۔ یہ بات بین الاقوامی محنت تنظیم کی ایک حالیہ رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہر مہینے ملک کی فورس میں ایک ملین لوگوں کا اضافہ ہوجاتا ہے جب کہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا معاملہ اس مانگ کے ساتھ ساتھ نہیں چل رہا ہے۔ 30475 اداروں میں تقریباً 2164575 ملازمین کا اندراج پردھان منتری روزگار پروتساہن یوجنا (پی ایم آر پی وائی) کے تحت 2016 میں اس کی شروعات سے لے کر اب تک کیا جاچکا ہے۔ گویہ بات واضح نہیں ہے کہ اس اسکیم کے تحت کتنے لوگوں کو اجرت پر رکھا گیا ہے۔

تعمیرات کا شعبہ صرف زراعت کے شعبے کے بعد ہندوستان میں موسمی روزگار کے سب سے بڑے فراہم کنندگان میں سے ایک فراہم کنندہ ہے جو براہ راست طور سے یا غیر براہ راست طور سے روزگار کے 45 ملین سے زیادہ مواقع پیدا کررہا ہے۔ بنیادی ڈھانچے کے لئے 19-2018 کے بجٹ میں زرعی پریشانی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے معاملے کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس میں ان دونوں حقیقتوں پر توجہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ زرعی پریشانی کے سلسلے میں اس میں ایسے متعدد پروجیکٹوں کی تجویز پیش کی گئی ہے جن میں رابطہ سڑکوں، گرامین مارکیٹوں، زرعی پروسیسنگ کے مرکزوں، خوراک پارکوں، چھوٹی آبپاشی، وائی فائی کے ہاٹ اسپاٹس، بیت الخلاؤں، قابل استطاعت مکانات، صحت اور تندرستی کے مرکزوں، ضلعی اسپتالوں کو بہتر بنانے، ضلعی سطح کے ہنرمندی کے مرکزوں نیز ماہی گیروں اور مویشی پالن کے لئے بنیادی ڈھانچے سے متعلق فنڈز کا احاطہ کیا گیا ہے۔ واضح طور سے کسی بھی دیگر بجٹ میں اس طرح کے گوناگوں پروجیکٹوں کی نشاندہی کرنے اور ان کا اہتمام کرنے کے سلسلے میں اتنی زیادہ عمیق توجہ نہیں دی گئی تھی۔ وزیرخزانہ نے مطلع کیا ہے کہ دیہی علاقوں میں روزی روٹی کے مواقع فراہم کرنے اور بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کے لئے 19-2018 میں مختلف وزارتوں کے ذریعے خرچ کی جانے والی رقم 14.33 لاکھ کروڑ روپے ہوگی، جس میں 11.98 لاکھ کروڑ روپے کے زائد بجٹی اور غیر بجٹی وسائل بھی شامل ہیں۔ یہ فی الحال ایک بہت بڑے اعداد ہیں۔

زرعی سرگرمیوں کی وجہ سے روزگار اور خود روزگار کے علاوہ ان اخراجات سے 321 کروڑ افرادی دنوں کا روزگار پیدا ہوگا جیسا کہ وزیر خزانہ نے کہا ہے۔

روزگار کے تیزی سے مواقع پیدا کرنے کے لئے مقررہ معیادی ٹھیکے والی مزدوری پر رکھنے کے معاملے کی توسیع ملبوسات سے آگے تمام شعبوں کے لئے کردی گئی ہے۔اس سے آجرین ٹھیکے کی بنیاد پر مخصوص پروجیکٹوں کے لئے کارکنوں کو مزدوری پر رکھ سکتے ہیں نیز پروجیکٹوں کے مکمل ہونے پر ان کی خدمات ختم کرسکتے ہیں۔تمام شعبوں میں مقررہ معیاری روزگار شروع کرنے کے منصوبے سے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کو بھی فروغ حاصل ہوگا، گوکہ اس سلسلے میں موسم کا کچھ عنصر ہوسکتا ہے، جس کا انحصار پودکاری اور کانکنی جیسے شعبوں کی ضرورت پر ہے۔

بنیادی ڈھانچے کی صنعت کو فروغ دیا گیا ہے جو روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور فراہم کرنے میں مدد کرنے کی غرض سے 19-2018 میں 4.94 کروڑ روپے کے تخمینہ شدہ اخراجات کے مقابلے میں بڑھاکر 5.97 کروڑ روپے کئے جارہے ہیں۔

کارپوریٹ ٹیکس کی شرح 250 کروڑ روپے تک کے مبینہ کاروبار والی کمپنیوں کے لئے کم کرکے 25 فی صد کردی گئی ہے۔گزشتہ سال کے بجٹ میں ٹیکس کی یہ شرح 50 کروڑ روپے سے کم کے کاروبار والی کمپنیوں کے لئے تھی۔وزیر خزانہ کے مطابق اس سال اس تبدیلی سے ریٹرن داخل کرنے والی 99 فی صد کمپنیوں کو فائدہ ہوگا جس کی وجہ سے ان کے پاس زیادہ قابل سرمایہ کاری زائد رقم رہے گی جس کے نتیجے میں روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہوں گے۔

اس بجٹ میں ملازمین کے پروویڈنٹ فنڈ سے متعلق قانون میں ترمیم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے تاکہ خاتون ملازمین کا تعاون ان کے روزگار کے پہلے تین برسوں کے لئے کم کرکے 8 فی صد کیا جائے جب کہ آجر کا تعاون 12 فی صد رہے گا۔اس سے کارپوریٹ ورک فورس میں شامل ہونے کے سلسلے میں مزید خواتین کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

وزیر خزانہ نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ حکومت پردھان منتری کوشل کیندر کے پروگرام کے تحت ملک کے ہر ایک ضلع میں ہنرمندی کے مراکز قائم کرے گی۔

نئی ایشمان بھارت اسکیم کا مقصد مجموعی طور سے صحت پر توجہ دینا ہے۔اس اسکیم سے بھی خاص طور سے خواتین کے لئے روزگار کے لاکھوں مواقع پیدا ہوں گے۔

پردھان منتری روزگار پروتساہن یوجنا کے لئے اخراجات 18-2017 کے نظر ثانی شدہ تخمینے میں 500 کروڑ روپے کے مقابلے میں 19-2018 میں 1652 کروڑ روپے کے مقابلے میں 19-2081 میں 1652 کروڑ روپے مقرر کئے گئے ہیں۔چمڑے کی صنعت مزدوروں پر مبنی ایک شعبہ ہے اور اچھی ترقیاتی صلاحیت کی حامل ہے۔پہلے ہی سرکاری اسکیموں کے تحت چمڑے کی صنعت میں ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو تربیت اور روزگار دیا جاچکا ہے۔پی ایم آر پی وائی سے چمڑے اور جوتوں کی صنعت میں روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنے کو مزید قوت محرکہ ملے گی۔حکومت نے ملبوسات اور تیار حصوں کو فروغ دینے کی غرض سے کپڑے کے شعبے کے لئے 6000 کروڑ روپے کے ایک جامع پیکیج کو منظوری دی تھی۔19-2018 میں کپڑے کے شعبے کے لئے 7148 کروڑ روپے کے اخراجات فراہم کئے گئے ہیں۔

ایم ایس ایم ای کا شعبہ ہندوستان کے لئے ترقی اور روزگار کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔چناں چہ روزگار کے مزید مواقع پیدا کرنے کے لئے قرضہ جاتی مدد، سرمایے اور سود پر سبسڈی نیز اختراعات کے فروغ کے طور پر ایم ایس ایم ای کے شعبے کے لئے 3794 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

بجٹ میں وہ تعاون 12 فی صد سے کم کرکے 8 فی صد کرنے کا بھی اعلان کیا گیا ہے جو نئی خاتون کارکنان ملازمین کے پروویڈنٹ فنڈ کے لئے کرتی ہیں تاکہ لیبر فورس میں خواتین کی شرکت کو فروغ دیا جائے نیز گھر لے جانے والی ان خواتین میں اضافہ کیا جائے۔ ہندوستان میں خواتین کی لیبر فورس کی شرکت کی شرح عالمی طور سے 40 فی صد کے مقابلے میں 25 فی صد بھی کم ہے۔ماہرین اور صنعت کے تجربے کار لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی شرکت کو بہتر بنانے سے معیشت کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔

وزیر خزانہ نے زرعی شعبے میں پیداواری روزگار کے بارے میں بھی یہ بات کی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ ''ہمارا زور کسانوں اور بے زمین کنبوں کے لئے کھیتوں میں اور کھیتوں کے علاوہ پیداواری اور مفید روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر بھی ہے''۔بجٹ میں روزگار کے مزید مواقع پیدا کرنے کا ایک ذریعے کے طور پر خود روزگار اور کاروبار کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ اپریل 2015 میں شروع کی گئی مدرا یوجنا کے نتیجے میں 103 ملین سے زیادہ مدرا قرضوں سے قرض میں 4.6 کھرب روپے کی منظوری ہوئی ہے۔قرضہ جاتی کھاتوں کے تین چوتھائی سے زیادہ حصے خواتین کے ذریعے رکھے جاتے ہیں اور نصف سے زیادہ حصے کم مراعات یافتہ طبقوں کے لوگوں کے ذریعے رکھے جاتے ہیں۔گزشتہ تمام برسوں میں نشانوں سے کامیابی سے تجاوز کئے جانے کے بعد 19-2018 کے لئے مدرا کے تحت قرض دینے کے لئے تین کھرب روپے تفویض کئے گئے ہیں۔ اس طرح کے قرضوں سے چھوٹے کاروباریوں اور صنعت کاروں کے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

19-2018 کے بجٹ میں زرعی شعبے کے لئے واضح ہدایت دی گئی ہے۔زراعت کے ساتھ ایک کاروبار کے طور پر مجموعی طور سے سلوک کئے جانے کی ضرورت ہے نہ کہ محض تنہا کاشت کاری کے تعلق سے۔زرعی پالیسیاں محض پیداوار پر مرکوز نہیں ہوسکتی ہیں۔ان سے پورے زرعی مالیاتی نظام، قبل از پیداوار، بعد پیداوار اور مارکیٹنگ کی ضروریات سے لے کر پالیسی کی توجہ اور حکومت کے پروگراموں پر توجہ تک، سپلائی کے پورے سلسلے کو فروغ ملنا چاہئے۔ زراعت میں کمزور شعبوں کی اصلاح کرنے اور ان میں توازن پیدا کرنے کے لئے اس بجٹ میں زرعی لوجسٹکس، پروسیسنگ اور مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ان تمام

پہلوؤں سے روزگار، فصل کی کٹائی کے بعد کے سائنسی انتظام، سرد سلسلے، فصل کی کٹائی کے بعد کے دیگر بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ ملے گا۔ کچھ اہم اقدامات حسب ذیل ہیں:

☆ سو کروڑ روپے سے کم کے کاروبار والی کسان پیداوار کنندہ تنظیموں (ایف پی او) کو پہلے پانچ سال کے لئے آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے تاکہ فصل کی کٹائی کے بعد کے مالیت کے اضافے کی حوصلہ افزائی ہو۔ ایف پی اوز/ وی پی اوز کے ذریعے باغبانی کی سپلائی کے سلسلے میں مقابلہ جاتی فائدہ حاصل کرنے کے لئے کلسٹر پرمبنی کاشت کاری اور فروغ۔

☆ زرعی لوجسٹکس، پروسیسنگ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے آپریشن فلڈ کے خطوط پر آپریشن گرین کے لئے 500 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سے دیہی شعبے میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ مارکیٹوں کو بہتر بنانے کے لئے جی آر اے ایم ایس (دیہی سطح کی مارکیٹیں اور زرعی مراکز) قائم کرنے کی غرض سے 2000 کروڑ روپے کا زرعی مارکیٹ بنیادی ڈھانچہ فنڈ۔

☆ خریف کی فصلوں کے لئے کم سے کم امدادی قیمت پیداوار کی لاگت کے 1.5 گنا ہوگی۔

☆ 1290 کروڑ روپے سے ایک از سر نو تشکیل کردہ بانس مشن گرین گولڈ (سبز سونا) کی شروعات تاکہ شعبے کو مجموعی طور سے فروغ دیا جائے۔

☆ آبپاشی کے فروغ (پی یم ایس وائی) کے لئے تخصیص زر بڑھا کر 2600 کروڑ روپے کردی گئی ہے۔ ان 96 اضلاع پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، جہاں تیس فی صد سے کم زمینی پٹہ یقینی آبپاشی کے تحت ہے۔

☆ مچھلی پالن اور آبی کلچر کے بنیادی ڈھانچے نیز مویشی پالن کے بنیادی ڈھانچے کے فروغ سے متعلق فنڈ کے لئے 10000 کروڑ روپے کی کل رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ خوراک کی پروسیسنگ کی صنعتوں کی وزارت کے لئے تخصیص زر دگنی کر کے 1400 کروڑ روپے کردی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے زرعی پروسیسنگ کے مالی اداروں کو فروغ دیا جائے گا۔

آخر میں اس بجٹ میں متوقع طور سے ان پالیسی اعلانات کے ایک سلسلے کے ساتھ روزگار کے مواقع پیدا کرنے، دیہی زرعی اور ایم ایس ایم ای شعبے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جو کسانوں کی آمدنی کو بہتر بنانے، وسیع صحتی احاطہ فراہم کرنے، ایم ایس ایم ای کے لئے قرضے کی آمد میں سہولت بہم پہنچانے اور مدرا یوجنا کے تحت ادائی کے لئے نشانوں میں نمایاں طور سے اضافہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح سے بنیادی ڈھانچے کے شعبے پر اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ وہ نیا ہندوستان ضرور ابھر کر سامنے آئے گا جسے بنانے کی اب ہم تمنا رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے سوامی وویکانند کا قول نقل کیا تھا جنہوں نے بھی یوروپی سفر کے اپنے تذکروں میں دہوں پہلے اس کا تصور کیا تھا۔

مجموعی طور سے وزیر خزانہ نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا ہے جس میں زراعت، صحتی دیکھ بھال، تعلیمی بنیادی ڈھانچے اور دیہی ترقی جیسے کلیدی شعبوں پر زور دیا گیا ہے۔ مالی احتیاط پر مسلسل توجہ مرکوز کرنا، اشیاء سازی کے شعبے کو فروغ دینا، ایم ایس ایم ای میں اضافہ کرنا، صحتی دیکھ بھال کو بہتر بنانا اور ہنرمندی کو فروغ دینا اس بجٹ کے کلیدی جزو ہیں۔ مختصر یہ کہ اس بجٹ میں ایک ایسے نئے اور ابھرتے ہوئے ہندوستان کے سلسلے میں ترقی پر غالب توجہ مرکوز کی گئی ہے جو ہندوستانی معیشت کے لئے موثر طریقے پر تعاون کرے۔ یہ واضح طور سے ایک ایسا بجٹ ہے جس سے روزگار کے لاکھوں مواقع پیدا کرنے نیز 8 فی صد ترقی کا نشانہ حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

☆☆☆

کنیڈا کے ساتھ نیوکلیائی توانائی کے شعبے میں اشتراک

☆ شمال مشرقی خطے کی ترقی (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات و پنشن، جوہری توانائی اور خلا کے وزیر مملکت ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے راجیہ سبھا میں مجید میمن کے سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ جوہری توانائی کی پُرامن استعمال کے شعبے میں باہمی اشتراک کے لئے 27 جون 2010 کو حکومت ہند اور کنیڈا کی حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ 15 اپریل 2015 کو وزیر اعظم کے دورہ کنیڈا کے دوران حکومت ہند نے 2015 سے 2020 کی مدت کے دوران یورینیم اور کنسنٹریٹ کی سپلائی کے لئے کنیڈا کی ایک کمپنی میسرز کیمیکو (سی اے ایم ای سی او) اِنک کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ نیوکلیائی ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کا کام جاری ہے اور اسے مختلف شعبوں میں نافذ کیا جارہا ہے۔ ایسے شعبوں میں صحت بشمول کینسر نگہداشت، زراعت، خوراک کا تحفظ، کچرے کا بندوبست اور بجلی کی پیداوار شامل ہیں۔

ڈاکٹر شاہین رضی

مرکزی بجٹ 19-2018:

تفویض اختیارات برائے خواتین

بجٹ 19-2018 ہندوستان کی ترقی کے لئے ایک نقش راہ ہے۔آزادی کے بعد یہ ایسا پہلا بجٹ ہے جس میں سماجی زمرے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔وزیر مالیات نے اس بجٹ میں ہندوستانی معیشت کو درپیش اہم چیلنجوں کا سامنا کرنے ، معیاری صحت عامہ اورتعلیم تک رسائی میں سدھار، تفویض اختیارات برائے خواتین، زراعت کے فروغ اور ملازمتوں کے مواقع فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا ہے۔بجٹ 19-2018 کا مقصد تیزرفتار معاشی ترقی کو یقینی بنانا ہے اور اس میں تفویض اختیارات برائے خواتین اور صنفی مساوات کے تصفیہ سے زیادہ اثردار کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہوسکتا۔

"ہم نے اس سال کے بجٹ کے لئے تجاویز طے کرتے ہوئے ہندوستانی معیشت کے لئے مشن بالخصوص مستحکم ہوتے ہوئے زراعت ، صحت، تعلیم، روزگار، خواتین ، ایم ایس ایم ای اور ڈھانچہ بندی زمروں کو خاص توجہ دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس نئے ہندوستان کی ہم خواہش کرتے تھے، وہ اب وجود میں آجائے گا"۔

——— ارُن جیٹلی

رواں سال کا مرکزی بجٹ بلاشبہ ایک تاریخی اور انقلابی بجٹ ہے۔ وزیر مالیات ارُن جیٹلی نے جو بجٹ پیش کیا ہے، اس میں ملازمت اور روزگار کے نئے مواقع، 25 کروڑ روپے تک کا کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے لئے کارپوریٹ ٹیکس میں 25 فی صد کی تخفیف، تمام زمروں میں ٹھیکہ مزدوروں کی اجازت دیتے ہوئے نرم روی کی پالیسی، زراعت کو فروغ دینے، خواتین کے تفویض اختیارات اور اسپتالوں میں علاج کے لئے دنیا کی سب سے بڑی اسکیم کے لئے اہم ترغیبات ہیں۔

ماہر اقتصادیات وتعلیم، ایمیریٹس فیلو، یو.جی سی
shahin.razi@gmail.com

اسپتالوں میں علاج کی اسکیم کے تحت 100 ملین غریب گھرانوں کی خدمت کی جائے گی۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر قیادت حکومت کا آخری مکمل بجٹ ایک طرح سے بھارت کے لئے بجٹ ہے جس میں غریبوں، کسانوں، خواتین اور ناداروں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔حکومت اب غریبوں اور ناداروں کے لئے ''ایز آف ڈوئنگ بزنس'' سے ایز آف لیونگ'' پالیسی کی جانب منتقل کر رہی ہے۔ یہ ایک اصلاح پسند اور ترقی پسند ہے جس سے ایک مستحکم ہندوستان کے اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے۔

ہندوستان میں آزادی کے بعد سے اور بالخصوص 1990 کی دہائی کے بعد سے خواتین کو بااختیار بنانے

کے لئے کام کیا جارہا ہے۔اس سلسلے میں سرکاری اور غیر سرکاری زمرے ایسے پروگراموں کوفروغ دے رہے ہیں جن کا مقصد خواتین کوتعلیم دلانا، ان کی بہتر طریقے سے طبی دیکھ بھال کرنا، ان کے لئے ملازمت وروزگار کے وسائل فراہم کرانا اور معاشرے اور گھر دونوں جگہ فیصلہ

سازی کے عمل میں ان کی سرگرم شمولیت کو یقینی بنانا ہے۔

اس کے علاوہ سماج میں لڑکیوں کی حالت میں سدھار پر خاص توجہ دی جارہی ہے تاکہ ان کی بقا کے بہتر امکانات ہوں اور وہ باوقار زندگی بسر کرسکیں۔

اس سمت میں سال 1993 میں ہمارے آئین میں 73ویں ترمیم ایک اہم سنگ میل تھا۔ یہ ترمیم پنچایت ایریا میں آبادی کے تناسب سے درج فہرست ذات وقبائل کے لئے نشستوں میں ریزرویشن کی گنجائش بنانے کے لئے کی گئی۔ پنچایتی راج انسٹی ٹیوشن (پی آر آئی) میں خواتین کے لئے ایک تہائی سیٹوں کی ریزرویشن کے ثمرآور نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اس سے خواتین کو سماجی اور سیاسی دونوں اختیارات فراہم ہوئے ہیں ۔ موجودہ وقت میں ہندوستان کے اندر تقریباً 200000 پنچایت نمائندے ہیں جن میں سے خواتین کی تعداد تقریباً 75000 ہے جو کہ دنیا میں منتخب خواتین کی سب سے بڑی تعداد ہے۔

مودی حکومت اب خاتون ریزرویشن بل متعارف کرنے پر غور وخوض کررہی ہے۔جس کی رو سے لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں میں خواتین کے لئے کل سیٹوں کی ایک تہائی نشستیں ریزرو ہوں گی۔

جہاں خواتین کے لئے پارلیمنٹ اور پنچایتوں میں ریزرویشن اہم ہے، وہیں خواتین کو گھر اور معاشرے میں فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کرنا بھی ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ یہ بھی بڑا چیلنج ہے کہ خواتین میں اپنے کردار کو بخوبی انجام دینے کے لئے ان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کیا جائے۔

لیکن نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ آزادی کے پچاس سے زائد برس گزرجانے کے باوجود خواتین کے پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ خواتین کے ساتھ ناروا سلوک ان کی پیدائش کے ساتھ شروعات ہوجاتا ہے۔دہلی، پنجاب اور ہریانہ جیسی امیر ریاستوں میں مادہ جنین اور صنفی امتیاز کے معاملات عام ہیں اور اس میں گاؤں کے ناخواندہ، افراد سے لے کر شہروں میں رہنے والے شرفاء تک شامل ہیں۔خواتین اور لڑکیوں کے تئیں اس رویے سے ہی جنسی حملوں، جہیز کے لئے ظلم وستم اور اموات، طبی سہولتوں میں امتیاز، خواندگی کی کم شرح، کام کی جگہ پر بھید بھاؤ اور گھریلو تشدد جیسی برائیوں کی شروعات ہوتی ہے۔خواتین کے تئیں ایسی برائیوں کی یہ نہ ختم ہونے والی فہرست ہے اور اس سے بچنا مشکل ہے۔

اس لئے ہندوستانی خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے مرکزی بجٹ 19-2018 میں متعدد اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔

☆وزیراعظم کی اجولا اسکیم جس کے تحت پچاس ملین لوگوں کو مفت ایل پی جی کنکشن دیئے گئے ہیں، اب اس کے تحت 80 ملین غریب خواتین کا ہدف بنایا گیا ہے۔

بجٹ خواتین کے مفادات کا حامی ہے۔اس بجٹ میں جس اہم مشن کا اعلان کیا گیا ہے، اس میں غریب گھروں کی خاتون ممبران کے نام پر ایل پی جی کنکشن دینا ہے۔اپنی اس پہل سے حکومت کا متعدد اہم امور کا تصفیہ کرنا ہے۔ پہلا معاملہ خواتین اور بالخصوص گاؤں دیہات میں رہنے والی خواتین کی صحت سے متعلق ہے، دیہی خواتین عام طور پر کھانا پکانے کے لئے روایتی ایندھن کا استعمال کرتی ہیں، جن میں لکڑیاں جلانا، بایوماس، گوبر سے بنے اپلے یا کھیت کھلیان کی ناقص زرعی اشیاء شامل ہیں جن سے خواتین کی صحت کو خطرہ لاحق ہوتا ہے، دوسرا آلودگی کی سطح کو کم کرنا ہے۔

اس قدم سے خواتین کو اختیارات حاصل ہوں گے اور ان کی صحت کی حفاظت ہوگی۔اس سے کھانا پکانے میں محنت اور وقت دونوں کی ہی بچت ہوگی۔اس سے دیہی علاقوں کے نوجوانوں کو کھانا پکانے کی گیس کی سپلائی میں روزگار حاصل ہوگا۔

حکومت اور متعلقہ گروپوں کے ذریعے کئے گئے سروے میں انکشاف کیا گیا ہے کہ گھروں کی ہوائی آلودگی ہندوستان میں ہر سال پانچ لاکھ اموات کا سبب بنتی ہے۔ اس سے ایک ایسے ملک میں کوکنگ گیس کی سب کے لئے فراہمی یقینی بنائی جاسکے گی جہاں گیس سلنڈر کو متوسط طبقے کے لئے باعث عشرت سمجھا جاتا ہے۔وزیر مالیات نے کہا کہ گرچہ گیس سلنڈر تک متوسط طبقے کی رسائی ہوگئی ہے، لیکن غریبوں کو ابھی تک کوکنگ گیس تک رسائی نہیں ہے۔ تاہم خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والے (بی پی ایل) خاندانوں کو کنگ گیس کنکشن فراہم کئے جارہے ہیں۔

اب تک اس کو اسٹیٹ فیول ریٹیلرز کے کارپوریٹ سوشل ریسپونسبلٹی (سی ایس آر) فنڈز کے ساتھ انجام دیا گیا ہے۔اس کے تحت بی پی ایل گھرانوں کو نئے کنکشن فراہم کرنے کے معاملے میں ایسی ریاستوں کو ترجیح دی جارہی ہے، جہاں کا احاطہ ناقص ہے۔

☆وزیراعظم کی تمام گھروں میں بجلی فراہمی کے لئے سوبھاگیہ یوجنا کے تحت حکومت 160 بلین روپے خرچ کررہی ہے۔

☆ 19.75 کروڑ روپے خواتین کی محافظت کے لئے منظور کئے گئے ہیں جیسے کہ نربھیا فنڈ۔

☆ مارچ 2019 تک خواتین کے سیلف گروپ 75000 کروڑ روپے قرض دیئے جائیں گے اور ان کی شراکت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

☆ ایک نئی گولڈ پالیسی شروع کی جائے گی جس میں خواتین اپنا سونا جمع کراسکتی ہیں اور اس پر 2.25 تا 2.5 فی صد کی سود حاصل کرسکتی ہیں۔

☆ خواتین ملازمین کے لئے ای پی ایف میں ان کے حصے میں پہلے تین برسوں کے لئے شرح 12 سے 8 فی صد کی جائے گی تاہم آجرین کے حصے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

☆ خواتین ملازمین کو چھ مہینے کی زچگی تعطیل مکمل تنخواہ کے ساتھ دی جائے گی۔ ڈپارٹمنٹ آف پرسونل اینڈ ٹریننگ نے تمام وزارتوں اور شعبوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ کرائے کے بطن کے ذریعے بچے کی پیدائش کا انتخاب کرنے والی خواتین ملازمین کو زچگی تعطیل منظور کرنے سے متعلق دہلی ہائی کورٹ کے سال 2015 کے فیصلے کو نافذ کیا جائے۔ اس طرح کی چھٹی میں ولادت سے قبل اور ولادت کے بعد کی دیکھ بھال شامل ہے۔

☆ خواتین کے نیشنل کمیشن کے لئے 24 کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔

☆ سووچھ بھارت مشن کے تحت 20 ملین نئے ٹوائلٹ تعمیر کئے جائیں گے۔ اس سے بلاشبہ خواتین کے وقار پر مثبت اثر پڑے گا۔

☆ بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ پروگرام کے لئے 280 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ حکومت ہند کی ایک اور سماجی مہم ہے جس کا مقصد لڑکیوں کیلئے فلاحی پروگراموں اور خدمات کی فعالیت میں سدھار لانا اور عام بیداری پیدا کرنا ہے۔ اس اسکیم کو 100 کروڑ روپے کے فنڈ کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ بہبود خواتین کے لئے شروع کی گئی ان اسکیموں کا اس وقت تک فائدہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ خواتین میں ناخواندگی، عدم مساوات، جنسی استحصال اور مادر رحم میں مادہ جنین کو ختم کرنے جیسی برائیوں کا مناسب طریقے سے خاتمہ نہیں کیا جاتا۔

بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ پروگرام کو وزارت برائے خواتین و بہبود اطفال، وزارت برائے فروغ انسانی وسائل اور وزارت برائے صحت و خاندانی بہبود کے اشتراک سے شروع کیا گیا ہے اور اس کے لئے تمام ہندوستانی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس اہم اسکیم کو سال 2015 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس اسکیم کے تین اہم مقاصد ہیں۔

☆ مادر رحم میں مادہ جنین کا تحفظ

☆ ہر لڑکی کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے نئی اسکیمیں تیار کرنا اور مل کر کام کرنا۔

☆ ہر بچے کو معیاری تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

☆ سوکنیا سمردھی یوجنا چھوٹی بچیوں کے لئے ایک اسمال ڈپوزٹ اسکیم ہے جسے حکومت ہند نے بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ مہم کے ایک حصے کے طور پر شروع کیا ہے۔ یہ صرف بچیوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس اسکیم کا مقصد بچیوں کی تعلیم اور ان کی شادی پر خرچ ہونے والے اخراجات سے نمٹنا ہے۔ اسکیم میں نو اعشاریہ ایک فی صد کی شرح سود کی پیش کش کی گئی ہے جو ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگا اور سالانہ بنیاد پر مرکب سود پر مبنی ہوگا۔ اس کے تحت ایک آئینی سرپرست/قدرتی سرپرست لڑکی کے نام سے کھاتہ کھول سکتا ہے۔ اس کھاتے کو 21 برس مکمل ہونے پر بند کیا جاسکتا ہے۔ اس کھاتے کو 18 سال مکمل ہونے پر قبل از وقت بھی بند کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ لڑکی کی شادی کی جا رہی ہو۔

بجٹ 2018 ہندوستان کی ترقی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ آزادی کے بعد یہ ایسا پہلا بجٹ ہے جس میں سماجی زمرے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ وزیر مالیات نے اس بجٹ میں ہندوستانی معیشت کو درپیش اہم چیلنجوں کا سامنا کرنے، معیاری صحت عامہ اور تعلیم تک رسائی میں سدھار تفویض اختیارات برائے خواتین، زراعت کے فروغ اور ملازمتوں کے مواقع فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا ہے۔

لوگوں کو اس ضمن میں بیدار کرنے کے لئے خواتین کا بیدار ہونا بہت ضروری ہے۔ ایک مرتبہ خواتین کے کلی طور پر بیدار ہونے پر ہر سمت تحریک شروع ہو جائے گی۔ خواتین کے متحرک ہوتے ہی فیملی پیش قدمی کرے گی، گاؤں آگے بڑھے گا اور ملک ترقی کرے گا۔ اس لئے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعے خواتین کے تفویض اختیارات سے متعلق پروگرام اور تعلیم کے توسط سے لڑکیوں کو بااختیار بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

بجٹ 2018 ہندوستان کی ترقی کے لئے ایک مشعل راہ

بجٹ 19-2018 ہندوستان کی ترقی کے لئے ایک نقش راہ ہے۔ آزادی کے بعد یہ ایسا پہلا بجٹ ہے جس میں سماجی زمرے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ وزیر مالیات نے اس بجٹ میں ہندوستانی معیشت کو درپیش اہم چیلنجوں کا سامنا کرنے، معیاری صحت عامہ اور تعلیم تک رسائی میں سدھار، تفویض اختیارات برائے خواتین، زراعت کے فروغ اور ملازمتوں کے مواقع فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا ہے۔

بجٹ 19-2018 کا مقصد تیز رفتار معاشی ترقی کو یقینی بنانا ہے اور اس میں تفویض اختیارات برائے خواتین اور صنفی مساوات کے تصفیہ سے زیادہ اثر دار کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆

سومتی کلکرنی

ہندوستان میں بزرگ افراد

مرکزی بجٹ 19-2018 سے انہیں کتنا فائدہ ہوگا؟

سماجی شعبوں خاص طور سے صحتی شعبے پر بہت زیادہ توجہ دینے کے سلسلے میں اس بجٹ میں کی گئی کوششیں آزاد ہندوستان میں بے مثل ہے۔اس نظریے سے آگے چل کر یقیناً ہندوستان میں بزرگ افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مدد ملے گی۔

سابق کارگزار ڈائریکٹراور آئی آئی پی ایس میں ترقیاتی مطالعہ کے سربراہ
sumati2610@gmail.com

یہ بات سبھی بخوبی جانتے ہیں کہ سالانہ مرکزی بجٹ ایک بہت ہی مشکل عمل ہے جس میں بلند ارادوں کے درمیان ایک منصفانہ توازن رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ کمزور طبقوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے نیز سخت حقائق سے نمٹا جائے۔ آبادی کے مختلف طبقوں کے مسابقہ جاتی دعوے، سیاسی دباؤ، وسائل کی مجبوریاں، سرمایہ کاری پر براہ راست ٹیکسوں کا اثر نیز ضرورت سے زیادہ اخراجات کے نتیجے میں افراط زر کے دباؤ کا خدشہ اس سلسلے میں کچھ بڑے پر چیلنج ملاحظات ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کے لئے اسکیموں کو بلاشبہ زیادہ ترجیح دی جانی چاہئے کیوں کہ وہ اس ملک کا مستقبل ہیں نیز اس انسانی سرمایے کے سلسلے میں سرمایہ کاری کے بغیر یہ ملک آبادی سے متعلق فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا جو کہ ہندوستان کی نوعمر اور کمسن آبادی کی وجہ سے ملنے والا ایک سنہری موقع ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ کسی بھی منصوبہ بندی کے سلسلے میں ایک اور بڑے (تقریباً 8 فی صد آبادی) اور تیزی سے بڑھتے ہوئے کمزور گروپ یعنی ہندوستان کے بزرگ افراد (60 سال سے زیادہ کی عمر کے افراد) کے لئے مناسب اہتمام کرنا ہوگا۔ 2001 میں 70.6 ملین اور 2011 میں 104 ملین کے مقابلے میں امکانی ہے کہ ان کی تعداد 2026 میں 173 ملین سے تجاوز کر جائے گی۔ ہندوستان میں بزرگ افراد کے لئے ایک بڑے فی صد کا تعلق مختلف اہم اقتصادی/ سماجی معیارات کے ذریعے کمزور طبقے سے ہے (بی پی ایل/ انتودیہ سے 45 فی صد)، کوئی بھی اثاثہ نہ رکھنے والے 23 فی صد، کوئی بھی آمدنی نہیں رکھنے والے 43 فی صد، مالی طور سے پورے طور سے منحصر 50 فی صد، ایس سی/ ایس ٹی، 27 فی صد اور 1000 روپے سے کم کے ماہانہ فی کس اخراجات والے کنبوں سے ایک تہائی) (یو این ایف پی اے 2012)۔ اس بات کا جائزہ لینا لازمی ہے کہ 19-2018 کے مرکزی بجٹ کے کون سے اہتمام بزرگ افراد کے متعلق ہیں نیز ان بجٹی اہتمام سے ان کو کتنا فائدہ ہونے کا امکان ہے۔

ٹیکس دہندہ بزرگ شہریوں کے لئے فوائد

آمدنی ٹیکس کے سلیبوں یا آمدنی ٹیکس کی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ لیکن امید ہے کہ مندرجہ ذیل اہتمام سے بزرگ شہریوں کو فائدہ ہوگا۔

☆ موجودہ بجٹ میں سود سے ہونے والی آمدنی کے لئے استثنیٰ کی حد دفعہ 80 ٹی ٹی اے کے تحت 10,000 روپے کی موجودہ حد سے بڑھا کر 50,000 روپے کر دی گئی ہے۔ یہ استثنیٰ نہ صرف بچت کھاتوں میں بینک میں جمع رقم اور ڈاک خانے کی اسکیموں میں بچتوں سے سود سے ہونے والی آمدنی کے لئے ہے بلکہ بینکوں میں مقررہ معیاری جمع رقم اور بڑھتی ہوئی جمع رقم سے سود سے ہونے والی آمدنی کے لئے بھی ہے۔ چناں چہ بیشتر بزرگ افراد کے لئے امکان ہے کہ ٹیکس ذریعے پر منہا نہیں کیا جائے گا۔ بی کے پی اے آئی سروے کے مطابق بینکوں اور ڈاک خانوں میں 21 فی صد دیہی بزرگ افراد اور 28 فی صد شہری بزرگ افراد کی بچتیں ہیں لیکن ان میں بہت کم بزرگ افراد حصص، بونڈس وغیرہ

کے حامل ہیں۔

☆میڈیکل بیمہ پریمیم پر کٹوتی کی حد دفعہ 80 ڈی کے تحت موجودہ 30,000 روپے سے بڑھا کر 50,000 روپے کردی گئی ہے۔

☆اس بجٹ میں اندیشہ ناک بیماریوں سے دوچار بزرگ افراد کے لئے کچھ راحت بھی فراہم کی گئی ہے۔ مخصوص اندیشہ ناک بیماریوں کے سلسلے میں طبی اخراجات کے لئے استثنیٰ کی حد بزرگ شہریوں کے لئے موجودہ 60,000 روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے اور 80 سال سے زیادہ کی عمر کے شہریوں کے لئے 80,000 روپے کردی گئی ہے۔

☆اس بجٹ میں تنخواہ دار ملازمین کی آمدنی سے 40,000 روپے کی معیاری کٹوتی دوبارہ شروع کی گئی ہے۔ (تنخواہ دار ملازمین کے لئے سفر بھتے اور طبی بھتے کی موجودہ کٹوتی کی جگہ) چوں کہ آمدنی ٹیکس کے ریٹرن میں پنشن سے آمدنی ''تنخواہوں سے آمدنی'' کے زمرے میں آتی ہے، اس لئے امید ہے کہ پنشن یافتہ بزرگ شہریوں کو بھی اس اہتمام سے فائدہ ہوگا۔

ان اہتمام کی وجہ سے سب سے نچلے والے سلیب میں کچھ بزرگ شہریوں کو آمدنی ٹیکس دینے کی مطلق ضرورت نہیں ہوگی۔ جب کہ دیگر افراد کو بڑھی ہوئی بچتوں سے فائدہ ہونے کی امید ہے۔

قرین قیاس ہے کہ یہ اہتمام طبی بیمے بڑے احاطے لینے کے لئے ترغیبات نیز بینکوں میں زیادہ مقررہ معیادی جمع رقمیں رکھنے کے لئے ترغیب کا کام بھی کریں گے۔

پردھان منتری ویاندنا یوجنا کے سلسلے میں اہتمام سے فوائد

یہ اسکیم صرف ایک سال کے لئے مئی 2017 میں شروع کی گئی تھی۔ لیکن اس بجٹ میں مئی 2020 تک اس کی توسیع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس اسکیم کے لئے سرمایہ کاری کی حد موجودہ 7.5 لاکھ روپے سے دگنی کر کے 15 لاکھ روپے کردی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت جو 60 سال سے زیادہ کی عمر کے افراد کے لئے ایل آئی سی کے ذریعے چلائی گئی ہے، دس سال کی پالیسی مدت کے دوران پنشن یافتہ کے حیات رہنے پر بقایاجات میں پنشن (منتخب کردہ طریقے کے مطابق ہر ایک مدت کے اختتام پر) قابل ادائیگی ہوگی۔ دس سال کی پالیسی مدت کے دوران پنشن یافتہ کی وفات ہونے پر قیمت خرید مستفید ہونے والے شخص کو واپس کی جائے گی۔ دس سال کی پالیسی مدت کے اختتام پر پنشن یافتہ کے حیات رہنے پر پنشن کی قطعی قسط کے ساتھ قیمت خرید قابل ادائیگی ہوگی۔

گو اس اسکیم میں سرمایہ کاری سے واجب الادا ہونے پر موصولہ رقم پر ٹیکس لگایا جاتا ہے، تاہم یہ بزرگ شہریوں کے لئے ایک پرکشش انتخاب ہے کیوں کہ اس سے دس سال کے لئے 8 فی صد کی شرح سے یقینی آمدنی فراہم ہوگی ہے۔

مجموعی اثر۔ محدود

گو یہ اہتمام بزرگ افراد کے لئے کچھ طبقوں کے لئے اہم ہیں لیکن ان کا مجموعی اثر بزرگ افراد کے ایک بہت چھوٹے حصے تک محدود رہے گا۔ دیہی بزرگ افراد کی اکثریت کا تعلق زرعی کنبوں سے ہے۔ نیز انہیں آمدنی ٹیکس کے اہتمام کے فوائد نہیں ملیں گے۔ بی کے پی اے آئی کے سروے سے پتہ چلا ہے کہ صرف 10 فی صد دیہی بزرگ افراد اور 16 فی صد شہری بزرگ افراد کو آج سے پنشن ملتی ہے۔ تقریباً 42 فی صد دیہی بزرگ افراد اور 47 فی صد شہری بزرگ افراد کی مطلق کوئی آمدنی نہیں ہے۔ صرف 12.5 فی صد دیہی بزرگ افراد اور 17 فی صد شہری بزرگ افراد کی سالانہ آمدنی 50,000 روپے اور اس سے زیادہ ہے۔ مذکورہ بالا اہتمام صرف ان افراد کے لئے مفید مطلب ہوں گے جو آمدنی کے اس زمرے میں سرفہرست ہیں۔

صحت کے تحفظ کی الوالعزم قومی اسکیم کے بڑے فوائد

درحقیقت جو چیز فی الواقع بزرگ افراد کے لئے مفید مطلب ہے وہ ایشمان یوجنا ہے جو کہ صحت کے تحفظ کے سلسلے میں سرکاری فنڈ فراہم کردہ بڑی قومی اسکیم ہے۔ یہ تمام بی پی ایل کنبوں کے لئے ایک عام اسکیم ہے اور بزرگ افراد کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے لیکن اگر کامیاب رہتی ہے تو بہت ممکن ہے کہ بزرگ افراد پر اس کا نمایاں اثر ہو۔ معاشی انحصاری کے علاوہ بزرگ افراد کے جراحت پذیری خراب صحت اور جزوی یا مکمل معذوری کے نتیجے میں ان کی جسمانی انحصاری کی وجہ سے ہے۔ بی کے پی اے آئی کے سروے کے مطابق 50 فی صد سے زیادہ بزرگ افراد نے صحت اچھی نہ ہونے کے بارے میں بتایا ہے۔ تقریباً پانچویں حصے نے صحت خراب ہونے کے بارے میں بتایا ہے۔ تقریباً 13 فی صد افراد نے شدید بیماری ہونے کے بارے میں بتایا ہے۔ تقریباً 8 فی صد افراد کو روزمرہ روزی کم سے کم ایک سرگرمی کی ضرورت ہے۔ تقریباً 60 فی صد افراد نے جزوی یا مکمل بصری معذوری ہونے کے بارے میں بتایا ہے اور تقریباً ایک چوتھائی افراد نے یادداشت کی مکمل یا جزوی معذوری اور چلنے کی معذوری ہونے کے بارے میں بتایا ہے۔

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ اس بجٹ میں دس کروڑ کنبوں کے لئے فی کنبہ 5 لاکھ روپے کے سالانہ احاطے کی حد تک اسپتال میں داخل کرنے کے اخراجات کا خیال رکھنے کیلئے مذکورہ بالا اسکیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس طرح سے تقریباً 50 کروڑ غریب ہندوستانیوں کا احاطہ کیا جائے گا۔ یہ اسکیم موجودہ راشٹریہ سواستھ بیمہ یوجنا (آر ایس بی وائی) کی جگہ لے گی جس کے تحت بیماریوں کے علاج کے لئے 3.6 بی پی ایل کنبوں کے 18 کروڑ افراد کا احاطہ کرنے کے لئے 1000 کروڑ روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس بجٹ میں اس نئی اسکیم کے لئے 2000 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور امید ہے کہ یہ رقم بڑھ کر اس سال کے اختتام تک 12000 کروڑ روپے تک ہوجائے گی۔ رقم کی یہ فراہمی ایک فی صد اضافی محصول سے کی جائے گی۔

(اس سے پہلے تین فی صد تعلیمی محصول کی جگہ 3 فی صد تعلیمی اور صحتی محصول)۔ توقع ہے کہ ریاستیں 2000 کروڑ روپے کا کل اہتمام کرنے کے لئے اضافی 8000 کروڑ روپے فراہم کر کے اس اسکیم پر اخراجات کے 40 فی صد حصے کی ساجھے داری کریں گی۔

رکاوٹیں اور حد بندیاں

دنیا کی اس سب سے بڑی صحتی اسکیم کے بارے میں ردعمل کا سلسلہ ایک مکمل طور سے انجام دینے کے لائق اسکیم سے لے کر دنیا کی سب سے ردی اسکیم تک ہے۔ رائے زنی کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:

☆**رقم کی ناکافی فراہمی**: آر ایس بی وائی کے لئے تخصیص زر 470 کروڑ روپے سے بڑھا کر مالی سال 19-2018 میں 2000 کروڑ روپے کردی گئی ہے۔ آر ایس بی وائی کے تجربے کی بنیاد پر یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سب سے بڑے احاطے والی اس نئی اسکیم پر 30,000 کروڑ روپے خرچ ہونے کا امکان ہے۔

☆یہ بات مشکوک ہے کہ آیا اپنے محدود وسائل سے ریاستیں متوقع 40 فی صد حصہ فراہم کرسکیں گی۔

☆عمل درآمدی نظام کے سلسلے میں کافی وضاحت نہیں ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریاستوں کو بیمہ ایجنسیوں کے ذریعے یا خود مختار اداروں کو رقم فراہم کرکے اس پر عمل درآمد کرنے کا انتخاب دیا جائے گا۔ اس بارے میں شکوک ظاہر کئے گئے ہیں کہ آیا فی اندراج شدہ کنبہ 1082 روپے کی سالانہ قسط یہ خدمات فراہم کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ بیمہ کمپنیوں کو رقم فراہم کرنے پر غور کردہ سطح پر یہ اسکیم پرکشش نہ معلوم ہو۔

☆قومی نمونہ جاتی سروے کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ آر ایس بی وائی کا تجربہ بہت افسردہ کن رہا ہے۔ مشکل سے 1.2 فی صد دیہی اور 6.2 فی صد شہری کنبے اس سے مستفید ہوئے ہیں۔ اس اسکیم سے کنبوں کے ذریعے کئے گئے زائد اخراجات کم کرنے میں مدد نہیں ملی ہے۔

☆اس نئی اسکیم میں صرف اسپتالوں میں داخل ہونے کے اخراجات کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن کنبوں کے ذریعے کئے گئے علاج کے اخراجات کا دو تہائی سے زیادہ حصہ اسپتال کے اخراجات کے علاوہ ہے۔

☆جیسا کہ بزرگ افراد کے لئے بی کے پی اے آئی کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ صرف دس فی صد بزرگ افراد کو اس سروے سے پہلے ایک سال کے دوران اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ اکثر بزرگ افراد کو صرف آخری مرحلے میں اسپتال میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ نئی اسکیم بزرگ افراد کو بروقت اسپتال میں داخل کرنے کے لئے ترغیب کے طور پر کام کرسکتی ہے۔

☆اس اسکیم میں صرف اسپتال میں داخل کرنے کے اخراجات کا احاطہ کیا گیا ہے لیکن بزرگ افراد کی اکثریت جوڑوں کے درد جیسی عمر میں متعلق بیماریوں، زیادہ تناؤ، ذیابطیس جیسی بیماریوں، مختلف قسم کے بخار سے دوچار ہوتے ہیں جن کے لئے بروقت تشخیص، صحیح علاج معالجے اور متواتر نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور سے دور دراز علاقوں میں صحتی بنیادی ڈھانچے کو مستحکم بنانا اس سلسلے میں بہت اہم ہے۔ اس طرح کے علاقوں میں طبی افرادی طاقت کی کمی بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ ویلنیس مراکز اور نئے میڈیکل کالجوں کے لئے نیز تپ دق کے مریضوں کے لئے پر تغذیہ خوراک کے سلسلے میں اس بجٹ میں اہتمام یقیناً بہت اہم قدم ہے جس سے غیر براہ راست طور سے بزرگ افراد کو مدد مل سکتی ہے۔ بالآخر پورا معاملہ صحت کے سلسلے میں سرکاری اخراجات میں اضافے نیز موثر سرکاری و نجی ساجھے داری پر منحصر ہے۔

ان رکاوٹوں کے باوجود سماجی شعبوں خاص طور سے صحتی شعبے پر بہت زیادہ توجہ دینے کے سلسلے میں اس بجٹ میں کی گئی کوششیں آزاد ہندوستان میں بے مثل ہے۔ اس نظریے سے آگے چل کر یقیناً ہندوستان میں بزرگ افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے سلسلے میں مدد ملے گی۔

☆☆☆

صدر جمہوریہ رام نے زراعت کے ہندوستانی تحقیقی ادارے کی 56ویں تقسیم اسناد کی تقریب سے خطاب کیا

☆ صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند نے زراعت کے ہندوستانی تحقیقی ادارے (آئی اے آر آئی) کی 56ویں تقسیم اسناد کی تقریب میں شرکت کی اور اس سے خطاب کیا۔اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ آئی اے آر آئی نے سبز انقلاب لانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، جس نے ملک میں غذائی پیداوار کی صورتحال کو پوری طرح تبدیل کر کے رکھ دیاہے۔ انھوں نے کہا کہ وہ اس بات سے بیحد خوش ہیں کہ 14ملکوں کے طلبہ اس اہم ادارے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ کہ آئی اے آر آئی پڑوسی ملکوں میں زرعی صلاحیتوں اور تحقیق کے فروغ میں مدد کر رہا ہے۔صدرجمہوریہ نے کہا کہ بابائے قوم مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ زراعت ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہ بات آج ایک حقیقت ہے۔ دیہی علاقوں میں کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور ان کی مجموعی ترقی پورے ملک کے لئے ایک اہم ترجیح ہے۔ اس کوشش میں آئی اے آر آئی کے طلبہ اختراعات کے ذریعے تعاون دے سکتے ہیں اور انھوں نے کہا کہ ہمارے ملک کی آبادی کیلئے تناسب کے اعتبار سے زمین اور پانی کے وسائل کی قلت ہے۔ اس لئے پیداوار بڑھانے کیلئے مسلسل اختراع کی ضرورت ہے۔صدرجمہوریہ نے کہا کہ آئی اے آر آئی کو اختراعی مراکز شروع کرنا چاہئے تاکہ زرعی شعبے میں اسٹارٹ اپ مشترکہ پروجیکٹ شروع کرنے کے لئے طلبہ کی مدد کی جا سکے۔ انھوں نے کہا کہ مرکز اور ریاستی سرکاروں کی بہت سی اسکیمیں ہیں، جو زرعی شعبے میں مصروف صنعتوں کو خصوصی ترغیباتی پیشکش کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایسے کئی مشترکہ کیپٹل فنڈز ہیں، جو زراعت پر مبنی صنعتوں میں سرمایہ کاری کیلئے آگے آ سکتے ہیں۔ طلبہ کو ان مواقع کا بھرپور استعمال کرنا چاہئے اور اپنے مشترکہ پروجیکٹس قائم کرنے کے علاوہ روزگار پیداکرنے والا بننا چاہئے۔

کے سری ناتھ ریڈی

مرکزی بجٹ میں صحت کے لئے بگل

گزشتہ دہائی کے دوران مرکزی بجٹوں کے بارے میں صحت عامہ کے تعلق سے بجٹ سے قبل کی توقعات اور مرکزی بجٹ کے بعد کے ردعمل کے لئے میڈیا رپورٹوں میں کئی برسوں تک ایک جیسے الفاظ کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ کئی برس تک بجٹ پیش کئے جانے کے بعد اس طرح کی امیدوں پر پانی پھر جاتا تھا اور اس ضمن میں تیکھے ردعمل اور ناکامی کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔ ہر بار مرکزی بجٹ میں صحت عامہ کے شعبے میں خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوتی تھی۔ بالآخر صحت عامہ کے زمرے میں بجٹ سے اس وقت خوشی کا موقع میسر ہوا جب نیشنل رورل ہیلتھ مشن (این آر ایچ ایم) کا اعلان کیا گیا۔ اس کے فوراً بعد ہی وزارت محنت کے تحت راشٹریہ سواستھ بیمہ یوجنا (آر ایس بی وائی) کا آغاز ہوا۔ وگرنہ بجت کے نام پر صحت عامہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ تاہم بجٹ 2018-19 ایک دم مختلف ثابت ہوا۔ اس بجٹ سے اہم اقدامات کے ساتھ صحت زمرے سے تعلق رکھنے والے پیشہ وران، میڈیا اور عوام میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اسی کے ساتھ ان موضوعات پر بحث و مباحثے کا سلسلہ شروع ہوگیا کہ بجٹ میں اعلان کی گئی تجاویز سے صحت عامہ کو مجموعی طور پر کس طرح سے فائدہ حاصل ہوگا۔

پبلک ہیلتھ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے چیرمین

ksrinath.reddy@phfi.org

ان اقدامات میں سے دو کو صحت سے متعلق جامع اور بنیادی دیکھ بھال (سی پی ایچ سی) کو فروغ دینے والی اسکیم ایشمان بھارت پروگرام کے تحت مربوط کیا گیا جس کے تحت 15000 ذیلی صحت مراکز کو ہیلتھ اینڈ ویل نیس سنٹرز (ایچ ڈبلیو سی) میں تبدیل کرنا ہے۔ دیگر جوڑی میں نیشنل ہیلتھ پروٹیکشن اسکیم (این ایچ پی ایس) شامل ہے جو دس کروڑ غریب اور نادار خاندانوں کو سالانہ 50,000 روپے تک علاج کے لئے اسپتال میں داخل ہونے، ثانوی اور تلافی سطح کی دیکھ بھال میں آنے والے خرچ سے نمٹنے کے لئے مالی امداد کی ضمانت دیتا ہے۔

پرائمری ہیلتھ سروس ڈیلیوری کو مستحکم کرنے کے مقصد سے سی پی ایچ سی کا این آر ایچ ایم کے ذریعے قائم کئے گئے پلیٹ فارم پر انحصار ہوتا ہے۔ این آر ایچ ایم کی جہاں زچہ بچہ کی صحت خدمات پر خاص توجہ ہوتی ہے، وہیں نیشنل ہیلتھ پالیسی (این ایچ پی) برائے 2017 میں نیشنل مشن (این ایچ ایم) کے توسط سے جامع، مسلسل بنیادی دیکھ بھال پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اس کے لئے غیر متعدی بیماریوں اور دماغی بیماریوں جیسے ایسے شعبوں تک خدمات میں توسیع درکار ہے جن کا اب تک احاطہ نہیں کیا گیا ہے۔ بالآخر این ایچ ایم کو زچہ بچہ صحت، متعدی و غیر متعدی بیماریوں سے متعلق صحت خدمات کے ساتھ ساتھ معاشرے میں صحت کے فروغ کے لئے کوششوں کا ایک متحدہ پلیٹ فارم کی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔

مسلسل دیکھ بھال کے لئے ضروری ہے کہ پرانے امراض کی طویل مدتی دیکھ بھال کو اختیار کیا جاتا ہے جس کے لئے بنیادی دیکھ بھال کی سطح کے بعد کا موثر عمل کارگر ہوتا ہے جس میں دو جہتی اور ثانوی اور ثالثی سطح کی دیکھ بھال کے ساتھ پہلی حالت میں جوڑنے کا عمل بھی ضروری ہوتا ہے۔ حالاں کہ بنیادی دیکھ بھال میں مستقل بنیاد پر دیکھ بھال پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ قبل از پیدائش کے وقفے میں ماہرین طب کے ساتھ مسلسل رابطے اور تپ دق اور ایچ آئی وی ایڈز کے علاج میں نگرانی کے عمل میں محتاط اور مسلسل وقفے کی دیکھ بھال کے نظام کی خدمات ضروری ہیں۔ دائمی امراض جیسے دوران خون کی بے ترتیبی اور دماغی بیماریوں کے لئے طویل مدتی بنیاد پر دیکھ بھال کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے ساتھ بنیادی دیکھ بھال کا نظم کرنا ہوگا تا کہ دیکھ بھال میں تسلسل کو یقینی بنایا جا سکے۔ معاشرتی سطح پر صحت سے متعلق تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کی دیکھ بھال کی سطح پر انفرادی کونسلنگ ایک اہم عمل ہے جسے بنیادی دیکھ بھال میں بڑے پیمانے پر اب تک نظر انداز کیا

جاتا رہا ہے۔ سماجی حلقوں میں صحت مند غذا اور مستقل بنیاد پر جسمانی ورزش سے متعلق عام بیداری کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو نوشی کے خاتمے کے لئے کوششوں میں بھرپور تعاون بھی لازمی ہے۔

ذیلی مراکز کو ایچ ڈبلیو سی میں منتقل کرنے سے متعلق تجویز سے جامع بنیادی دیکھ بھال کو نئی ساخت ملے گی اور اس میں تسلسل واقع ہوگا۔ علاوہ ازیں اس سے لوگوں کو خاص دیہی علاقوں میں لوگوں کو اپنے گھر میں ہی بنیادی صحت خدمات دستیاب ہوں گی۔ اس کے علاوہ مرکز پر مبنی دیکھ بھال، سماجی رسائی سے صحت کے فروغ اور امراض کی روک تھام کے عمل کو تقویت حاصل ہوگی۔ اس ضمن میں ایچ ڈبلیو سی غیر معالجانہ صحت دیکھ بھال فراہم کرنے والے عملے جیسے نرس پریکٹیشنرز کی موجودہ عملے کی تقرری کے علاوہ لازمی ادویات اور بنیادی علم تشخیص مفت فراہم کرے گا۔ اس مرحلے پر مختلف امراض کی روک تھام سے متعلق پروگراموں کا ڈیلیوری کے اس پوائنٹ پر انضمام ہوگا۔ انفارمیشن ٹکنالوجی کے مناسب استعمال کے ساتھ ایچ ڈبلیو سی تخمینوں اور صحت سے متعلق رجحانات کی نگرانی کے بارے میں مکمل تفصیلات جمع کرسکتے ہیں۔ ٹیلی میڈیسن اور موبائل فون ٹکنالوجی کا دانشمندانہ استعمال دور دراز علاقوں کے ڈاکٹروں کے ساتھ رابطے کے توسط سے ایچ ڈبلیو سی میں صحت دیکھ بھال کی فراہمی میں معاون ہوسکتا ہے۔

حالاں کہ ایچ ڈبلیو سی کا عمل تحریک ایک خوش آئند عمل ہے تاہم بنیادی صحت خدمات کو مستحکم کرنے کی کوشش کو لازمی طور پر بنیادی اور سماجی صحت خدمات مرکز تک وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ نیشنل ہیلتھ مشن کے لئے بجٹ میں مختص رقم سے اس عزم کی عکاسی نہیں ہوتی ہے۔ اس میں سابقہ سال کے تخمینے میں نظر ثانی کرتے ہوئے 2.1 فی صد کی تخفیف کی گئی ہے۔ یہ دیکھ کر بھی مایوسی ہوئی ہے کہ این ایچ ایم کے اربن ہیلتھ مشن کو مرکزی بجٹ میں کلی طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ شہری علاقوں کی بنیادی طبی دیکھ بھال کو بھی کافی عرصے سے نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ دیہی علاقوں سے بڑے پیمانے پر شہری علاقوں کی جانب ہجرت، شہری علاقوں میں جھگی جھونپڑی آبادی میں اضافے اور سماج میں گھٹتی ہوئی آمدنی نے شہروں اور قصبات میں صحت خدمات کی ہنگامی صورت حال پیدا کردی ہے۔ ایچ ڈبلیو سی کی شہری آبادی کو بھی ضرورت ہے۔ ایچ ڈبلیو سی کے لئے 1200 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے لیکن اس رقم میں اضافے کی شدید ضرورت ہے کیوں کہ اس کا دائرہ اب وسیع ہوتا جارہا ہے۔

ملک میں بھرپور استطاعت کے ساتھ کام کرنے والے ایچ ڈبلیو سی کے قیام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ انسانی وسائل کا فقدان ہے۔ جیسا کہ پی ایچ سی ڈاکٹروں کی عدم دستیابی سے متاثر ہیں، وہیں ایچ ڈبلیو سی میں صرف غیر معالجاتی صحت خدمات فراہم کرنے والے عملے کی تقرری ہوگی۔ تاہم نرس پریکٹیشنرز اور کمیونٹی ہیلتھ اسسٹنٹ جیسے درمیانی سطح کے صحت خدمات فراہم کرنے والوں کی تقرری کی سخت ضرورت ہے جو صحت عامہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک تین سالہ ڈگری کورس کرسکتے ہیں۔ آیوش گریجویٹ (طب کے روایتی نظاموں میں تربیت یافتہ) کو ایلوپیتھک میڈیسن کے کورس کے ساتھ جوڑنے کی تجویز متنازعہ ہے۔ مثال کے طور پر آیوش کے پریکٹیشنرز کو ایچ ڈبلیو سی میں ان کی اس مہارت کی فراہمی کے لئے مقرر کیا جانا چاہئے جس شعبے میں انہوں نے تربیت حاصل کی ہے۔ دو معاون نرس مڈ وائف کے علاوہ تمام کام کرنے والا ایک مرد بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک لیبارٹری ٹیکنیشین کی بھی ضرورت ہوگی۔ یہ حقیقت ہے کہ ایچ ڈبلیو سی کے لئے درکار انسانی وسائل کے پول کا قیام ایک زبردست کوشش کا موجب ہے تاہم اس سے متعدد نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔ سب سے اہم بات یہ کہ اس سے صحت کا دفاع اور صحت کا پورٹل قائم ہوگا۔

آر ایس بی وائی کے تجربات اور مشاہدے کی بنیاد پر این ایچ پی ایس کا قیام عمل میں آیا۔ آر ایس بی آئی کے توسط سے غریبوں کی ثانوی صحت دیکھ بھال کے لئے رسائی میں اضافہ ہوا ہے اور اس مد میں فی خاندان کے اعتبار سے سالانہ کوریج 30000 روپے تک محدود تھی۔ اس کو چند ریاستوں میں ریاستی تعاون والی ہیلتھ انشورنس اسکیموں کے ساتھ سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑا جو ایک سے تین لاکھ روپے فی خاندان سالانہ کوریج کی پیش کش کررہی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ یہ صحت سے متعلق استطاعت سے باہر اخراجات، دیگر ناقابل برداشت اخراجات یا صحت دیکھ بھال کے لئے مفلسی جیسے حالات سے تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ آر ایس بی وائی کے تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے سرکاری اور نجی خدمات فراہم کرنے والوں کے ساتھ رابطے کی صلاحیت اور مستحکم انفارمیشن ٹکنالوجی پلیٹ فارم کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدائی دیکھ بھال کے ساتھ رابطہ منقطع کرنے سے مرکز اور ریاست دونوں ہی کی ہیلتھ انشورنس کے اثرات کم ہوئے۔

این ایچ پی ایس اسپتال میں داخلے میں تعاون کے پیش نظر دس کروڑ غریب اور نادار خاندانوں کو 500,000 روپے سالانہ کی پیش کش کرتا ہے۔ آر ایس بی آئی کے اس اضافے سے امکانی طور پر ناقابل برداشت اخراجات کی سطح پر کمی واقع ہوگی تاہم اس کا استطاعات سے باہر اخراجات پر اثر نہیں پڑے گا کیوں کہ بیرون اسپتال علاج کرانے والوں کا اس میں احاطہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ایچ ڈبلیو سی اور دیگر بنیادی دیکھ بھال تنظیموں کی کوششوں سے راحت کی امید کی جاسکتی ہے۔ صحت کی دیکھ بھال سے متعلق ثانوی اور ثالثی سطح کی خدمات کی ضرورت کو کم کرنے کے لئے موثر بنیادی دیکھ بھال خدمات کی ضرورت ہے اور یہ عمل پیشگی دیکھ بھال میں ایک ہوشیار دربان کی ذمہ داری ادا کرے گا۔ موثر ابتدائی صحت خدمات کی غیر موجودگی میں این ایچ پی ایس کے لئے بے قابو مانگ صحت بجٹ کے توازن کو بگاڑ دے گی اور اس کے نتیجے میں ابتدائی دیکھ بھال اور سرکاری زمرے کے اسپتالوں کو مستحکم کرنے کے لئے دستیابی فنڈ کم ہوجائے گا۔

گرچہ اس سال صرف 2000 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں کیوں کہ اس اسکیم کا آغاز اکتوبر 2018 میں ہونا ہے اور جس وقت این ایچ پی ایس پوری طرح فعال ہوجائے گی، اس وقت فنڈ کی ضرورت پانچ تا چھ گنا بڑھ جائے گی۔ توقع ہے کہ اس مد میں ریاستی حکومتیں لاگت کا 40 فی صد کا تعاون کریں گی اور ریاست کے زیر انتظام

ہیلتھ انشورنس اسکیموں کے این ایچ پی ایس کے ساتھ انضمام کو فروغ دیا جائے گا۔ احاطہ کیے جانے والی آبادی کے 'رسک پول' میں وسعت اور ریسورس پول میں توسیع کے علاوہ اس طرح کے انضمام سے ریاستوں سے ہجرت کرنے والوں کے احاطے کی انتقال پذیری کو یقینی بنایا جائے گا تاہم اس کے لئے قومی سطح پر سیاسی پارٹیوں کے درمیان اتفاق رائے ضروری ہے۔

اسٹریٹیجک پرچیزنگ وہ عمل ہے جس کے تحت این ایچ پی ایس نے پینل میں شامل سرکاری اور نجی اسپتالوں سے دانشمندانہ پرچیز سروسز کی تجویز کی ہے۔اس کے لئے زیر احاطہ بیماریوں ، جانچ اور علاج کے محتاط انتخاب کی ضرورت ہے۔ ڈیولپمنٹ اور اختیاری شواہد کی بنیاد پر کلینیکل مینجمنٹ خطوط رہنما، لاگت کے تعین اور نگرانی، صحت سے متعلق نتائج کا معیار اور پیمائش کا بھی دھیان رکھنا ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ دھوکہ دہی کی نشاندہی اور شکایات کے ازالے کے میکنزم کو تیار کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ این ایچ پی ایس (انشورنس لٹریسی) کے تحت پیش کش کئے گئے فوائد سے متعلق عام بیداری کو لازمی طور پر فروغ دیا جانا چاہئے۔علاوہ ازیں اندراجات میں اضافہ اور مناسب استعمال کے لئے رہنمائی کی بھی ضرورت ہے۔اگر یہ تمام احتیاطی اقدامات نہیں کئے جاتے ہیں تو اس بات کا خدشہ بڑھ جائے گا کہ مانگ (غیر ضروری جانچ اور علاج) کے سب اخراجات بڑھ جائیں گے۔

این ایچ پی ایس کی انتظامیہ ایک ٹرسٹ یا ایک انشورنس کمپنی کے طور پر ہوگی۔اس سلسلے میں مصالحت کار کے انتخاب کی ذمہ داری ریاستی حکومتوں پر ہوگی۔حکومت کے ذریعہ قائم کئے گئے ٹرسٹ کی بڑی جواب دہی ہوگی۔ ایسی صورت میں ایک انشورنس کمپنی اسٹریٹیجک پرچیزنگ اور ادائیگی میں پیشگی مہارت کے ساتھ آئی ہے لیکن اس کے اخراجات زیادہ ہیں اور اسی اعتبار سے زیادہ پریمیم کی مانگ ہوتی ہے۔اس سے اس کے استعمال کی شرح بڑھ جاتی ہے۔اس طرح کی کسی بھی حالت میں حکومت پریمیم کی ادائیگی کرے گی۔ حالاں کہ یہ انفرادی طور پر خریدی گئی انشورنس اسکیم سے مختلف ہوگا جس سے رسک پولنگ کا اصول مشترک ہے۔ گرچہ این ایچ پی ایس غریبوں اور نادار خاندانوں کے لئے ایک پروگرام ہے جسے حکومت کے ٹیکس محصولیات سے فنڈ فراہم کیا جاتا ہے۔تاہم ایسے افراد کے لئے بھی موقع فراہم کیا گیا ہے جو غریب نہیں ہیں، وہ این ایچ پی ایس کے لئے مقرر کی گئی پریمیم کی ادائیگی کے ذریعے اس اسکیم کو خرید سکتے ہیں۔

ملک میں مزید ڈاکٹروں اور ماہرین بنانے کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے جو کہ ضلع اسپتالوں کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ بجٹ تجاویز میں اعلی معیاری ضلع اسپتالوں کے ساتھ 24 نئے میڈیکل کالج شروع کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ ہر تین پارلیمانی حلقے میں ایک میڈیکل کالج کا احاطہ کیا گیا ہے۔اس کے لئے بڑے پیمانے پر سرکاری سطح کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی جب کہ چند ریاستوں میں اس مد میں نجی سرمایہ کاری کو محدود کیا گیا ہے۔موجودہ بجٹ میں صحت زمرے کے لئے مختص رقم میں 2.8 فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نئے میڈیکل کالجوں کے قیام کے لئے مختص رقم میں 12.5 فی صد کی تخفیف کی گئی ہے۔اس مد میں ہر سال اگر اضافہ نہیں کیا گیا تو سال 2025 تک گھریلو شرح نمو کا 2.5 فی صد کے سرکاری فائنانس کے این ایچ پی کے نشانے کو حاصل نہیں کیا جا سکے گا۔

بجٹ میں صحت سے متعلق چند سماجی اور ماحولیاتی عزائم کو بھی طے کیا گیا ہے۔اس ضمن میں تپ دق میں مبتلا افراد کو اپنے تغذیہ میں سدھار کے لئے مالی امداد کے لئے 600 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے تحت ایسے ٹی بی کے مریضوں کو 500 روپے ماہانہ کا وظیفہ دیا جائے گا۔ اس سے ان مریضوں میں قوت مدافعت کو تقویت حاصل ہوگی اور ان کے علاج کے نتائج میں سدھار ہوگا۔ ملک میں مزید ٹوائلیٹ کی تعمیر سے سووچھ بھارت مشن کے تحت صفائی ستھرائی کے معیار میں اضافہ ہوگا اور کھلے میں رفع حاجت سے صحت پر ہونے والے اثرات میں کمی واقع ہوگی۔ ہندوستان میں خرابی صحت کے لئے ذمہ دار ایک دوسری بڑی وجہ فضائی آلودگی ہے۔

گھریلو اور قرب وجوار کی فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے بڑے پیمانے پر اقدامات کی ضرورت ہے۔اس کے تحت دہلی کی پڑوسی ریاستوں کو اپنی کاشت کے فضلہ کو ٹھکانے لگانے کیلئے اسے جلانے کے علاوہ دیگر طریقے اختیار کرنے کیلئے مالی امداد فراہم کرنے کی تجویز ہے۔مزید غریب خواتین کو کوکنگ گیس کے کنکشن فراہم کر کے اجولا اسکیم میں توسیع کی جائے گی تا کہ ان خواتین اور ان کے بچوں کو کچن میں روایتی ایندھن سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکے اور بایوماس ایندھن سے ہونے والی فضائی آلودگی کی روک تھام کی جا سکے۔فضائی آلودگی پر کنٹرول اور اس میں کمی کی بدولت امراض تنفس، دل اور خون کی رگوں سے متعلق بے ترتیبی، کینسر، بچپن میں ہی دمہ، سانس انفکشن اور ذیابیطس میں کمی کی جا سکتی ہے۔

سال 19-2018 کے مرکزی بجٹ میں صحت کو مرکزی درجہ دیا گیا ہے تاہم بجٹ میں تجویز کئے گئے ان اہم اقدامات کی مکمل کامیابی کا انحصار مرکز اور ریاستی حکومتوں کے بجٹوں میں صحت کی مد میں مختص کئے گئے مالی وسائل میں بڑے پیمانے پر اضافے پر منحصر ہے۔اس کے علاوہ صحت نظام میں وسیع پیمانے پر متعلقہ کوششیں کرنی ہوں گی۔اس سلسلے میں این ایچ پی نے ریاستی حکومتوں سے سال 2020 تک اپنے مجموعی بجٹوں کے 8 فی صد کا اضافہ اپنے صحت بجٹ کے لئے کیا ہے۔ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اس اضافہ کو یقینی بنائیں۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مرکزی حکومت صحت کے شعبے میں سرکاری سرمایہ کاری کے اپنے حصے میں اضافے ، ایک کثیر سطحی، کثیر ہنرمندی افرادی قوت کے لئے سرمایہ کاری، صحت کی دیکھ بھال کی ہر سطح پر اعلی معیاری خدمات کی فراہمی کی اہلیت سے متعلق اپنے دعوے کو پورا کرے۔ان تمام ذمہ داریوں کو ضوابط اور نگرانی کے ایک مضبوط عمل کے ساتھ انجام دینا ہوگا۔صرف ایسی صورت میں جب ان تمام ذمہ داریوں کو مناسب طریقے سے انجام دیا جائے گا، ایسی صورت میں ہی ملک عالمی صحت کی راہ پر پیش قدمی کرے گا۔اس ضمن میں بگل بج چکا ہے لیکن پیش قدمی اب شروع ہوئی ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر جے پی مشرا/شوالیکا گپتا

کھیتی باڑی اور کسان پائیدار، شمولیت اور اختراع

سال 20181-9 کا بجٹ سب کا ساتھ سب کا وکاس کے سلسلے میں ایک مثالی کوشش ہے۔ اس بجٹ میں زرعی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے اس کا تمام تر زور دیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں شمولیت، اختراعات اور روش سے ہٹ کر اقدامات کا ایک موزوں امتزاج ہے۔ پیداوار کی بجائے آمدنی پر زور دیا گیا ہے، زور اب تک سازوسامان پر مبنی زراعت کے طور پر ایک واضح انتخاب رہا ہے، گو اس کی وجہ سے خوراک کی کمی والا ملک زائد خوراک اور خالص برآمد کنندہ ملک میں بدل گیا ہے۔ لیکن ٹکنالوجی کے موثر فوائد زیادہ تر منتخب علاقوں میں بروئے کار لائے گئے تھے اور ان بڑے علاقوں کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا جو پورے سال کافی پانی کی نعمت سے استفادہ نہیں کرتے ہیں۔ کھیتوں کے گھٹتے ہوئے سائز، ختم ہوتے ہوئے وسائل نیز متعلقہ سازوسامان اور کھت مزدوروں کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے کھیتی باڑی سے خالص آمدنی کم ہوگئی ہے۔ 2022 تک کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے کے سلسلے میں عزت مآب وزیراعظم کے ذریعے کی گئی پکار کا اس بجٹ کے ذریعہ صحیح تناظر میں رکھا گیا ہے۔ یہ حکمت عملی کسانوں کی بہبود میں اضافہ کرنے نیز زرعی پریشانی ختم کرنے کے گرد گھومتی ہے۔ یہ کام کسانوں کی بہبود کے اقدامات کے ساتھ ساتھ مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے، پروسیسنگ، مالیاتی اضافے اور زرعی کاروبار نیز گوناگونی کے سلسلے میں زیادہ سرمایہ کاریوں کے ذریعے پیداوار، پروسیس اور مارکیٹ کا جامع نظریہ استعمال کرکے انجام دیا جائے گا۔

مصنفین بالترتیب نیتی آیوگ میں زرعی مشیر
mishrajaip@gmail.com
اور نیتی آیوگ میں جواں سال پروفیشنل ہیں۔

زیادہ بجٹی تخصیص زر

ہندوستان کی عرصے سے نظرانداز کردہ زرعی جرات کو مالی سال 2018-19 کے لئے وزیرخزانہ کی بجٹ تقریر میں اس کا مستحق مقصود ملا ہے۔ یکم فروری 2018 کو پیش کیا گیا مجوزہ مالی گوشوارہ کسانوں کے مصائب پر کثیر جہتی حملے کے لئے ایک جرات مندانہ خاکہ ہے۔ یہ اختراعات، آمدنی، سرمایہ کاری اور دیہی بنیادی ڈھانچے پر توجہ کے ساتھ شمولیت کے گرد جامع طور سے تیار کیا گیا ہے۔ بجٹی دستاویز میں مالی سال 2018-19 کے لئے زراعت اور متعلقہ شعبے کے سلسلے میں تخصیص زر تقریباً 15 فی صد اضافہ کسی قدر کم نظر آتا ہے۔ لیکن ان کے مابین ترجیحات سے وہ زور اور رفتار مقرر ہوئی ہے جس میں حکومت گزشتہ سال کے مقابلے میں پی ایم فصل بیمہ یوجنا کے تحت فصل کے بیمے کے لئے 22 فی صد زیادہ تخصیص زر سے کسانوں کے خطرات سے نمٹنا چاہتی ہے۔ نامیاتی کھیتی باڑی مالیاتی سلسلے، زیادہ مالیاتی اشیاء، اہم سازوسامان اور خدمات نیز زرعی قرض کے لئے زیادہ تخصیص زر اس بات کا ثبوت ہے کہ کسانوں اور کھیتی باڑی حکومت کے لئے اہم معاملہ ہے۔

بیجوں کے لئے تخصیص زر مانگ پر مبنی ہے جس میں نظرثانی کردہ تخمینے کو مرحلے پر ہر سال اضافہ کیا جاتا ہے۔ پروسیسنگ اور مالیاتی اضافہ اب تک ایک کمزور شعبہ رہا ہے جس پر بجٹی تخصیص زر میں بہت زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ خوراک کی پروسیسنگ کی صنعتوں کی وزارت کے لئے 2017-18 کے مقابلے میں تقریباً 100 فی صد اضافے کے ساتھ تخصیص زر کی جارہی ہے (ٹیبل 1)

2016-17 کے حقیقی اخراجات 2017-18 کے نظرثانی کردہ تخمینوں اور 2018-19 کے بجٹی تخصیص زر کے موازنہ جاتی گوشوارہ سے واضح طور سے حکومت کے ترجیح مقرر کرنے کے قطعی رجحان کا پتہ چلتا ہے۔ ہندوستانی کھیتی باڑی کے تمام اہم حصوں پر زیادہ بجٹی تخصیص زر کے ساتھ توجہ مرکوز کی گئی ہے نیز اس تسلسل کو مرکزی بجٹ 2018-19 میں شامل کردہ عمل کی روش سے ہٹ کر گوشواروں کے ساتھ زیادہ شمولیت کے تحت لایا گیا ہے۔ زرعی شعبے تک پہنچنے کے بنیادی طریقے میں ایک عمل تبدیلی کی علامت بننے والے اقدامات کے ایک واضح مجموعے پر غور کیا گیا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے حکومت نے محدود کرنے والے ان عناصر کی کامیابی کے ساتھ

نشاندہی کی ہے جو اپنی زیادہ مستحق آمدنی حاصل کرنے کے سلسلے میں صلاحیت کی راہ میں حائل ہیں۔

ایک مثالی تبدیلی: وسیع کردہ گنجائش اور عمل

اس شعبے کے اندر وسیع عدم مساوات موجود ہیں۔ 2011 کی مردم شماری کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 55 فی صد کاشت کار زرعی مزدور ہیں۔ ایس ای سی سی کے اعداد وشمار سے 56.4 فی صد دیہی تخمینوں کے بے زمین ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کم سے کم 16.44 ملین کارکنان روزی روٹی کے لئے مویشیوں کو چرانے اور مچھلی پالن پر انحصار کرتے ہیں۔ مرکزی بجٹ 2018-19 میں زور دیئے گئے پالیسی استخراجات کا طویل دیرپا اثرات کی شمولیاتی نوعیت کی وجہ سے ملک کے زرعی منظر پر ہوگا۔ اس بجٹ میں ایک صنعت کے طور پر زراعت کو واضح طور سے تسلیم کیا گیا ہے۔ نظریہ یہ ہے کہ حکومت کی اسکیموں کے فوائد کے بے مزاحمت وصول کنندگان کے طور پر کسانوں کے تاریخی برتاؤ کے پیش نظر کسانوں کو با اختیار بنایا جائے۔ اس سلسلے میں خوراک کی پروسیسنگ اور دیہی رابطے سمیت چھوٹے اور حاشیائی کسانوں سے لے کر مچھلی پالنے والے کسانوں، مویشی پالنے والے کسانوں تک، زراعت کے اندر متعلقین کے ایک وسیع اسپیکٹرم کے لئے رسائی کو یقینی بنانے کی غرض سے وسائل کے منصفانہ استعمال سے نہ صرف کاشت کاروں کا اعتراف کیا جاتا ہے اور انہیں اصل دھارے میں لایا جاتا ہے بلکہ زرعی قرض کے دائرے میں پٹے والے کاشت کاروں، مویشی پالنے والے لوگوں، مچھلیاں پالنے والے چھوٹے کاشت کاروں کو شامل کرنے کے لئے غیر روایتی طور سے تبدیلیاں بھی رونما ہوتی ہیں۔ اس واحد شعبے کی اہمیت کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیوں کہ یہ ملک کی 50 فی صد سے زیادہ ورک فورس کی کفالت کرتا ہے۔ زراعت سے متعلق شعبہ دیہی خوش حالی انتہائی بنیاد ہے جہاں 70 فی صد ہندوستان اب بھی بستا ہے۔

حکومت نے ایک واضح، نا قابل عمل رہنمایانہ خاکے سے کھیت کی پیداوار/ پیداواریت سے آمدنی کی شمولیت کے لئے تبدیلی کے سلسلے کے لئے ایک مالی منظوری کے ذریعے کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے کی بات کہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک منطقی پیش رفت ہے کہ زراعت سے متعلقہ شعبے سے نمٹنے کے لئے پروگرام کا ڈھانچہ روزی روٹی پیدا کرنے کے لئے فصل کی کٹائی کے بعد چیلنجوں کے سلسلے میں زراعت میں پیداوار سے آمدنی کی سیکورٹی کے لئے گزشتہ تین برسوں میں کیسے تیار ہوا ہے۔ ایک کسان کی معاشی حالت کو مستحکم کرنے کے لئے پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کا اعلان حکومت کے زمانہ کارکردگی کے دوسرے سال میں کیا گیا تھا۔ یہ یوجنا اب کسانوں کی 26.50 فی صد آبادی کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ اس لحاظ سے تبدیلی کا ایک ذریعہ بن گئی ہے کہ خریف 2017 میں غیر قرض والے کسانوں کے احاطے میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ زراعت میں پائیداری کو یقینی بنانے کے لئے چھوٹی آبپاشی، مٹی کی صحت اور نامیاتی کھیتی باڑی کے سلسلے میں اقدامات کئے گئے تھے۔ محض رسائی کو یقینی بنانے سے آگے، اس ذریعے کے فائدے مند استعمالات تلاش کرنے کے لئے مٹی کی صحت کے کارڈوں کے بارے میں بات چیت کا سلسلہ آگے بڑھا ہے۔ اب تک مٹی کی صحت کے 11.5 کروڑ کارڈ حکومت کے ذریعے ارسال کئے جا چکے ہیں۔ 470 مارکیٹوں کا رابطہ اب تک ای قومی زراعت مارکیٹ کے پلیٹ فارم سے جوڑا جا چکا ہے۔ مویشیوں کے شعبے کے لئے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر بھی گزشتہ بجٹوں میں ایک بڑھتا ہوا موضوع رہا ہے۔ دیہی بستیوں اور نتیجتاً زرعی مارکیٹوں تک رسائی کو بہتر بنانے کے لئے سڑکوں کے نیٹ ورک کا منظم طور سے منصوبہ بنایا گیا ہے۔ پی ایم کسان سمپدا یوجنا مالیات میں اضافے کے لئے پروسیسنگ اور فصل کی کٹائی کے بعد کے انتظام کے حامل بڑے پیداواری کلسٹروں کو مربوط کرنے کا حقیقی نظریہ ہے۔

شمولیت: توجہ نہ مرکوز کئے پر توجہ کرنا

2004 سے زراعت کے لئے بجٹ میں ادارہ جاتی قرض کے حجم میں باقاعدہ اضافہ میں گو علاقائی فرق اور ان کے مابین ترجیح کاری کے ساتھ زرعی قرض کی دستیابی اور آمد میں بہت زیادہ فروغ دیکھنے میں آیا ہے۔ سال 2018-19 کے لئے گیارہ لاکھ کروڑ روپے کے زرعی قرضہ کے نشانے سے کھیپ کی سطح کی پیداواریت میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ زراعت میں نجی سرمایہ کاری کے لئے زیادہ درکار زور دینے میں مدد ملے گی۔ لیکن اب تک یہ قرض ان کاشت کاروں کے لئے دستیاب تھا جن کے پاس ادارہ جاتی قرض سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی لائسنس یا زمینی دستاویز ملکیت ہیں جیسا کہ پٹے دار کاشت کاروں کو بینک قرض کے لئے اے پی لائسنس کے معاملے میں۔ اس انتظام کی وجہ سے زمینی پٹے پر کھیتی باڑی کا کام کرنے والی آبادی کا ایک وقیع حصہ پیچھے چھوٹ گیا ہے۔ اس بات کے پیش نظر کہ بیشتر معاملات کی اطلاع نہیں دی جاتی ہے، ملک میں

ٹیبل 1: وزارت زراعت اور ایم او ایف پی ائی کے لئے بجٹی تخصیص زر میں اضافہ

نمبر شمار	محکمہ/ زراعت	2016-17	2017-18	2018-19	فی صد تبدیلی
1	وزارت زراعت	44,500	50,264	57,600	15%
1.1	ڈی اے سی ایف ڈبلیو	36,912	41,105	46,700	14%
1.2	ڈی اے ایچ ڈی ایف	1,858	2,167	3,100	43%
1.3	ڈی اے آر ای	5,729	6,992	7,800	12%
2	خوراک کی پروسیسنگ کی صنعتوں کی وزارت	713	715	1,400	96%

لگان دار کاشت کاروں کی تعداد کا تخمینہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن تخمینوں سے پتہ چلا ہے کہ پٹہ دار کاشت کاروں کی تعداد میں گزشتہ برسوں میں اضافہ ہوا ہے اور ان میں سے ایک تہائی سے زیادہ کاشت کار بے زمین ہیں جب کہ تقریباً 56 فی صد کاشت کار حاشیائی زمین دار ہیں۔

مختلف این ایس ایس او سروے سے گزشتہ برسوں میں پٹہ دار کاشت کاروں میں نمایاں اضافے کا پتہ چلا ہے۔ وہ کچھ ریاستوں میں کل عملی زمینی پٹوں کے 25 فی صد حصے پر کاشت کرتے ہیں۔ (خاکہ ایک) دیگر دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ خالص لگان داروں (پٹے پر لے کر زمین جوتنے والے بے زمین کنبے) کے ذریعے پٹے پر لی گئی زمین میں 1991 سے ڈھائی گنا سے بھی زیادہ اضافہ ہوا ہے (1991 میں تقریباً 12.1 فی صد سے 2012-13 تک 30 فی صد)۔ کچھ ریاستوں میں یہ تعداد 2003 سے 2013 کے دوران دگنی ہوگئی ہے (خاکہ 2) خالص لگان داروں میں اس وقیع اضافے سے خوراک کی سیکورٹی حاصل کرنے کے سلسلے میں، قرض، راحت اور سرکاری پروگراموں کے لئے کسی بھی ترغیب کے بغیر بے زمین کنبوں کے تعاون کا کردار اجاگر ہوتا ہے۔ اس سے ادارہ جاتی قرض کے نیٹ ورک کے تحت بڑیہ اور سرگرمی سے تعاون کرنے والی کاشت کار آبادی کو شامل کرنے کے لئے واضح طور سے عمل قائم ہوا ہے۔ مرکزی بجٹ 2018-19 میں قرض تک رسائی کو شمولیاتی بنانے کے لئے مرکوز اعلان کیا گیا ہے۔ نیتی آیوگ سے کہا گیا ہے کہ وہ پٹے پر کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ کاشت والے، کاشت سے الگ اور غیر کاشت والے روزگار کے دیگر مواقع تک ان کی رسائی کو بہتر بنانے سمیت، ان کی معاشی پائیداری اور سماجی حیثیت میں اضافہ کرنے کے لئے فصلوں کے لئے قرضوں تک ان کی رسائی کو مستحکم بنا کر ان لگان دار کسانوں کو اصل دھارے میں لانے کے لئے نئے طریقے معلوم کرے۔

2018-19 کے اس بجٹ میں ایک اور سنگ میل اقدام کسان کریڈٹ کارڈ اسکیم کے تحت فصل قرضوں کی طرز پر مچھلی پالن اور مویشی پالن کا کام کرنے والے کاشت کاروں کو قرض کی سہولیات فراہم کر کے اس کی کلیت میں زراعت کا جائزہ لینے کے سلسلے میں ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مویشی پالن، ڈیری اور مچھلی پالن کے شعبے، چھوٹے، حاشیائی اور بے زمین کاشت کار کی حیثیت پر براہ راست طور سے اثر ڈالنے کی صلاحیت کے ساتھ زرعی جے وی اے کے تقریباً 27 فی صد حصے کا تعاون کرتے ہیں۔ اس شعبے کی اہمیت مویشی پالن، ڈیری اور مچھلی پالن کے محکمے کے لئے تخصیص زر میں 31 فی صد اضافہ سے

ٹیبل-2: زراعت اور زرعی کاروبار کے اہم شعبوں پر زیادہ توجہ

ترجیحی شعبہ	حکومت ہند کے پروگرام	2016-17	2017-18	2018-19	% change
خطرے سے نمٹنا	پی ایم فصل بیمہ یوجنا	11,051.00	10,699.00	13,000.00	22%
نامیاتی کھیتی باڑی	این ای ار کے لئے نامیاتی				
	مالیتی سلسلے کا فروغ	48.20	100	160	60%
زیادہ مالیتی اشیاء	باغبانی کے فروغ سے متعلق مشن	1,493.07	2,190.00	2536	16%
معیاری ساز وسامان اور ٹی او ٹی	بیج اور پودکاری	167.85	480.00	332.00	-31%
پودوں کا تحفظ	137.86	62.66	129.25	106%	
زرعی توسیع	590.46	821.00	1,020.00	24%	
کاشت کا نظام	366.93	776.71	1,165.29	50%	
آبی مثبت سرمایہ کاریاں	پی ایم کے ایس وائی				
	ہر کھیت کو پانی	439.8	1888	2600	79%
	پی ایم کے ایس وائی۔		1991.25	3000	33% 4000
	ہر کھیت کو پانی				
کسانوں کے لئے کم اخراجاتی قرض	کسانوں کے لئے کم				
	زرعی قرض	900000	1000000	1100000	10%
سفید انقلاب	مویشیوں سے متعلق مشن				
	ایل ایچ ڈی سی	1309.16	1632.97	2219.89	36%
نیلا انقلاب	مچھلی پالن کا مربوط فروغ	387.81	301.73	642.61	113%
پروسیسنگ اور مالیت کا اضافہ	پی ایم کسان سمپدا یوجنا	-	-	1313.08	-

بھی کافی طور سے منعکس ہوتی ہے۔ مویشی پالن اور مچھلی پالن کے بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کے لئے بہت زیادہ مطلوبہ سرمایہ کاری کی ضرورت 10,000 کروڑ روپے کی مجموعی رقم سے قائم دو نئے فنڈز سے پوری کی گئی ہے۔ دس کروڑ کنبوں کا احاطہ کرنے کے لئے صحت کے تحفظ کی قومی اسکیم کسانوں سمیت لاکھوں دیہی کنبوں کے لئے امید کی کرن ہوگی۔

مارکیٹ اور سب کے لئے معاوضہ جاتی قیمت

شمولیاتی ایم ایس پی: قیمت کے سلسلے میں مدد کے نظام کے تحت کم سے کم امدادی قیمت، اب تک ملک کی منتخب فصلوں اور علاقوں کے لئے محدود رہی ہے۔ ایم ایس پی کی ایک اور تنقید یہ رہی ہے کہ اکثر پیداوار کی لاگت کافی ترغیب فراہم نہیں کرتی ہے۔ اپنی نوعیت کے پہلے اعلان میں حکومت نے نیتی آیوگ کو ہدایت کی ہے کہ وہ کسانوں کے لئے ایم ایس پی کے مساوی آمدنی کی وصولی کو یقینی بنانے کے لئے متبادل نظام تجویز کرے۔ اکثر کسان کو زیادہ آمدنی حاصل کرنے کا کوئی بھی انتخاب نہ ہونے کی وجہ سے ایم ایس پی سے کم مارکیٹ کی قیمت پر اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ حکومت نے ایم ایس پی پر یا کسی دیگر نظام کے ذریعے پیداوار فروخت کرنے کے سلسلے میں اقدامات کرنے کے لئے آگے کی طرف قدم بڑھایا ہے تاکہ کم سے کم ایس ایس پی کے طور پر اعلان کردہ رقم کسان تک پہنچنے کو یقینی بنایا جائے۔ اس طرح کے ایک متبادل نظام کے طور پر ایم پی کی بھاونتر یوجنا کے بارے میں تھنک ٹینک کے حالیہ جائزے کے پیش نظر یہ اعلان ایک خوش آئند اقدام ہے۔ خود ایم ایس پی اب تک کسان کی پیداواری لاگت سے 50فی صد زیادہ پر ''اصولی طور سے'' مقرر کئے جانے کی جانب ایک اور قدم ہے۔ نیتی آیوگ سے کہا گیا ہے کہ وہ زراعت سمیت مختلف شعبوں میں مصنوعی اطلاع کے بارے میں کام کرے۔ اس سے بہتر منصوبہ بندی کے لئے وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے نیز مستقبل کی مانگوں کی بنیاد پر پیداوار کرنے کے سلسلے میں کسانوں کی رہنمائی کرنے میں مدد ملے گی۔

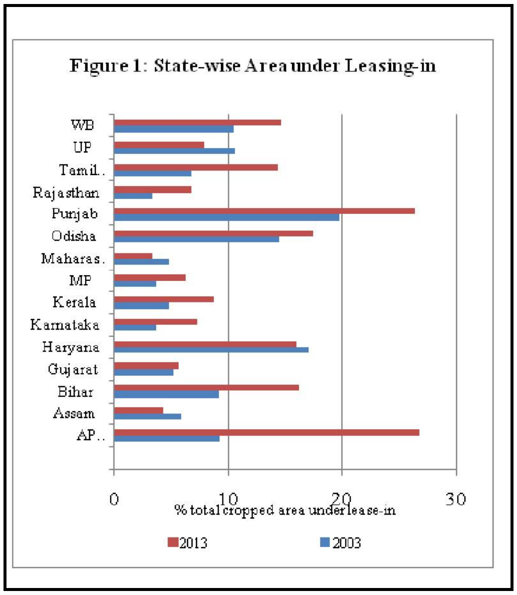

کھیت کے قریب مارکیٹ

کھیت میں فصل کی کٹائی کی قیمت اور ایم ایس پی کے درمیان وسیع فرق کی وجوہات میں سے ایک وجہ مارکیٹ تک رسائی کے سلسلے میں مجبوریاں ہیں۔ کل کاشت کاروں میں تقریباً85فی صد کاشت کاروں کا تعلق چھوٹے اور حاشیائی زمرے سے ہے۔ پیداوار کے کم پیمانے کی وجہ سے مارکیٹ تک ان کی رسائی محدود ہے۔ کسانوں اور تھوک مارکیٹوں کے درمیان رابطے کی عدم موجودگی مارکیٹ کے ایک قابل رسائی، لامرکز ڈھانچے کی تشکیل کی راہ میں حائل رہی ہے۔ حکومت نے اکٹھا کرنے، ڈھیر لگانے اور مقامی خردہ فروشی کے لئے کثیر مقصدی پلیٹ فارموں کے طور پر کام کرنے کے سلسلے میں 22000 دیہی موسمی مارکیٹوں کو بہتر بنا کر گرامین زرعی مارکیٹیں (جی آر اے ایم ایس) بنانے کے لئے 2000 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ دیہی سطح پر کسانوں کے لئے پیداوار کے بعد کی ابتدائی سرگرمیاں شروع کرکے ایک متحدہ قومی مارکیٹ کے تصور کے حصول کے لئے یہ گرامین زرعی مارکیٹوں کے ساتھ بستیوں کو جوڑنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

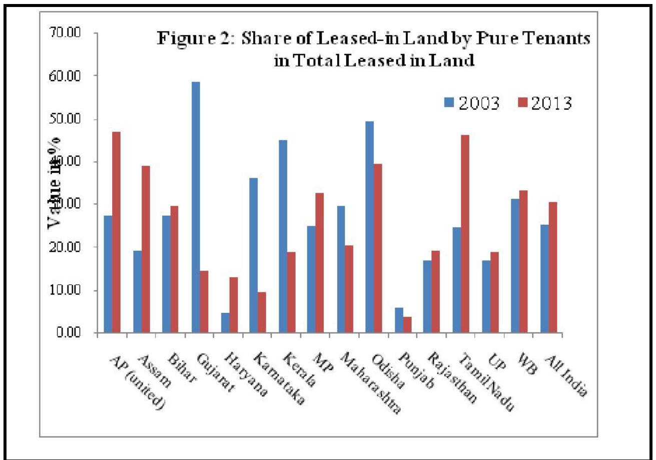

مالیاتی سلسلے کے نظام کا تعین کرنا

زرعی اور غیر زرعی دونوں قسم کی دیہی روزی روٹی پر ایک بے باک زور میں دیہی سطح کے معاوضہ جاتی مالیاتی سلسلے کے فروغ کے لئے لوازمات تیار کرنے، بنیادی ڈھانچے اور کسانوں کی سطح پر قیمت کے حصول پر غور کیا گیا ہے۔ ایک منتشر کردہ انداز میں زراعت کو فروغ دینے کے لئے کلسٹر پر مبنی نظریے پر واضح توجہ مرکوز کرنے سے امکانی طور سے مستقبل کے سرکاری اور نجی زرعی و کاروباری اقدامات کی بنیاد تشکیل پا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کسان پروڈیوسر کمپنیوں (ایف پی سی) کے ذریعے اجتماع ضروری انتظامی اور تکنیکی مدد کے ساتھ ساتھ، بصورت دیگر ایک علاحدہ کردہ شعبے کے لئے خصوصی مہارت اور پیمانہ وجود میں لانے کے سلسلے میں ایک غالب کردار کا حامل ہے۔ 100 کروڑ روپے سے کم کے کاروبار والی ایف پی سی کے لئے ٹیکس کی 100فی صد منہائی سے آگے چل کر یہ یونٹ اقتصادی طور سے پائیدار بنیں گی۔ ایف پی او زبھی سال بھر پیاز، آلو اور ٹماٹر (او پی ٹی) کی سپلائی کا انتظام کرنے کیلئے نئے شروع کردہ آپریشن گرینس کا سنگ میل بنتے ہیں۔ او پی ٹی فصلوں کے لئے زرعی لوجسٹکس،

پروسیسنگ کی سہولیات اور پیشہ ورانہ انتظام کو فروغ دینے کی غرض سے آپریشن گرینس کے لئے 500 کروڑ روپے کے ایک علاحدہ فنڈ کا استعمال کیا جائے گا۔

خوراک کی پروسیسنگ کے شعبے کے لئے تخصیص زر اتنی ہی اہم ہے، جتنی کہ یہ بالترتیب اشیاء سازی اور زراعت میں تقریباً 8.80 فی صد اور 8.30 فی صد جی وی اے کا تعاون کرنے کے لئے اہم ہے۔ یہ تخصیص زر 18-2017 میں 715 کروڑ روپے سے تقریبا دگنی کرکے 1400 کروڑ روپے کردی گئی ہے۔ تمام 24 بڑے خوراک پارکوں میں جانچ کرنے کی بنیادی ڈھانچے کی تشکیل اور برآمدات کی نرم کاری کے نشانہ شدہ اقدامات کے ذریعے ملک کی غیر استفادہ کردہ زرعی برآمداتی صلاحیت (70 ارب امریکی ڈالر) کا استعمال کئے جانے کا اشارہ دیا گیا ہے۔

زیادہ مالیاتی اشیاء

باغبانی نیز ادویاتی اور خوشبودار پودوں (ایم اے پی) جیسی زیادہ مالیاتی اشیاء کو اس بجٹ میں خصوصی توجہ ملی ہے تاکہ زرعی آمدنی میں اضافہ ہو۔ ملک میں ادویاتی جڑی بوٹیوں اور ادویاتی پودوں کی تخمینہ شدہ 8000 اقسام پائی گئی ہیں یہ بتایا گیا ہے کہ خوشبوؤں سے متعلق ہندوستانی مارکیٹ نے ماضی میں ایک مسلسل اضافے کا مظاہرہ کیا ہے۔ اکونومسٹس انٹلی جنس یونٹ نے ہندوستان میں عطر اور خوشبوؤں کی فروخت کی مالیت کا تخمینہ 3169 ملین امریکی ڈالر کے بقدر لگایا ہے۔ جب کہ آپریشن گرین سے باغبانی کی جلد خراب ہوجانے والی پیداوار کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ اس وابستہ کردہ صنعت میں ایم ایس ایم ای کے فائدے کے لئے ایم اے پی کی منظم کاشت کے سلسلے میں مدد کرنے کے لئے 200 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ زراعت میں مانگ اور سپلائی کی پیشین گوئیوں کے حلقے میں دیگر وزارتی متعلقین کے ساتھ نیتی آیوگ نے گزشتہ دو برسوں میں بہت زیادہ کام کیا ہے۔ بجٹی تجویز میں اس کے لئے ایک منظوری حوصلہ افزا ہے۔

قدرتی وسائل اور پائیداری

مرکزی بجٹ 19-2018 میں قیمت اور پیداواریت کی ترغیب کاری کو پائیداری کے جدید عناصر پر یکساں توجہ کے ساتھ ہوشیاری سے باہم وابستہ کیا گیا ہے۔ کسان پروڈیوسر تنظیموں کو ہر ایک 1000 ہیکٹر کے مجوزہ پیمانے کے ساتھ نامیاتی کھیتی باڑی کو فروغ دینے کے اقدامات کرنے کے قومی ذرائع کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ شمال مشرقی خطے کے لئے نامیاتی مالیاتی سلسلے کے فروغ کے لئے تخصیص زر میں 60 فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ شمال مشرقی خطہ کوتاہی کی وجہ سے زیادہ تر نامیاتی ہے نیز آسیان اور حکومت کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کے تحت نامیاتی پیداوار کی برآمدات کرنے کا بے مثل موقع فراہم کرتا ہے۔ پی ایم کے ایس وائی - ہر کھیت کو پانی اور پی ایم کے ایس وائی - فی قطرہ زیادہ فصل کے تحت آبی مثبت سرمایہ کاریوں میں سال 19-2018 کے لئے بالترتیب 38 اور 33 فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ پی ایم کرشی سینچائی یوجنا (پی ایم کے ایس وائی) اسکیم کے دائرے میں توسیع کی جائے گی تاکہ ان محروم کردہ اضلاع پر توانائیاں مرکوز کرکے زمینی پانی کی خراب ہوتی ہوئی صورت حال سے نمٹا جائے۔ 30 فی صد سے کم زمینی پٹوں کے لئے یقینی آبپاشی ملتی ہے۔ فصل کی بچی کچھی چیزوں کے ان کی جگہ پر ہی انتظام کے لئے مشینری کے سلسلے میں سبسڈی دینے کی غرض سے ریاستی سطح پر بین حکومتی تعاون کے ساتھ ایک خصوصی اسکیم کا اعلان بھی موسم سرما کے دوران دہلی میں ہوا کے خراب ہوتے ہوئے معیار کے ردعمل میں کیا گیا ہے۔

☆☆☆

ای گورننس کے معاملہ میں قابل تجدید اقدامات کے ذریعہ ملک نئے ہندوستان کی سمت بڑھ رہا ہے: مرکزی وزیر جتندر سنگھ

☆مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ ملک' ای گورننس کے معاملہ میں قابل تجدید اقدامات کے ذریعہ نئے ہندوستان کی سمت بڑھ رہا ہے۔ وہ حیدرآباد میں منعقدہ 2 روزہ قومی کانفرنس برائے ای گورننس سے خطاب کررہے تھے۔ جتیندر سنگھ نے کہا کہ شکایات کے ازالہ کے ذریعہ ملک میں معیار زندگی کو آسان بنایا گیا ہے۔ محمکہ تنظیمی اصلاحات کی جانب سے انجام دئے گئے کارناموں کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ پچھلے 3 برسوں کے دوران شکایات کے ازالہ کی شرح 90 فیصد رہی' جبکہ پچھلے 3 برسوں 2 لاکھ کے مقابلہ میں اس وقت 16 لاکھ شکایات کی ازالہ کیا گیا' جیسا کہ اس سلسلہ میں عوام کے اعتماد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ ملک کی آبادیاتی پروفائل کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے ریاستی حکومتوں پر زور دیا کہ سرکاری ملازمتوں کے لئے تحریری امتحانات اور انٹرویو کے طریقہ پر سختی سے قائم رہیں۔ وزیر نے اس موقع پر 8۔زمروں کے تحت 19 ا۔افراد میں ایوارڈس بھی تقسیم کئے۔ تلنگانہ ریاستی حکومت کے می سیوا 2.0 ورژن اور مدھیہ پردیش کے تعلیمی پورٹل کو اختراعیات کے لئے ایوارڈ دیئے گئے۔

رمیش کمار یادو/ روہت دیوجھا

کالے دھن کو ختم کرنے کے لئے

ٹیکس کا شفاف نظم ونسق

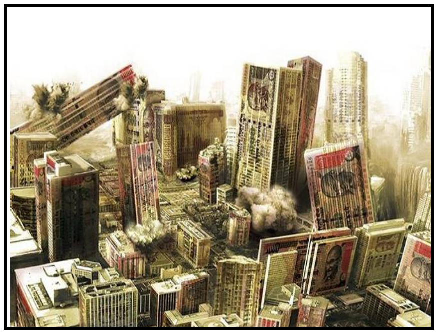

کالے دھن کے خلاف اس سخت حملے کو پورے سرکاری نظریے کے ساتھ برسوں جاری رہنے والی ایک مستقل لڑائی میں بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کا مقصد ''سووچھ دھن'' کے لئے ماحولیاتی نظام تشکیل دینا ہے تاکہ ہم سے ''ایمانداری کا اتسو'' مناسکیں۔ اطلاعاتی ٹکنالوجی کے استعمال میں اضافہ کرنا نیز انسانی وسائل کے فروغ کے سلسلے میں زیادہ وسائل (آج کے مقابلے میں) مختص کرنا کالے دھن کے خلاف اس لڑائی میں ٹیکس کے محکمے کی پائیدار کامیابی کی کلید ہیں۔

اول الذکر مضمون نگار دہلی میں انکم ٹیکس (سرمایہ کاری) کے پرنسپل ڈائریکٹر کے طور پر جب کہ آخر الذکر مضمون نگار دہلی میں انکم ٹیکس (سرمایہ کاری) کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر کام کررہے ہیں۔
rky1961@gmail.com
rohit@gmail.com

کالے دھن اور بدعنوانی کے خلاف لڑائی حکومت کی اعلی ترجیحات میں شامل ہیں۔ یہ سفر یکساں شدت سے جاری ہے، جو جسٹس ایم بی شاہ کی صدارت میں کالے دھن کے بارے میں خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) کے قیام کے ساتھ شروع ہوا تھا۔

کالے دھن سے نہ صرف خزانے پر اثر پڑتا ہے بلکہ اس سے سماج کا اخلاقی تانا بانا بھی خراب ہوتا ہے۔ کالے دھن سے بدعنوانی پیدا ہوتی ہے جو سماج کے لئے کینسر سے کم نہیں ہے۔ ان دونوں سے جمہوریت میں شہریوں کا بھروسہ ختم ہوجاتا ہے، تخلیقی اور اختراع کرنے کی جبلت کم ہوجاتی ہے۔ اس کی وجہ سے پورے ملک کی صلاحیت ضائع ہوجاتی ہے۔

2018 کے بجٹ میں کالے دھن کو ختم کرنے نیز ٹیکس کا ایک شفاف اور جواب دہ نظم ونسق لانے کے ایجنڈے کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ ایک شفاف اور منصفانہ نظم کی تشکیل کے سلسلے میں حکومت کے ذریعے کی گئی کوششوں کے نتیجے میں عالمی بینک کے ذریعے شائع کردہ ''کاروبار کرنے کی آسانی سے متعلق عدداشاریے میں ہندوستان کی درجہ بندی میں ایک قابل امتیاز تبدیلی آئی ہے۔ ہندوستان سرفہرست 100 لیگ توڑنے کے لئے 30 مقامات کودا ہے۔ جب کہ تمام دس ضمنی عدداشاریوں میں مثبت تبدیلی ریکارڈ کی گئی ہے، یہ بات دیکھنا اہم ہے کہ ''ٹیکس ادا کرنے'' کے زمرے میں زیادہ سے زیادہ تبدیلی حاصل کی گئی ہے جہاں ہندوستان نے 172 سے 119 کے لئے چھلانگ لگائی ہے۔

سبز کونپلیں

نوٹ بندی، جی ایس ٹی پر عمل درآمد وغیرہ جیسے تاریخی فیصلوں کی سبز کونپلیں پھوٹنا شروع ہوگئی ہیں۔ 2017-18 کے اقتصادی جائزے میں کہا گیا ہے کہ جی ایس ٹی سے پہلے کے نظام کے مقابلے میں جی ایس ٹی کے تحت منفرد غیر براہ راست ٹیکس دہندگان میں 50 فی صد اضافہ ہوا ہے نیز براہ راست ٹیکس کے محاذ پر نومبر 2016 سے انفرادی آمدنی ٹیکس جمع کرنے والے لوگوں میں تقریباً 1.8 ملین لوگوں کا اضافہ ہوا ہے۔

نوٹ بندی سے فوری طور سے گزشتہ سال میں 66.26 لاکھ کے مقابلے میں 88.51 لاکھ نئے ٹیکس دہندگان کا اضافہ کرنے میں مدد ملی ہے۔ آج ٹیکس دہندہ کی موثر بنیاد بڑھ کر 8.27 کروڑ ہوگئی ہے۔ آئی ٹی ڈی کے ذریعے کئے گئے اقدامات کے نتیجے میں نجی آمدنی ٹیکس کے سلسلے میں اوسط ٹیکس لچک میں موثر اضافہ ہوا ہے۔ ان دو برسوں سے پہلے کے ساتھ برسوں کے نجی آمدنی ٹیکس میں لچک کا اوسط 1.1 ہے۔ لیکن مالی سال 2016-17 اور 2017-18 (نظر ثانی شدہ تخمینے) کے لئے نجی آمدنی ٹیکس میں لچک بالترتیب 1.95 اور 2.11 ہے۔

نوٹ بندی کے بعد براہ راست ٹیکسوں کے مرکزی بورڈ کے ذریعے شروع کردہ آپریشن کلین منی (او

سی ایم) کے تحت تفصیلی تحقیقات کے لئے اعداد وشمار کے ذرائع، رشتوں کو یکجا کرنے اور فنڈ کی کھوج لگانے کو مربوط کرنے سمیت اعداد وشمار اور معلومات کا تجزیہ کرنے والے جدید ذرائع کا استعمال کر کے زیادہ خطرے والے افراد کی نشاندہی کی گئی تھی۔ یہ آپریشن دیانت دار ٹیکس دہندگان، شہریوں کے تعاون اور مثبت نتائج کے بارے میں ردعمل کے سلسلے میں معلومات، پر قائم ہے۔ من جملہ جملہ دیگر باتوں کے اس سے آئی ٹی ڈی ٹیکس دہندگان پر کم عمل آوری بوجھ کے ساتھ نشانہ شدہ جمع رقومات کی ای تصدیق کر سکتا ہے۔ پی آئی بی کی ایک پریس ریلیز میں نوٹ بندی کے اعداد وشمار پر مبنی نفاذ کی کارروائیوں میں کافی اضافے کو اجاگر کیا گیا ہے یعنی تلاشیوں کی تعداد میں 158 فی صد اضافہ (447 سے 1152 گروپ)، سروے میں 183 فی صد اضافہ (4 4 2 2 سے 12520) اور سروے کی کارروائی کے دوران پکڑی گئی غیر منکشف آمدنی میں 44 فی صد اضافہ (9659 کروڑ روپے سے 13920 کروڑ روپے)۔

بے نامی لین دین (ممانعت) سے متعلق ترمیم کردہ قانون 2016 کے تحت کارروائی

بے نامی لین دین (ممانعت) سے متعلق ترمیمی قانون 2016 کے ذریعے کردہ کے طور پر، بے نامی املاک کے لین دین کی ممانعت سے متعلق قانون 1988 میں سات سال تک کی سخت قید کے علاوہ، بے نامی املاک کی عارضی قرقی اور بعد میں قرقی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس ترمیم کردہ قانون میں اس بات کی توضیح میں وسعت پیدا کی گئی ہے کہ ایک بے نامی لین دین کیا کیا ہوتا ہے۔ آئی ٹی ڈی نے ملک بھر میں بے نامی کی ممانعت کے 24 وقف کردہ یونٹ قائم کئے ہیں۔ اس محکمے کے ذریعے کی گئی شدید کوششوں کی وجہ سے 900 سے زیادہ معاملات میں 3500 کروڑ روپے سے زیادہ کی املاک عارضی طور سے قرق کی جا چکی ہیں۔

غیر ملکی بینک کھاتوں میں کالے دھن کی لعنت کی روک تھام کرنا

تین تا دس سال کی سخت قید سمیت سخت تعزیری اہتمام کے ساتھ کالے دھن (غیر منکشف غیر ملکی آمدنی اور اثاثے) اور ٹیکس عائد کرنے سے متعلق قانون 2015 غیر ممالک میں چھپائے گئے کالے دھن سے موثر طور سے نمٹنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔ ٹیکس کی چوری کو منی لانڈرنگ کی روک تھام سے متعلق قانون 2002 (پی ایم ایل اے) کے تحت ایک اثباتی جرم قرار دیا گیا ہے۔ حکومت نے پناما اور پیراڈائز کے دستاویزات فاش ہو جاتے کے معاملات کی تیزی سے اور تال میل شدہ تفتیش کے لئے سی بی ڈی ٹی کے چیرمین کی صدارت میں ایک کثیر ایجنسی گروپ (ایم اے جی) تشکیل دیا ہے۔ گزشتہ تقریباً تین برسوں کے دوران ہندوستانیوں کے ذریعے غیر ملکیوں میں غیر قانونی طور سے رکھے گئے ہزاروں کروڑ روپے، متعدد رکاوٹوں کے باوجود، ٹیکس کے دائرے میں لائے گئے ہیں۔ ہندوستان نے 39 ملکوں کے ساتھ مجرمانہ امور کے سلسلے میں باہمی قانونی امداد کے معاہدوں کے علاوہ من جملہ دیگر باتوں کے ٹیکس کے امور کے بارے میں اطلاعات کے تبادلے کے لئے 148 ملکوں کے ساتھ ٹیکس سے متعلق معاہدے کئے ہیں۔ اس طرح کے معاہدوں کے نیٹ ورک کو مسلسل طور سے وسیع اور مستحکم کیا جا رہا ہے۔

غیر سرگرم کمپنیوں کے خلاف کارروائی

غیر انفرادی قانونی اداروں، خاص طور سے کمپنیوں کے غلط استعمال کی روک تھام آمدنی ٹیکس کے محکمے کی ایک بڑی تشویش رہی ہے۔ آسان کردہ کارپوریٹ طریقوں کا غلط استعمال کر کے گزشتہ عرصے میں غیر سرگرم یا بے حس و حرکت کمپنیاں کھمبیوں کی طرح وجود میں آئی ہیں۔ سیکڑوں کمپنیوں کا اندراج ایک ہی پتے پر کرایا جاتا ہے۔ امتیازی طور پر ان کے پاس کم سرمایہ ہوتا ہے جن میں ایک یا کوئی ملازم نہیں ہوتا ہے جن کے ایسے ڈائریکٹرس ہوتے ہیں جن کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ مزید برآں ایک فرد درجنوں سے زیادہ کمپنیوں کا ڈائریکٹر ہوتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں اس طرح کی غیر سرگرم یا بے حس و حرکت کمپنیوں نے جھوٹے بل تیار کرنے، مصنوعی سرمایہ حصص، مصنوعی قرض فراہم کرنے کا ایک نظام قائم کیا ہے نیز اس معاملے میں ان کا استعمال کسی بھی مالی لین دین کو مصنوعی بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ ان کی بڑی تعداد ہونے کی وجہ سے تمام غیر سرگرم یا بے حس و حرکت کمپنیوں کا پتہ لگانا انتہائی مشکل ہے اور جب پتہ لگ جاتا ہے تو ثبوت کے موجودہ معیارات کے تحت ان کی ناپاک اور غیر قانونی سرگرمیوں کو ثابت کرنا مشکل کام ہے۔

وزیر اعظم کے دفتر نے نفاذ کرنے والی مختلف ایجنسیوں کی مدد سے اس طرح کی کمپنیوں کے خلاف مہم کی نگرانی کرنے کے لئے مالیہ سیکریٹری اور سکریٹری، کارپوریٹ امور کی مشترکہ صدارت میں خصوصی ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) تشکیل دی ہے۔ قانون نافذ کرنے والی مختلف ایجنسیوں کے ذریعے ان کمپنیوں کے

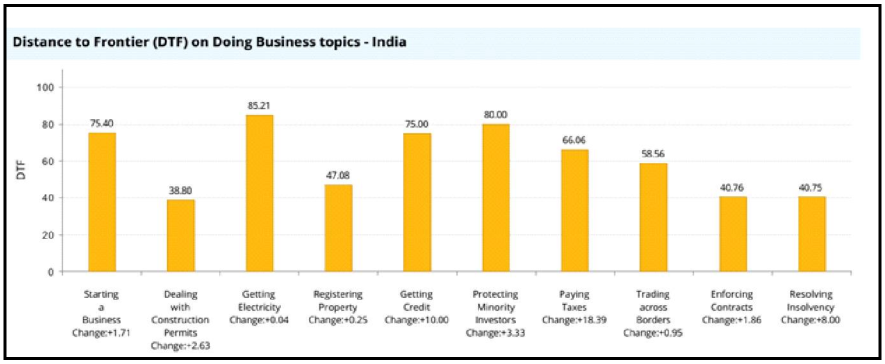

ماخذ: کاروبار کرنا، 2018۔ عالمی بینک

(ڈسٹنس ٹو فرنٹیئر (ڈی ٹی ایف) کے اقدام سے " صف اول کے لئے ہر ایک معیشت کے فاصلے کا پتہ چلتا ہے، جو تمام معیشتوں میں ہر ایک اشاریے میں دیکھی گئی بہترین کارکردگی ظاہر کرتا ہے)

خلاف تال میل کردہ کارروائی کی جارہی ہے۔ ملکی اور غیر ملکی غیر سرگرم یا بے حس وحرکت کمپنیوں کو ختم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان میں من جملہ دیگر باتوں کے، کالے دھن (غیر منکشف غیر ملکی آمدنی اور اثاثے) اور ٹیکس عائد کرنے سے متعلق قانون 2015 وضع کرنا، بے نامی لین دین (ممانعت) سے متعلق قانون 1988 میں ترمیم کرنا، آمدنی ٹیکس سے متعلق قانون 1961 میں ترمیم کرنا، تاکہ موثر انتظام کی جگہ (پی ایم ای ایم) کا نظریہ شروع کیا جائے اور کمپنیوں سے متعلق قانون میں ترمیم کرنا شامل ہیں تاکہ مفید ملکیت کی توضیح کو شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ضابطہ جاتی نگرانی میں اضافہ کرنے کے لئے ایک کمپنی کے لئے ابتدائی چندہ دہندگان کا کے وائی سی ''ایس پی آئی سی ای'' (الیکٹرانک طور سے کمپنی کو شامل کرنے کے لئے آسان کردہ پروفارما) کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایس پی آئی سی ای پلیٹ فارم کا استعمال کمپنیوں کو پی اے این تفویض کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کمپنیوں کے تمام ڈائریکٹروں کے لئے آدھار کو فروغ دینے کے لئے لازمی کیا گیا ہے۔

کارپوریٹ امور کی وزارت (ایم سی اے) نے غیر سرگرم اور بے حس وحرکت کمپنیوں کے خلاف ایک وسیع مہم شروع کی ہے۔ 2017 میں تقریباً 2.24 لاکھ کمپنیوں کو ختم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مزید 1.20 لاکھ کمپنیوں کے خلاف کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ ان کے بینک کھاتوں کے عمل نیز منقولہ اور غیر منقولہ املاک کی منتقلی پر پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ ان کمپنیوں کے بورڈ میں تقریباً 3.09 لاکھ ڈائریکٹرس اس کارروائی سے متاثر ہوئے ہیں۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ تقریباً 3000 افراد ہر ایک 20 سے زیادہ کمپنیوں میں ڈائریکٹر ہیں جو اس قانون کے تحت مقرر کردہ حد سے زیادہ ہے۔ جب کہ اس طرح کے افراد کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے، مجرمانہ دھوکے کے قصورواروں پائے گئے پیشہ ورافراد کا بھی مواخذہ کیا جارہا ہے۔ کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا جائزہ لینے، حساب کتاب کرنے کے معیارات'' تجویز کرنے اور خاطی پیشہ ورافراد کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کے لئے مالی رپورٹنگ سے متعلق قومی اتھارٹی (این ایف آر اے) قائم کی جارہی ہے۔ معلومات اور اعداد وشمار کے باقاعدہ اور از خود تبادلے کے لئے سی بی ڈی ٹی اور ایم سی اے کے درمیان ایک ایم او یو پر دستخط کئے گئے ہیں۔ اس سے ضابطہ جاتی مقاصد کے لئے بلا رکاوٹ پی اے این۔ سی آئی این (کارپوریٹ شناختی نمبر) اور پی اے این۔ ڈی آئی این (ڈائریکٹر شناختی نمبر) رابطہ مزید یقینی ہوگا۔

اس کے علاوہ حکومت نے پی ایم ایل اے کے تحت درج فہرست جرم کے طور پر کمپنیوں سے متعلق قانون کی دفعہ 447 کے تحت کارپوریٹ دھوکوں کو شامل کرنے کے لئے مالیے سے متعلق قانون 2018 کے ذریعے پی ایم ایل اے 2002 میں ترمیم کرنے کی غرض سے بل پیش کیا ہے تاکہ موزوں معاملات میں کمپنیوں کا رجسٹرار پی ایم ایل اے کے تحت انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے ذریعہ کارروائی کے لئے اس طرح کے معاملات کی اطلاع دے سکے۔

پروجیکٹ انسائٹ

حکومت نے بے جا مداخلت نہ کرنے والی اطلاعات پر مبنی ٹیکس کے نظام کے لئے اعداد و شمار اور معلومات حاصل کرکے نیز کاروبار کے تجزیوں کے ذریعے مالیے میں اضافے کرنے اور مالیے سے متعلق دھوکوں کی روک تھام کرنے کے لئے ٹکنالوجی شامل کرنے کا ایک وسیع پروگرام شروع کیا ہے۔ سی بی ڈی ٹی کا یہ پروجیکٹ انسائٹ (آئی این ایس آئی جی ایچ ٹی) ملک میں اعداد وشمار اور معلومات حاصل کرنے اور کاروبار کے تجزیوں کے سب سے بڑے پروجیکٹوں میں سے ایک پروجیکٹ ہے۔ قرین قیاس ہے کہ یہ پروجیکٹ 2018-19 میں پوری طرح شروع ہوجائے گا۔ اس پروجیکٹ کا مقصد ریٹرن داخل کرنے والے لوگوں کی نشاندہی کرنا، ری فنڈ سے متعلق دھوکوں کی روک تھام کرنا،

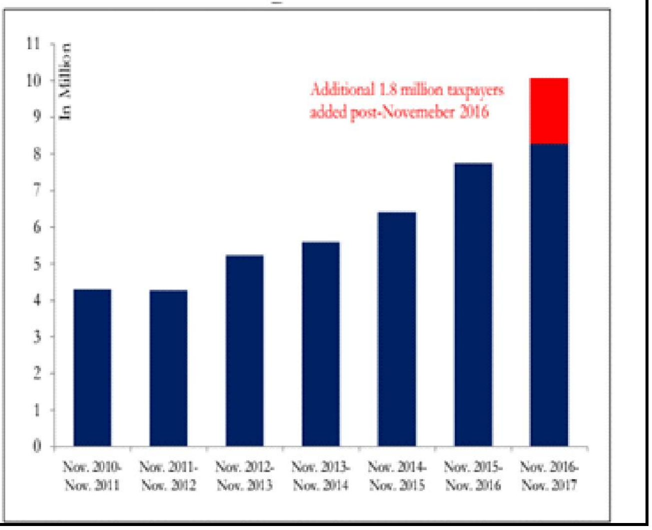

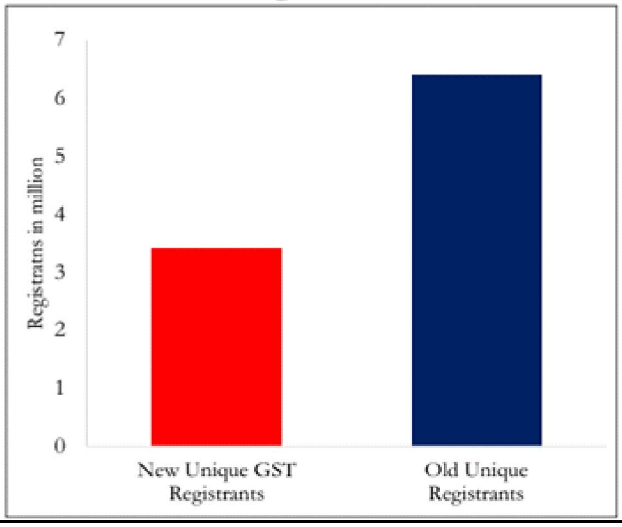

ماخذ: اقتصادی جائزہ 2017-18ھ

کٹوتیوں کے جھوٹے دعوؤں کی وجہ سے مالیے کے نقصان کو ختم کرنا اور رضا کارانہ عمل آوری کو فروغ دینا ہے۔ انسائٹ ریٹرن داخل نہ کرنے کی 60 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی پہلے ہی نشاندہی کر چکا ہے جس کے نتیجے میں ٹیکس میں 26425 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم جمع ہوئی ہے۔

بجٹ 2018-19

حکومت کے صاف ستھری معیشت کے ایجنڈے پر براہ راست ٹیکسوں سے متعلق اس سال کی تجاویز کا انقلابی اثر ہوگا۔ بجٹ تجاویز میں من جملہ اور باتوں کے طویل مدتی سرمایہ جاتی فائدے (ایل ٹی سی جی) کو معقول بنانا، ٹرسٹ کے ڈھانچے کے غلط استعمال کی روک تھام کرنا اور کمپنیوں کے ذریعے آئی ٹی آر لازمی طور سے داخل کرنا شامل ہیں۔

ٹیکس عمل آوری

اس بجٹ میں ٹیکس کی عمل آوری پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ اس مالیاتی بل میں ریٹرن داخل نہ کرنے کے لئے ایک کمپنی کے خلاف مقدمہ چلانے کی کارروائیوں سے متعلق اہتمام میں ترمیم کی گئی ہے۔ موجودہ اہتمام میں اس طرح کے ایک جرم کے لئے ایک شخص پر مقدمہ چلانے کے لئے کم سے کم 3000 روپے کے قابل ادائیگی ٹیکس کی شرط ہے۔ اب اس حقیقت کے لحاظ سے بغیر کہ آیا ایک کمپنی کے ذریعے کوئی ٹیکس قابل ادائیگی ہے یا نہیں، اسے لازمی طور سے ریٹرن داخل کرنا ہوگا یا مقدمے کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس اہتمام سے کمپنیوں کے ذریعے عمل آوری کو فروغ ملے گا۔ یہ غیر سرگرم یا بے حس و حرکت کمپنیوں کے کھمبیوں کی طرح وجود میں آنے کے خلاف ایک موثر مزاحمت ہوگی۔

ایل ٹی سی جی کو معقول بنانا

آمدنی ٹیکس کے محکمے کی تاریخ میں ایل ٹی سی جی سے ٹیکس سے چھوٹ سب سے زیادہ غلط استعمال کردہ اہتمام میں سے ایک رہی ہے۔ غیر رواں پنی اسٹاکس میں سرمایہ کاری کے ذریعے جھوٹے ایل ٹی سی بی کے طور پر ہزاروں کروڑوں روپے کا دعویٰ کیا گیا ہے تا کہ کالے دھن پر آمدنی ٹیکس سے بچا جائے۔ افراد نے کچھ آپریٹروں کے ساتھ ملی بھگت میں غیر حقیقی ایل ٹی سی جی کی شکل میں اپنا غیر حساب شدہ پیسہ باہر نکالا ہے جنہوں نے اسٹاک ایکس چینج میں اس طرح کے پنی اسٹاکس کی خرید و فروخت کا انتظام کیا ہے۔

اس کے علاوہ اپنی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ ایل ٹی سی جی سے ٹیکس کی چھوٹ کی وجہ سے ایک ایسا نظام پیدا ہوا ہے جس میں جعلی طور سے اشیاء سازی کے خلاف رجحان ہے نیز جس سے مالی اثاثوں کے لئے سرمایہ کاری کے میلان کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ درج فہرست حصص اور یونٹوں سے مستثنیٰ سرمایہ جاتی فوائد کی کل رقم مالی سال 2016-17 کے لئے جمع کردہ ریٹرنوں کے مطابق تقریباً 367000 کروڑ روپے ہے۔ اس فائدہ کا بڑا حصہ کارپوریٹس اور ایل ایل پی کو ملا ہے۔ اس کی وجہ سے بھی ٹیکس کی بنیاد میں کافی کٹاؤ ہوا ہے جس کے نتیجے میں مالیے کا نقصان ہوا ہے۔ اس مسئلے میں ان استثنات کی وجہ سے پیدا ہوئے ٹیکس آربٹریج کے مواقع سے غلط طریقے سے فائدہ اٹھانے کے سبب مزید اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ کچھ برسوں میں آمدنی ٹیکس کے محکمہ اور ان افراد میں خوب چلتی رہی ہے جنہیں جھوٹ موٹ کے ان لین دینوں سے فائدہ ہوا تھا۔ خزانے کے سابق وزیر مملکت جناب سنتوش گنگوار نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ آئی ٹی کے محکمے نے سیبی (ایس ای بی آئی) کو ایسی 140 سے زیادہ منفرد کچی رسیدیں بھیجی ہیں جو بظاہر جوڑ توڑ کی گئیں پائی گئی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ آئی ٹی محکمے سے موصولہ معلومات کی بنیاد پر نیز نگرانی کے خود اپنے نظاموں کے ذریعے بھی سیبی نے اس طرح کی تیرہ کمپنیوں کے معاملے میں سیبی سے متعلق قانون 1992 کی دفعہ 11 (بی) کے تحت احکامات صادر کئے تھے نیز 1336 اداروں کو ممنوع کیا تھا۔

یہ حصص عام طور سے نجی پلیسمنٹس کے ذریعے تفویض کئے گئے تھے۔ غیر حقیقی ایل ٹی سی جی کی اس لعنت کی روک تھام کرنے کی غرض سے 2017-18 کے بجٹ کے ذریعے حکومت نے ایل ٹی سی جی سے استثنا صرف ان معاملات کے لئے محدود کیا ہے جہاں کچھ استثنات کی شرط کے ساتھ سیکورٹی لین دین ٹیکس (ایس ٹی ٹی) کی حصولی کے وقت ادا کر دیا گیا تھا۔ ایل ٹی سی جی کے سلسلے میں ٹیکس کے نظام کو معقول بنانے کی غرض سے اس سال کے بجٹ میں وزیر خزانہ نے کسی بھی اشاریہ کاری کے فائدے کی اجازت دیئے بغیر دس فی صد کی شرح سے ایک لاکھ روپے سے تجاوز کرنے والے ایل ٹی سی جی پر ٹیکس لگانے کی تجویز پیش کی ہے۔ یلکن 31 جنوری 2018 تک تمام فوائد کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔

بعید اور لاشخصی ای تشخیص اور تعین

ایک شفاف اور جواب دہ ڈھانچے کے سلسلے میں حکمرانی کے ڈھانچے کی کوئی بھی پائیدار تبدیلی اختیار تمیزی کی گنجائش کو منضبط کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ موثر اور اہل ہونے کے علاوہ ایک شفاف اور جواب دہ نظام تشکیل کرنے کے سلسلے میں ای حکمرانی کا ذریعہ برتنے میں بہت سہل ہوتا ہے۔ آئی ٹی ڈی خدمات کی فراہمی کے لئے ای حکمرانی کے ذرائع استعمال کرنے کے شعبے میں پہلا رہنما رہا ہے۔ ای ٹی ڈی ایس، آمدنی ٹیکس کے ریٹرن الیکٹرانک طور سے داخل کرنے، ری فنڈ بینکر، ٹیکسوں کی ای ادائیگی، مرکزی پروسیسنگ مرکز نیز ای تشخیص اور تعین جیسی اسکیموں سے نہ صرف اس شخص کے لئے عمل آوری کے اخراجات کم ہوئے ہیں جس کی آمدنی کی تشخیص اور تعین کیا گیا ہے بلکہ مذکورہ شخص کے لئے ٹیکس کا ایک سازگار، شفاف اور منصفانہ انصرام کرنے کے سلسلے میں محکمہ کو بھی مدد ملی ہے۔

وزیر خزانہ نے وزارت خزانہ سے وابستہ مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ گزشتہ سال 97 فی صد آئی ٹی آر الیکٹرانک طور سے داخل کئے گئے تھے، جن میں سے 92 فی صد ریٹرن 60 دنوں کے اندر جاری کر دیئے گئے تھے۔ اس سے آئی ٹی محکمے کے ذریعے تعینات کردہ ای ذرائع کی کامیابی کا پتہ چلتا ہے۔

حکومت نے تجرباتی بنیادی پر 2016 میں ای تشخیص اور تعین کا عمل شروع کیا تھا اور 2017 میں

102 شہروں کے لئے اس کی توسیع کی تھی۔ اس کا مقصد من جملہ دیگر باتوں کے آئی ٹی محکمے اور ٹیکس دہندگان کے درمیان ملاقات اور تفاعل کم کرنا ہے۔ اس بجٹ میں وزیر خزانہ نے ملک بھر میں ای تعین اور تشخیص کا عمل شروع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ٹیکس دہندگان اور ٹیکس انتظامیہ کے درمیان تفاعل کو کم سے کم کرنے کے ایجنڈے کے سلسلے میں مزید آگے بڑھتے ہوئے وزیر خزانہ نے تشخیص اور تعین کے لئے ایک نئی اسکیم مشتہر کرنے کے لئے آمدنی ٹیکس سے متعلق قانون 1961 میں ترمیم کرنے کی تجویز پیش کی ہے جس میں تشخیص اور تعین کا عمل الیکٹرانک طریقے سے کیا جائے گا جس سے شخص سے شخص کے رابطے کا سلسلہ تقریباً ختم ہو جائے گا جس کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ کارکردگی اور شفافیت آئے گی۔

بعد اور لا شخصی تشخیص اور تعین کے مجوزہ طریقے کی قطعی توضیح ابھی افشا نہیں کی گئی ہے۔ لیکن اس مالیاتی بل میں اس اختراعی اقدام کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ ٹکنالوجی اس پروجیکٹ کو ممکن بنانے کا بڑا ذریعہ ہوگی جس کا مقصد کارروائیوں کے سلسلے میں تشخیص اور تعین کرنے والے افسر نیز تشخیص اور تعین کئے جانے والے شخص کے درمیان ملاقات اور تفاعل کو ختم/کم سے کم کرنا نیز پیداوار کی بڑھتی ہوئی سطح کے ذریعے حاصل کردہ اخراجات میں متناسب بچتوں اور عملی خصوصی مہارت کے ذریعے وسائل کا زیادہ سے زیادہ موثر استعمال کرنا ہے۔ بہت سی غیر ملکی ٹیکس انتظامیہ مثلاً برطانیہ زیادہ تر ٹیکس دہندہ کے ساتھ بعید اور لاشخصی ملاقات اور تفاعل کے عمل کے حامل ہیں۔ جانچ پڑتال کے سلسلے میں پوچھ گچھ تشخیص اور تعین کئے جانے والے شخص کے ساتھ تفاعل کئے بغیر دور دراز مقامات پر مختلف ٹیموں کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ ٹیکس دہندہ کے ساتھ دور اور لاشخصی ملاقات اور تفاعل سے نہ صرف ٹیکس انتظامیہ میں ٹیکس دہندہ کے اعتماد میں اضافہ ہوگا بلکہ اس سے جانچ پڑتال کے عمل کے خلاف ان کی شکایات بھی ختم ہو جائیں گی۔

ٹرسٹ کے ڈھانچے کے غلط استعمال کی روک تھام

کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) آف انڈیا نے جولائی 2016 سے نومبر 2016 کی مدت کے دوران 16-2015 میں صحتی دیکھ بھال کے نجی شعبے کی تشخیص اور تعین سے متعلق کارکردگی کا محاسبہ کیا تھا اور ٹرسٹوں کے ذریعے ٹیکس استثنات کے مبینہ غلط استعمال کو اجاگر کیا تھا۔ ٹیکس کے موجودہ نظام کے تحت، ٹرسٹوں اور دیگر خیراتی اداروں کی آمدنی اس صورت میں مستثنیٰ ہے اگر ان تنظیموں کے ذریعے کمائی گئی آمدنی کا استعمال ان کے مقررہ مقصد کے سلسلے میں کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ سال بجٹ میں نقد رقم کے اس عطیے کی حد 10,000 روپے سے کم کرکے 2000 روپے کر دی گئی تھی جو خیراتی تنظیموں کے ذریعے وصول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن نقد رقم کے اخراجات کے سلسلے میں ٹرسٹوں اور اس طرح کے اداروں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ٹرسٹوں سے نقد رقم کے اخراجات کی شکل میں کچھ رقم غیر قانونی طور سے یا بے ایمانی سے اپنے تصرف میں لانے کے لئے اس اہتمام کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ نقد رقم کے اخراجات کی محاسبہ جاتی کھوج کو مسلم کرنا مشکل ہے۔ نقد رقم کی معیشت پر قابو پانے اور ٹرسٹ کے ذریعے فنڈس کے غلط استعمال کی روک تھام کرنے کی غرض سے اس سال کے بجٹ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ نقد رقم میں 1000 روپے سے تجاوز کرنے والی ادائیگیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی نیز یہ ادائیگیاں ٹیکس سے مشروط ہوں گی۔ مزید برآں ان اداروں کے ذریعے ٹی ڈی ایس عمل آوری کو بہتر بنانے کی غرض سے اس بجٹ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ٹی ڈی ایس کی غیر کٹوتی کے معاملے میں اس رقم کے 30 فی صد کی اجازت نہیں دی جائے گی نیز اس پر ٹیکس لگایا جائے گا۔

بہت سی این جی اوز کے پاس پی اے این نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے عہدیداروں کے پاس بھی پی اے این نہیں ہے۔ چناں چہ ان کی آمدنی اور اخراجات کا محاسبہ آئی ٹی ڈی کے دائرہ کار اور وسعت سے باہر رہتا ہے۔ ان اداروں کو ٹیکس کے نظام کے تحت لانے کی غرض سے اس بجٹ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ایک فرد نہ ہونے کی وجہ سے ہر ایک اس ادارے کے لئے ایک پی اے این کے لئے درخواست دینا ضروری ہوگی جس نے ایک مالی سال میں 2.50 لاکھ روپے یا اس سے زیادہ کی رقم کا لین دین کیا ہے۔ یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ اس طرح کے اداروں کے ڈائریکٹرس، ساجھے دار، صدر افسران، عہدیدار یا اس طرح کے اداروں کی جانب سے کام کرنے کے مجاز افراد بھی ایک پی اے این کے لئے درخواست دیں گے۔

میلوں جانا ہے

عزت مآب وزیر اعظم کی ایما پر گزشتہ سال نومبر میں سی بی ڈی ٹی کے ایک رکن کی کنوینر شپ میں اور مستقل مدعو شخص کے طور پر چیف اقتصادی مشیر کے ساتھ ایک چھ رکنی ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے تاکہ آمدنی ٹیکس سے متعلق قانون 1961 پر نظر ثانی کی جائے نیز ملک کی اقتصادی ضروریات، مختلف ملکوں میں رائج براہ راست ٹیکس نظام اور بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق براہ راست ٹیکس سے متعلق ایک نئے قانون کا مسودہ تیار کیا جائے۔ مختلف ماہرین پر مشتمل اس کمیٹی کے لئے یہ بات لازمی کی گئی ہے کہ وہ چھ مہینے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے۔

کالے دھن کے خلاف اس سخت حملے کو پورے سرکاری نظریے کے ساتھ برسوں جاری رہنے والی ایک مستقل لڑائی میں بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کا مقصد ''سوچھ دھن'' کے لئے ماحولیاتی نظام تشکیل دینا ہے تاکہ ہم سے ''ایمانداری کا اتسو'' منا سکیں۔ اطلاعاتی ٹکنالوجی کے استعمال میں اضافہ کرنا نیز انسانی وسائل کے فروغ کے سلسلے میں زیادہ وسائل (آج کے مقابلے میں) مختص کرنا کالے دھن کے خلاف اس لڑائی میں ٹیکس کے محکمے کی پائیدار کامیابی کی کلید ہیں۔

☆☆☆

کیا آپ جانتے ہیں؟

سونے کی قدر کو پیسوں میں تبدیلی اسکیم

سال 2018-19 بجٹ کے اپنے خطاب میں وزیرخزانہ نے کہا تھا کہ حکومت قیمتی دھات کو اثاثوں کے زمرے میں رکھنے کی غرض سے سونے سے متعلق ایک مربوط پالیسی وضع کرے گی۔ سونے کو پیسوں کی قدر میں تبدیل کرنے کی اسکیم کے تحت لوگ آسانی سے گولڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ ہی کھول سکتے ہیں۔ حکومت ملک میں سونے کے گولڈ ایکس چینج بھی قائم کرے گی جو صارفین کی سہولت اور بہتر کاروباری خصوصیات کے حامل ہوں گے۔ گولڈ ایکس چینج قیام سونے کے کاروبار کو شفافیت اور پیشہ ورانہ صلاحیت کے ساتھ بین اقوامی طریقہ کار کا حصہ ہے۔ اس سے نہ صرف سونے کے کاروبار سے جڑے بچولیوں سے نجات ملے گی بلکہ اس صنعت کو پختگی عطا ہوگی اور وہ جدید ڈیجیٹل طریقہ کار کی حامل ہوگی۔ ہندوستان کے دیہی علاقوں میں بھی اس قیمتی دھات کا کاروبار آسان اور منافع بخش ہوگا۔ سونے کے اصراف کے لحاظ سے دیہی ہندوستان میں 63فی صد کھپت ہوئی ہے۔ بچولیے بنا کسی حساب کتاب کے نقد لین دین کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو اب محض ماضی بن کررہ جائے گی۔

مرکزی حکومت نے گولڈ منی ٹائزیشن اسکیم یعنی سونے کی پیسوں کی قدر میں تبدیلی کی اسکیم 2015-16 کے مرکزی بجٹ میں پیش کی تھی۔ اس کا مقصد گھروں میں رکھے سونے کو محفوظ کرنے کے ساتھ اس کے استعمال کو کارآمد بنانا تھا۔ اس کا اہم مقصد ملک میں سونے کی طلب کو کم کرکے اس کی درآمد کو کم کرنا ہوگا۔ ہندوستان چین کے بعد دنیا میں سونے کا سب سے بڑا اصارف ہے۔

سونے کی قدر کو پیسوں میں تبدیل کرنے کی اسکیم سے کھاتہ دار اپنے کھاتوں میں جمع دھات پر سود بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ جب سونے کی دھات کھاتے میں جمع کرادی جاتی ہے، اسی دن سے اس پر سود کی آمدنی شروع ہوجاتی ہے۔ سونے کی قدر کو پیسوں میں تبدیل کرنے کی اسکیم کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

سونے کو محفوظ کرنے کی سہولت: اس اسکیم کے تحت سونا صرف محفوظ نہیں ہوجاتا بلکہ کھاتے میں جمع قیمتی دھات کو کھاتہ دار میعاد پوری ہونے پر پیسہ کی شکل میں یا سونے کی شکل میں واپس لے سکتا ہے۔ ہندوستان میں روایت ہے کہ لوگ اس قیمتی دھات کو بینک کے لاکروں میں جمع رکھتے ہیں اور

لاکر کی خدمات کے لئے سالانہ فیس بھی ادا کرتے ہیں۔ سونا لاکر سے اسی وقت نکالا جاتا ہے جب شادی وغیرہ کے موقع پر اس کو پہننا ہوتا ہے یا فروخت کرنا ہوتا ہے۔

بے پڑے ہوئے سونے کا استعمال: پرانا یا استعمال میں نہ آنے والا سونا گھروں یا بینک لاکروں میں بے کار پڑا رہتا ہے۔ یہ سونا بے کار پڑا رہتا ہے جس کا کوئی کارآمد استعمال نہیں ہے۔ اس کو فروخت کرنے پر بھی آپ کو اس وقت کی قیمت کے حساب سے پیسے مل جاتے ہیں۔ سونے کی قدر کو پیسوں میں تبدیل کرکے اسکیم سے نہ صرف سود کی آمدنی ہوتی ہے بلکہ کھاتے دار کو معیار پوری ہونے پر پیسوں میں اس کی قدر حاصل کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور اس کے سونے کی بڑھی ہوئی قیمت حاصل ہوتی ہے۔

جمع کرنے کی سہولت: گولڈ منی ٹائزیشن اسکیم کے تحت سونا کسی بھی شکل میں جمع کرایا چار گنا چاہئے وہ زیورات کی شکل میں ہیں۔ جواہرات، سکوں یا سونے کی چھڑوں کی شکل میں۔ ٹکیوں جڑے سونے کو جمع کرانے کی اجازت نہیں ہے۔

مقدار میں لچک: گولڈ منی ٹائزیشن اسکیم کے تحت کسی بھی معیار یعنی قیراط کا کم از کم گرام سونا جمع کرانے کی اجازت ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ حد کوئی بھی ہوسکتی ہے۔

روایتی میعاد: اس اسکیم کے تحت جمع کرانے کے لئے تین طرح کے میعاد دستیاب ہیں جن میں ایک تا تین سال کی قلیل مدتی میعاد شامل ہے۔ میعاد پوری سے پہلے جمع سونا نکالنے پر معمولی سا جرمانہ دینا ہوگا۔

دلکش شرح سود: ایسی شئے کے لئے جو گھروں یا بینک لاکروں میں بے کار پڑی رہتی تھی، اس قیمتی دھات پر صرف اعشاریہ پانچ فی صد سے لے کر دو اعشاریہ پانچ فی صد کی شرح سود حاصل کی جاسکتی ہے جس کا انحصار جمع میعاد پر ہوگا۔ قلیل مدتی میعاد پر متعلقہ بینک شرح سود طے کرے گا جب کہ اوسط اور طویل مدت کے لئے شرح سود مرکزی حکومت طے کرے گی۔

سود کے تعین میں تنوع: گولڈ منی ٹائزیشن اسکیم کے تحت قلیل میعاد کے لئے سود کا تعین پیسے کی شکل میں نہیں کیا جاتا۔ سود سونے کی شکل میں گرام میں ادا کیا جاتا ہے۔ اگر شرح سود ایک فی صد سالانہ ہے تو ان کو 1.2 گرام سونے پر ایک گرام سود ملے گا۔ البتہ وسط مدتی اور طویل مدتی کھاتوں میں سود کا تعین سونا جمع کرائے وقت اس کی قدر کے حساب سے روپیوں کی شکل میں کیا جاسکتا ہے۔

سونے کے خالص ہونے کی تصدیق: جمع کئے جانے والے سونے کے خالص ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے ملک بھر میں 330 جانچ مراکز کو منظوری دی گئی ہے۔ یہ مراکز آپ کا سونا لے کر اس کی مقدر کی رسید آپ کو دیں گے جو بینک میں سونا جمع کرنے پر آپ کو اسکیم کا سرٹی فیکیٹ فراہم کرایا جائے گا۔

ٹیکس میں رعایت: سونے کی قدر کو پیسو میں تبدیل کرنے کی اسکیم کے تحت حاصل منافع پر سرمایہ کے اضافہ یا دیا جانے والا ٹیکس یعنی کیپٹل گین ٹیکس لاگو نہیں ہوگا۔ سرمایہ میں اضافہ دولت ٹیکس اور آمدنی ٹیکس سے بھی مستثنی ہے۔

☆☆☆

دانش اے ہاشم/ ورشا کماری

مرکزی بجٹ 2018-19:

ایز آف ڈوئنگ بزنس اقدامات کی تفہیم

مرکزی بجٹ برائے سال 2018-19 سے لوگوں کو جن شعبوں میں سب سے زیادہ توقعات تھیں، ان میں سے ایک اہم متعلقہ ایز آف ڈوئنگ بزنس (ای او ڈی بی) ہے جس پر گزشتہ چند برسوں میں مرکزی حکومت نے سب سے زیادہ توجہ دی ہے۔ ایز آف ڈوئنگ بزنس میں سدھار سے متعلق حکومت کے ایجنڈے کے پیچھے کارفرما مقاصد میں سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ ان میں سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے عمل میں موجودہ پیچیدگیوں کو ختم کرنا اور عمل کو سہل تر بنانا ہے۔ اس ضمن میں مرکزی حکومت نے تجارتی حلقے کے مختلف مرحلوں میں کل قرضوں کو دور کرنے کے مقصد سے اصلاحات کے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ ایز آف ڈوئنگ بزنس کے محاذ پر رونما ہونے والی مثبت پیش رفت میں صرف ایک دن میں کمپنی انکارپوریشن، جی ایس ٹی کے تعارف کے ذریعے بلاواسطہ عمل درآمد کی سہل کاری اور

تجارتی اصلاحات میں عدم دلچسپی یا وسائل میں کمی کے سبب بنیادی طور پر ایز آف ڈوئنگ بزنس کے تعلق سے ڈی آئی پی پی کی درجہ بندی میں ناقص درجہ والی ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو پالیسی سمت فراہم کرنے کا بھی نادر موقع رہے گا۔ تاہم یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اس ضمن میں ابھی تک بہتر نتائج حاصل نہیں کئے جاسکے ہیں لیکن قوی امید ہے کہ ایز آف ڈوئنگ بزنس اصلاحات کو بجٹ 2018-19 کی تکمیل سے قبل انجام دیا جاسکے گا۔

قرض کی عدم ادائیگی کی حالت اور بینک دیوالیہ پن سے متعلق ضابطے یعنی انسولیونسی اینڈ بینکرپسی کوڈ (آئی بی سی) کے نفاذ کے لئے دیوالیہ معاملات کا تازہ ترین تصفیہ شامل ہے۔

مرکز نے اس کے ساتھ ہی ریاستوں کے درمیان وفاقی مسابقت کے جذبے کو فروغ دینے کے بھی اقدامات کئے ہیں جس کے تحت ریاستی حکومتوں کو محنت، اراضی، معائنے اور تنازعات تصفیہ جیسے متعدد شعبوں میں تجارتی اصلاحات متعارف کرانے کی تحریک دی گئی ہے۔ ان اقدامات کے صنعت کے زمرے میں مثبت نتائج برآمد ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ عالمی بینک نے ایز آف ڈوئنگ بزنس سے متعلق حال ہی میں اپنی تازہ کردہ رپورٹ شائع کی ہے۔

رپورٹ کے مطابق اس زمرے میں کارکردگی کے اعتبار سے ہندوستان نے عالمی درجہ بندی میں 30 پائیدان کی زبردست چھلانگ لگائی ہے۔ سال 2018 میں 190 ممالک کی درجہ بندی میں ہندوستان گزشتہ برس 130ویں مقام پر تھا۔ وزیراعظم نے ہندوستان کو آئندہ دو برسوں میں سرفہرست 50 ممالک میں شامل کرنے کا عزم کیا ہے۔ اس ضمن میں حال ہی میں پیش کئے گئے بجٹ میں کی گئی نئی تجاویز سے اس ضمن میں چند اقدامات سے اہم پیش رفت کی توقع کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں یہ امید اور توقع بھی کی جارہی ہے کہ مرکزی بجٹ ایز آف ڈوئنگ بزنس اصلاحات کے غیر تکمیل ایجنڈے سے متعلق ایک فیصلہ کن پالیسی سمت اور آگے کی حکمت عملی کے تعین کی راہ ہموار کرے گا۔

توقعات کے اعتبار سے بجٹ میں ایز آف ڈوئنگ بزنس کے متعدد اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ موجودہ مرکزی بجٹ میں ایز آف ڈوئنگ بزنس سے متعلق جو تجاویز کا اعلان کیا گیا ہے، انہوں نے ایم ایس ایم ای پر

مصنفین بالترتیب ہیڈ، ایز آف ڈوئنگ بزنس، کنسلٹنٹ ایز آف ڈوئنگ بزنس

danish.hashim@cii.in

varshak.kumari44@gmail.com

خصوصی توجہ، روزگار کو فروغ اور سرمایہ کاری کے لئے ترغیبات کے ساتھ متعدد پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ ایز آف ڈوئنگ بزنس سے متعلق کارپوریٹ سیکٹر کے لئے چند اہم اقدامات اگلے سیکشن میں بیان کئے جارہے ہیں۔

کارپوریٹ سیکٹر کے لئے ایز آف ڈوئنگ بزنس کے تعلق سے کلیدی اقدامات

☆ایم ایس ای ایم کے لئے بڑی فائنانسنگ:

حکومت نے ایم ایس ایم ای کو درپیش قرض کی قلت کے مسئلے کے حل کے لئے قرض کی سہولت، سرمایہ اور سود پر سبسڈی کی فراہمی کے ذریعے ایم ایس ایم ای سیکٹر کے لئے تین لاکھ کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس مد میں اس کثیر رقم کے مختص ہونے سے ان اقدامات اور سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا جن سے قرض حاصل کرنے کے معاملات میں سدھار ہوگا۔ اس کے مطابق بینکوں سے قرض حاصل کرنے کے بارے میں ایم ایس ایم ای کے لئے عمل کو تیز تر بنانے کے مقصد سے بجٹ میں اختراعی اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ جن میں ایم ایس ایم بزنس کے ایک فائنانشیل انفارمیشن ڈاٹا بیس تیار کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں تاکہ ان فرموں کو درپیش سرمایہ کاری کے فقدان کے مسئلہ کو حل کیا جاسکے اور ایم ایس ایم ای سیکٹر کے لئے ورکنگ کیپٹل تک آسان رسائی کو یقینی بنانے کے لئے فن ٹیک کا استعمال کیا جاسکے۔

ایم ایس ایم ای کے لئے قرض کی منظوری کے عمل کو آسان بنانا: حکومت نے جی ایس ٹی نیٹ ورک (جی ایس ٹی این) کے ساتھ مربوط کرکے ایس ایم ای کے لئے قرضوں کی منظوری کے ٹریڈ ریسیوایبل ڈسکاؤنٹنگ سسٹم (ٹی آر آئی ڈی ایس) کو کالعدم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے ایم ایس ایم ای کو ورکنگ کیپٹل کے بہتر نظم اور بلوں کے تیز تر ڈسکاؤنٹنگ میں مدد ملے گی۔ مزید برآں بینکوں کو ایم ایس ایم ای کے نقدی معاملات کی تفصیلات تک رسائی ہوگی۔ اس سے انہیں قرض فراہم کرنے میں آسانی ہوگی کیوں کہ ان معاملات میں فرضی بلوں کا خطرہ نہیں ہوگا۔

ٹیکس معاملات میں راحت: سالانہ بنیاد پر 250 کروڑ روپے کا بزنس کرنے والی کمپنیوں کے لئے کارپوریٹ ٹیکس میں 25 فی صد کی تخفیف ایک اہم قدم ہے۔ اس سے قبل اس طرح کی سہولت 50 کروڑ روپے کا سالانہ کاروبار کرنے والی کمپنیوں کو حاصل تھی۔ توقع کی جارہی ہے کہ اس سے ملک کی 99 فی صد کمپنیوں کو فائدہ ہوگا۔ اس سے ایم ایس ایم ای کو زیادہ سرمایہ حاصل ہوگا جس سے پیداوار میں اضافے اور ملازمتوں کے مواقع کی راہ ہموار ہوگی۔

ایم ایس ایم ای سے متعلق این پی اے رویے میں نرمی: بجٹ میں اعلان کی گئی تجاویز میں این پی اے مسئلے سے موثر طریقے سے نمٹنے اور ایم ایس ایم ای کے اکاؤنٹس پر خصوصی توجہ سے متعلق حکومت کے ارادوں کی عکاسی کی گئی ہے۔ اس پہل کے مطابق ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے ایک نوٹی فیکیشن جاری کیا ہے جس میں قرض دہندہ ایم ایس ایم ای کو اپنے قرض کی ادائیگی میں 180 دن تک کی تاخیر کی اجازت دی گئی ہے جو کہ اب تک مقررہ مدت کا دگنا وقفہ ہے اور اس کیلئے متعلقہ کمپنی کو این پی اے کے زمرے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ یہ قدم ایم ایس ایم ای کے نقدی بہاؤ کے مسئلے کو حل کرے گا اور بینک اور این بی ایف سی کے ساتھ دوبارہ ادائیگی کی ذمہ داری کے معاملات طے کرے گا۔

یونیک آئی ڈی: موجودہ وقت میں کمپنیوں کو کمپنی انکارپوریشن، املاک کا رجسٹریشن اور دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ بجلی حاصل کرنے جیسے متعدد رجسٹریشن کرانے کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ وقت اور پیسے دونوں ہی معاملات میں دشوار معاملات ہیں۔ حکومت نے شہریوں کے لئے آدھار کی مانند کمپنیوں کے لئے یونیک آئیڈنٹی فیکیشن کی ایک اسکیم کی تجویز پیش کی ہے۔ یہ مختلف سرکاری محکموں کے ساتھ متعدد رجسٹریشن کرانے کی ضرورت کی جگہ لے گا اور اس کے تحت تمام طرح کی منظوریوں/ پرمٹ کے لئے صرف ایک مرتبہ رجسٹریشن کی ضرورت ہوگی۔

نیشنل لوجسٹک پورٹل: ڈپارٹمنٹ آف کامرس کے تحت لوجسٹکس ڈیپارٹمنٹ ایک آن لائن نیشنل لوجسٹکس پورٹل تیار کررہا ہے۔ لوجسٹکس سروس پرووائیڈر، ہائیرز، کسٹم ڈی جی ایف ٹی، ریلویز، پورٹس، ایئرپورٹس، ہنٹرلینڈ واٹرویز، کوسٹل شپنگ وغیرہ جیسے متعلقین کے مابین رابطے کے فقدان سے متعلق زیرالتوا امور کے تصفیے میں مدد ملے گی۔ اگر پورٹل کا کامیابی کے ساتھ نفاذ ہوتا ہے تو یہ تمام متعلقین کو ایک سنگل آن لائن پلیٹ فارم پر یکجا کرے گا اور یہ لوجسٹکس کی لاگت میں تقریباً 10 فی صد تک کمی کرسکتا ہے۔

تمام سیکٹروں کے لئے معین مدت کی ملازمت:

ایک خاص اور معین مدت کے لئے ملازمین یعنی ایک خاص مدت کے لئے ملازمین کی خدمات حاصل کرنے کی سہولت پہلے صرف ٹیکسٹائل کی صنعت میں ہی موجود تھی، اب اس میں توسیع کی سفارش کرتے ہوئے اسے تمام سیکٹروں میں لاگو کیا جارہا ہے۔ اس سہولت سے ای او ڈی بی کو اضافی روزگار کی حوصلہ افزائی کے علاوہ فروغ حاصل ہوگا اور کمپنیوں کو آزادانہ طور پر یہاں تک کہ مختصر مدت کے لئے خدمات حاصل کرنے کی آزادی ہوگی۔ اس سہولت سے تمام سیکٹروں اور بالخصوص لیدر فٹ ویئر اور اس سے متعلق مصنوعات سازی کے سیکٹروں کو فائدہ ہوگا جہاں پورے سال مزدوروں کی مانگ رہتی ہے۔ اس سہولت کے استعمال سے متعلقہ سیکٹروں میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے امکانات روشن ہوں گے جس سے ملک میں مجموعی طور پر روزگار اور ملازمت کے مواقع فراہم کرنے کو فروغ حاصل ہوگا۔ بجٹ میں آجرین کے لئے ثالثی کے بغیر راست ملازمین حاصل کرنے کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایک معین مدت کے لئے ملازمین کی خدمات حاصل کرنے کے لئے اس سہولت سے کمپنیوں کی لاگت میں بچت ہوگی۔

اسٹامپ ڈیوٹی میں یکسانیت:

مرکزی حکومت اسٹامپ ڈیوٹی سے متعلق اصلاحی اقدامات پر اتفاق کے لئے تمام ریاستی حکومتوں کے ساتھ رابطہ قائم کرے گی۔ موجودہ وقت میں مختلف ریاستوں میں اسٹامپ ڈیوٹی کی شرح چار تا سات فی صد کے درمیان ہے۔ اس سلسلے میں سطح پر اسٹامپ کی شرح میں یکسانیت سے اراضی/ جائیدادوں کی قیمتوں میں ہیرپھیر میں کمی کو مدد ملے گی۔

ٹکنالوجی پر مبنی نظام حکمرانی: ملک میں تنازعات کے تیز تر تصفیہ کے لئے حکومت ملک کی تمام ضلع عدالتوں اور ذیلی عدالتوں کے یونیورسل کمپیوٹرائزیشن پر غور وخوض کررہی ہے۔اس سے نیشنل جوڈیشیل ڈاٹا گرڈ کے موثر نفاذ میں مدد ملے گی جو کہ قومی سطح پر کمپیوٹرائزڈ عدالتوں، ذیلی عدالتوں کے فیصلوں کے ساتھ ساتھ آئینی کارروائی سے متعلق جانکاریوں کے لئے ایک آن لائن پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔اس کے علاوہ ای فائیلنگ اور ای پے منٹ کی سہولت کے ساتھ ای کورٹس پر خصوصی توجہ کانٹیکٹ انفورسمنٹ میکنزم کو مستحکم کرے گی جہاں موجودہ وقت میں ہندوستان کا نہایت ہی ناقص 164 واں مقام ہے۔

الیکٹرانک طریقے سے ٹول کی ادائیگی: حکومت ٹول کی نقد ادائیگی کے نظام کو الیکٹرانک پے سسٹم اور فاسٹیکس سے تبدیل کرنے کے اقدامات پر غور وخوض کررہی ہے۔اس ضمن میں موجودہ وقت میں ایک ترجیحی بنیاد پر شروع کئے گئے ''پے ایز یو یوز'' پہل کے نفاذ سے تجارتی اشیاء کے ٹرانسپورٹرز کو پیسے اور وقت کی لاگت کے اعتبار سے راحت اور بچت ہوگی۔

دفاعی مصنوعات کو فروغ: حکومت ملک میں دفاعی پیداوار میں نجی سرمایہ کاری کے ساتھ دو ڈیفنس انڈسٹریل پروڈکٹس کوریڈور تیار کرنے کے اقدامات کررہی ہے۔ اس سے جہاں ایک جانب دفاعی پیداوار کے تبادلے میں درآمدات میں مدد ملے گی، وہیں دوسری جانب اس سے ملازمت کے مواقع فراہم ہوں گے۔ ملک میں ڈیفنس پروڈکشن پالیسی 2018 میں بھی سرکاری اور نجی کے ساتھ ساتھ اہم ایس ایم ای کے ذریعے گھریلو پیداوار کو فروغ دینے کی بھی تجویز کی گئی ہے۔

نظر ثانی آرٹ ورڈ ڈائریکٹ انوسٹمنٹ پالیسی (او ڈی آئی): رواں مالی سال کے بجٹ میں ایک منطقی اور مربوط آرٹ ورڈ ڈائریکٹ انوسٹمنٹ پالیسی تیار کرنے کے عمل اور موجودہ خطوط رہنما کے تجزیے کا اعلان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں حکومت ایسے رہنما خطوط پر بھی کام کررہی ہے جس کے استعمال کے ذریعے ہندوستانی کمپنیاں بالخصوص اسٹارٹ اپ اور اشترا کی سرمایہ والی فرمیں راست غیرملکی سرمایہ کاری میں اضافہ کرسکتی ہیں۔

انڈسٹری فیڈ بیک: ڈیپارٹمنٹ آف انڈسٹریل پالیسی اینڈ پروموشن (ڈی آئی پی پی) کے ذریعے بزنس ریفارمز ایکشن پلان (بی آر اے پی) کے حصے کے طور پر شروع کی گئیں تجارتی اصلاحات کے اثرات کو مزید وسعت دینے کے لئے حکومت نے اصلاحات کے نفاذ کے عمل میں تمام ریاستوں/مرکز کے زیرانتظام علاقوں کی درجہ بندی کے تعین میں انڈسٹری فیڈ بیک کو یکجا کرنے کے ایک عمل کو متعارف کیا ہے۔اس سے قبل ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں سے جمع کی گئی جانکاری پر ہی تجزیہ کیا جاتا تھا۔جو کہ صنعتی زمرے کے لئے زمینی سطح پر درست اصلاحات حاصل نہیں کرسکتا تھا۔

کارپوریٹ سیکٹر کے لئے ای او ڈی بی کے فروغ میں ان مذکورہ اقدامات کے علاوہ وزیرخزانہ ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے تجارتی زمرے سے تجاویز کے ساتھ ایز آف ڈوئنگ بزنس کی سرگرمیوں میں سدھار کیا ہے۔ مثال کے طور پر حکومت کے زراعت کے زمرے میں ایز آف ڈوئنگ بزنس کے متعدد اقدامات کا اعلان کیا ہے جن میں دیہی ہاٹ کے معیار کو بلند کرتے ہوئے انہیں گرامین زرعی منڈیوں (جی آر اے ایم ایس) میں منتقل کرنا اور انہیں ای این اے ایم کے ساتھ مربوط کرنا، تاکہ کاشت کار اور صارفین بڑے پیمانے پر فصل خریدنے والوں کے درمیان راست لین دین کی راہ ہموار ہو، طویل مدتی آبپاشی یعنی لانگ ٹرم اری گیشن فنڈ (ایل آئی ٹی ایف) کا قیام، فشریز اینڈ ایکواکلچر انفرااسٹرکچر ڈیولپمنٹ فنڈ (ایف اے آئی ڈی ایف) اور مویشی پالن سے متعلق اینیمل ہسبنڈری انفرااسٹرکچر ڈیولپمنٹ فنڈ (اے ایچ آئی ڈی ایف) کے تعارف اور دیگر شامل ہیں۔اسی طرح سے ڈھانچہ بندی کے زمرے میں حکومت نے نیشنل ہائی ویز اور ریلویز کے نیٹ ورک کو وسعت دینے اور دیہی شہریوں تک براڈبینڈ کی رسائی بھی تجویز پیش کی ہے۔

اختتامیہ: رواں مالی سال کے مرکزی بجٹ 2018-19 میں ایز آف ڈوئنگ بزنس اصلاحات کے عمل کو تیز کرتے ہوئے متعدد ایسے اقدامات کی تجویز کی گئی ہے جس سے ملک میں سرمایہ کاری کے ماحول اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے معاملات پر راست اثر پڑے گا۔ بجٹ میں ایز آف ڈوئنگ بزنس سے متعلق تجویز کئے گئے اقدامات سے تجارتی زمرے کے لئے وقت اور پیسے کے اعتبار سے لاگت میں کمی واقع ہوگی۔ وزیرخزانہ نے تجارتی زمرے سے آگے بڑھتے ہوئے ایک وسیع تناظر میں ایز آف ڈوئنگ بزنس میں اصلاحات کے لئے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔اس سلسلے میں ایز آف ڈوئنگ بزنس اقدامات میں ایم ایس ایم ای زراعت، دیہی معیشت، ڈھانچہ بندی اور ٹکنالوجی سمیت دیگر ایسے زمرے ہیں جن میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

یہ تو یقینی ہے کہ ان مذکورہ اقدامات سے ملک میں سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول قائم کرنے اور سدھار کا عمل شروع کرنے میں تو مدد ملے گی ہی اس کے ساتھ ساتھ قوانین محنت، تحویل اراضی اور تیسرے فریق کی منظوری میں توسیع جیسے علاقوں میں پالیسی جہتوں سے ملک میں تجارتی ماحول میں سدھار اور اس کے سازگار کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ مرکز کے شرم سوویدھا پورٹل کے ساتھ ربط، جی آئی ایس کے نفاذ، مختلف سطحوں پر اراضی ریکارڈ کو یکجا کرنے اور ڈیجیٹل طریقہ کار میں شامل کرنے، میونسپل کارپوریشنوں کو آن لائن لانے کے ساتھ دیگر امور کے لئے ریاستوں کی ای گورننس اختیار کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔علاوہ ازیں تجارتی اصلاحات میں عدم دلچسپی یا وسائل میں کمی کے سبب بنیادی طور پر ایز آف ڈوئنگ بزنس کے تعلق سے ڈی آئی پی پی کی درجہ بندی میں ناقص درجہ والی ریاستوں/مرکز کے زیرانتظام علاقوں کو پالیسی سمت فراہم کرنے کا بھی نادر موقع رہے گا۔ تاہم یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اس ضمن میں ابھی تک بہتر نتائج حاصل نہیں کئے جاسکے ہیں لیکن قوی امید ہے کہ ایز آف ڈوئنگ بزنس اصلاحات کو بجٹ 2018-19 کی تکمیل سے قبل انجام دیا جاسکے گا۔

☆☆☆

منصور خان

بجٹ19-2018 کا جائزہ

2 اکتوبر 2019 سے بابائے قوم مہاتما گاندھی کی 150 ویں سال گرہ منانے کے لئے اس بجٹ میں یادگاری پروگرام سے متعلق مختلف سرگرمیوں کے انعقاد کے لئے 150 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔مالی سال 2017–18 کے دوران کل خرچ کے لئے 21.47 لاکھ کروڑ روپئے کے بجٹ تخمینہ کے مقابلے بجٹ نظر ثانی تخمینہ 21.57 لاکھ کروڑ روپئے (ریاستوں کو جی ایس ٹی کے تحت دی جانے والی مجموعی رقم) ہے۔

حکومت نے گزشتہ دنوں بجٹ19-2018 پارلیمنٹ میں پیش کردیا ہے۔بجٹ کے بارے میں بے جھجک کہا جاسکتا ہے کہ یہ بجٹ متوازن ہے۔اس سے عام لوگوں کی زندگیوں پر مثبت اثرات کی امید کی جاسکتی ہے۔ وزیر خزانہ نے ہر شعبہ میں اپنی مہارت کے مطابق بہترین تجاویز پیش کی ہیں۔مینوفیکچرنگ کے شعبہ کو حکومت نے خاص اہمیت دی ہے کیوں کہ اس کافی لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔حکومت نے کہا کہ ملازمت کے مواقع کا پیدا کرنا سرکاری پالیسیوں کا بنیادی حصہ ہے،وزیر خزانہ نے آزادانہ طور پر کئے گئے ایک مطالعہ کا تذکرہ کیا جس میں دکھایا گیا ہے کہ اس سال 70 لاکھ رسمی ملازمتیں پیدا کی جائیں گی۔ روزگار کی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے گزشتہ تین برسوں میں کئے گئے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے جناب جیٹلی نے اعلان کیا کہ حکومت اگلے تین برسوں کے لیے تمام شعبوں کے لیے ای پی ایف میں نئے ملازمین کی تنخواہوں میں 12 فیصد کی اپنی حصہ داری ادا کرے گی۔ بجٹ میں 2016 میں 6000 کروڑ روپئے کے مقابلے 2018–19 میں ٹیکسٹائل شعبہ کے لیے 7148 کروڑ روپئے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

حکومت مینوفیکچرنگ، خدمات اور برآمدات کے ترقی پذیر ہونے کی بنیاد پر پوری مضبوطی سے 8 فیصد کی نمو کے حصول کی جانب بڑھ رہی ہے۔ایک طرف مجموعی گھریلو پیداوار نمو 2017۔18 کی دوسری سہ ماہی کے دوران 6.3 فیصد رہی ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ معیشت ترقی کے راستے پر آگے بڑھ رہی ہے، دوسری ششماہی میں حاصل ہوئی نمو 7.2 فی صد سے 7.5 فی صد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ خزانہ اور کمپنی امور کے وزیر نے پارلیمنٹ میں 2018۔19 کا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کا معاشرہ، سیاست اور معیشت تینوں نے ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے تئیں اچھی لچک کا مظاہرہ کیا ہے۔اپنے حالیہ تازہ ترین جائزے میں یہ بات بھی پیش کی ہے کہ بھارت آئندہ آنے والے وقت میں آٹھ فی صد سے زائد کی خدمات کی بحالی، برآمدات میں اضافے جو 2017۔18 میں 15 فی صد کے بقدر رہے ہیں اور مینوفیکچرنگ کے بہتر راستے پر بحال ہونے کے ساتھ 7.4 فی صد کی شرح نمو حاصل کرے گا۔ بھارت کے عوام سے 4 سال قبل اس ملک کو ایک ایماندار صاف و شفاف حکومت فراہم کرنے اور ایک مضبوط اور پراعتماد نیا بھارت تعمیر کرنے کے اپنے عہد کو دہراتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت نے بڑی کامیابی سے بھارت کو دنیا کی تیز رفتار سے ترقی کرتی ہوئی معیشتوں کی صف تک پہنچانے کے لئے متعدد بنیادی ڈھانچہ اصلاحات کی ہیں۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت نے ایسے پروگرام شروع کئے ہیں جو ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں کے فوائد اور اچھی نمو کے نفع کو، کاشتکاروں، ناداروں اور دیگر کمزور طبقات تک پہنچائیں گے اور نسبتاً کم ترقی یافتہ خطوں کو ترقی سے ہمکنار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کا بجٹ ان فوائد خصوصاً زراعت اور معیشت کے استحکام کو مضبوط اور مستحکم بنانے پر توجہ مرکوز کرے گا، اقتصادی لحاظ سے کمزور طبقات کے لئے اچھی حفظان صحت کی خدمات فراہم کرے گا، معمر شہریوں کا خیال رکھے گا، بنیادی ڈھانچے کی تخلیق کرے گا اور ریاستوں کے ساتھ مل جل کر اس انداز میں کام کرے گا کہ ملک میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مزید وسائل حاصل ہوسکیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ فوائد مستحق استفادہ کنندگان تک ہر حال میں پہنچ سکیں، براہ راست پہنچیں اور بھارت کا براہ راست استفادہ منتقلی میکانزم اپنے آپ میں دنیا کا ایک بہت بڑا عمل ہے اور ایک عالمی کامیابی کی داستان بھی ہے۔

مصمون نگار قلم کار ہیں۔

کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے تئیں حکومت کی عہد بندگی کا حوالہ دیتے ہوئے اور 2022 تک کاشتکاروں کی آمدنی بڑھا کر دوگنا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے نئی اسکیموں اور اقدامات کی ایک فہرست کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام تر غیر اعلان شدہ خریف کی فصلوں کی کم از کم امدادی قیمتیں ان کی پیداواری لاگت کی ڈیڑھ گنا ضرور ہوں اور ان کا اعلان ربیع کی بیشتر فصلوں کی انداز میں ہی کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ زرعی شعبے کے لئے سال بہ سال ادارہ جاتی قرض جو 2014-15 میں محض 8.5 لاکھ روپے کے بقدر تھا، 2017-18 میں بڑھ کر 10 لاکھ کروڑ کے بقدر ہو گیا ہے اور ان کی تجویز یہ ہے کہ 2018-19 میں دوران اسے بڑھا کر 11 لاکھ کروڑ روپے کے بقدر کر دیا جائے۔ ڈیری بنیادی ڈھانچہ فنڈ کے قیام کے بعد وزیر مالیات نے اعلان کیا کہ ماہی گیری کے شعبے اور مویشی پالن بنیادی ڈھانچہ ترقیات فنڈ کے سلسلے میں ماہی پروری اور دیگر آبی جانوروں کی پرورش سے متعلق بنیادی ڈھانچہ فنڈ قائم کیا جائے گا تاکہ مویشی پالن کے شعبے میں بنیادی ڈھانچہ ضروریات کے لئے سرمایہ فراہم کرایا جاسکے اور یہ فنڈ مذکورہ دونوں نئے فنڈ کے ساتھ 10 ہزار کروڑ روپے کے بقدر کا ہوگا۔ آپریشن فلڈ کے طرز پر ایک نئی اسکیم ''آپریشن گرینس'' کا اعلان کیا گیا جس کا تخمینہ جاتی سرمایہ 500 کروڑ روپے کے بقدر ہوگا اور یہ فنڈ جلدی خراب ہو جانے والی اشیا مثلاً ٹماٹر، پیاز اور آلو وغیرہ کے سلسلے میں قیمتوں کے اچھال وغیرہ کے سلسلے میں مدد دیگا اور کاشتکاروں اور صارفین دونوں کے لئے تسلی کا باعث ہوگا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی اعلان کیا کہ موجودہ 22 ہزار دیہی ہاٹوں کو بہتر بنا کر ان کا درجہ بلند کر کے انہیں گرامین زرعی مارکیٹوں (جی آر اے ایم ایس) کی شکل دی جائے تاکہ یہ منڈیاں 86 فیصد سے زائد چھوٹے اور حاشئے پر رہنے والے کاشتکاروں کی ضروریات کی تکمیل کر سکیں۔ یہ گرامین زرعی منڈیاں الیکٹرانک طور پر ای۔ نام سے مربوط ہوں گی اور ان پر اے پی ایم سی کے قواعد نافذ نہیں ہوں گے ساتھ ہی یہ منڈیاں کاشتکاروں کو یہ سہولت بھی فراہم کریں گی کہ وہ صارفین اور بڑی مقدار میں خریداری کرنے والوں کو براہ راست اپنی چیزیں فروخت کر سکیں۔ اس کے علاوہ زرعی مارکیٹ بنیادی ڈھانچہ فنڈ 2000 کروڑ روپے کے سرمائے سے قائم کیا جائے گا تاکہ 22 ہزار گرامین زرعی منڈیوں اور 585 اے پی ایم سی اداروں میں زرعی مارکیٹنگ بنیادی ڈھانچے کی ترقی عمل میں لائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک 470 اے پی ایم سی اداروں کو ای۔ نام نیٹ ورک سے مربوط کیا جا چکا ہے اور بقیہ کو مارچ 2018 تک مربوط کر دیا جائے گا۔ وزیر مالیات نے اعلان کیا کہ اعلیٰ ترین خصوصی طبی اور خوشبو جاتی پودوں کی کاشت کے لئے 200 کروڑ روپے فراہم کرائے گئے ہیں اور کہا کہ فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشنوں اور گاؤں کی سطح پر فصل تیار کرنے والوں کے اداروں کے ذریعے کی جانے والی نامیاتی کاشت بڑے پیمانے پر کلسٹر کی شکل میں کی جائے گی۔ ترجیحاتی طور پر ایک ہزار ہیکٹیئر میں اس طرح کی کاشت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اسی طریقے سے خوراک ڈبہ بندی کی وزارت کو کی جانے والی تخصیص 2017-18 کی 715 کروڑ روپے کی رقم کے مقابلے میں بڑھا کر 2018-19 میں میں 1400 کروڑ روپے کر دی گئی ہے۔ بانس کو 'سبز سونا' قرار دیتے ہوئے، وزیر خزانہ نے ایک از سر نو تشکیل شدہ قومی بانس مشن کا اعلان 1290 کروڑ روپے کے سرمائے کے ساتھ کیا تاکہ بانس کے شعبے میں مجموعی طریقے سے ترقیاتی کام عمل میں آسکیں۔ پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا۔ ہر کھیت کو پانی کے تحت، ایسے 96 ناکافی آبپاشی کی سہولت والے اضلاع کو 2600 کروڑ روپے کی تخصیص کے ساتھ زیر توجہ لایا جائے گا۔ مرکزی حکومت، ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر کاشت کاروں کو شمسی آبی پمپ لگانے کے کام میں سہولت فراہم کرے گی تاکہ اس کی مدد سے وہ اپنے کھیتوں کی سینچائی کر سکیں۔ انہوں نے کسان کریڈٹ کارڈ کی سہولت کو ماہی پروری اور مویشی پالن میں مصروف کاشت کاروں کے لئے بھی فراہم کرانے کی وکالت کی تاکہ وہ کام کاج کے لئے درکار سرمایہ حاصل کر سکیں۔ مسٹر جیٹلی نے کہا کہ بھارت کی زرعی برآمدات مضمرات موجودہ 30 بلین امریکی ڈالر کے برخلاف 100 بلین امریکی ڈالر کے بقدر ہیں اور اس طرح کی مضمرات کو بروئے کار لانے کے لئے زرعی اشیا کے برآمدات کے عمل کو لچیلا بنایا جائے گا۔ انہوں نے یہ تجویز بھی رکھی کہ تمام 42 میگا فوڈ پارکوں میں جدید ترین قسم کی آزمائشی سہولتیں فراہم کرائی جائیں۔ انہوں نے ہریانہ، پنجاب، اتر پردیش اور قومی خطہ راجدھانی دلی کی حکومتوں کی جانب سے کی جانے والی کوششوں میں تعاون دینے کے لئے ایک خصوصی اسکیم کا بھی اعلان کیا جس کا تعلق دلی اور قومی خطہ راجدھانی میں ہوائی کثافت کو کم کرنے سے ہے اور اس کے لئے فصلوں کے باقیات کو ٹھکانے لگانے کے لئے درکار مشینری سستے داموں پر فراہم کرائی جائے گی۔

وزیر خزانہ نے اپنی مدد آپ کرنے والے خواتین کے گروپوں کو فراہم کرائے جانے والے قرضوں کے سلسلے میں کہا کہ 2016-17 میں یہ رقم 42500 کروڑ روپے کے بقدر تھی اور گزشتہ برس اس میں 37 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ سیلف ہیلپ گروپوں کو دیئے جانے والے قرض مارچ 2019 تک بڑھ کر 75000 کروڑ روپے کے بقدر ہو جائیں گے۔ انہوں نے قومی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت کی جانے والی تخصیص میں بھی خاطر خواہ اضافہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ 2018-19 میں یہ تخصیص 5750 کروڑ روپے کے بقدر ہوگی۔

بجٹ میں روزگار اور معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لئے متوسط، چھوٹی اور بہت چھوٹی صنعتوں (ایم ایس ایم ای) پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ قرض امداد، سرمایہ اور سود سبسیڈی دینے اور اختراعات کے لئے 3794 کروڑ روپئے فراہم کئے گئے ہیں۔ اپریل 2015 میں شروع کئے گئے مدرا یوجنا کے نتیجے میں 10.38 کروڑ مدرا قرضوں میں سے قرض میں 4.6 لاکھ کروڑ روپئے کی منظوری ملی ہے۔ 76 فیصد قرض کھاتے خواتین کے ہیں اور ان میں 50 فی صد سے زائد کا تعلق درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات سے ہے۔ تمام پچھلے سالوں میں کامیاب طور پر اہداف سے تجاوز کر جانے کے بعد اب یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ 2018-19 کے لیے مدرا کے تحت قرض دینے کے لیے تین لاکھ کروڑ کا ہدف مقرر کیا جائے۔

وزیر خزانہ نے بنیادی ڈھانچہ اور مالیاتی شعبہ کی ترقی پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی ڈھانچہ معیشت کی ترقی کا اصل محرک ہے، وزیر خزانہ نے تخمینہ لگایا کہ جی ڈی پی کی ترقی میں اضافہ اور ملک کو سڑکوں، ہوائی اڈوں، ریلویز، بندرگاہوں اور آبی گزرگاہوں سے جوڑنے کے لیے 50 لاکھ کروڑ کی اضافی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے 2017-18 میں 4.94 لاکھ تخمینہ شدہ اخراجات کے مقابلہ

سال 19-2018 کے لئے بنیادی ڈھانچہ پر 5.97 لاکھ کروڑ بجٹ مختص کرنے کا اعلان کیا ہے۔حکومت نے ریل اور روڈ شعبے کے لیے جو رقم مختص کی ہے وہ اب تک اس مد میں مختص کی گئی سب سے زیادہ رقم ہے اور حکومت عوامی سہولتوں کے شعبے میں سرمایہ کاری میں مزید اضافہ کرنے کے تیئں پابند عہد ہے۔وزیراعظم بذات خود مستقل طور پر مقررہ اہداف اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں حاصل کی گئی کامیابیوں کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔صرف آن لائن نگرانی نظام 'پرگتی' کے ذریعے ہی 9.46 لاکھ کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کا آغاز کیا گیا ہے اور انہیں رفتار دی گئی ہے۔سیاحت کو مزید فروغ دینے کے لیے بجٹ میں ایک جامع نقطہ نظر اپناتے ہوئے دس معروف واہم سیاحتی مقامات کو مثالی سیاحتی مراکز کی شکل میں ترقی دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔سیاحت کے فروغ کے لیے جس جامع نقطہ؟ نظر کی بات کہی گئی ہے اس میں بنیادی ڈھانچہ اور ہنر مندی کا فروغ، ٹیکنالوجی کا فروغ، نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنا، برانڈنگ اور مارکیٹنگ شامل ہیں۔بھارت مالا پری یوجنا کے تحت پہلے مرحلے میں تقریباً 5,35,000 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے تقریباً 35000 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر کو منظوری دی گئی ہے۔حکومت نے سال 19-2018 کے لیے ریلوے کے سرمایہ جاتی خرچے میں زبردست اضافہ کرکے اسے 148528 کروڑ روپے کر دیا ہے۔سرمایہ جاتی خرچ کا ایک بڑا حصہ صلاحیت سازی کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔18-2017 کے دوران 4000 کلومیٹر برق کاری سے آراستہ ریلوے نیٹ ورک کا آغاز کیا جانا ہے۔مال برداری کے لیے مخصوص مشرقی اور مغربی گلیارے کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔رولنگ اسٹاک – 12000 ویگنس، کی خاطر خواہ تعداد، 5160 کوچوں اور تقریباً 700 لوکوموٹیو کی خریداری 19-2018 کے دوران کی جانی ہے۔رواں مالی سال کے دوران 3600 کلومیٹر سے زیادہ طویل ٹریک کے رینیول (تجدید) کا ہدف ہے۔600 اہم ریلوے اسٹیشنوں کی ازسرنو ترقی کا کام کیا جا رہا ہے۔

ممبئی کے لوکل ٹرین نیٹ ورک میں 11,000 کروڑ سے زیادہ کی لاگت سے 90 کلومیٹر ٹریک کو ڈبل لائن والا بنایا جائے گا۔ 40 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت سے 150 کلومیٹر اضافی مضافاتی نیٹ ورک کی تیاری کا منصوبہ ہے،جس میں کچھ سیکشنوں پر ایلیویٹڈ کوریڈور کی تعمیر بھی شامل ہے۔بینگلورو میٹروپولس کی ترقیاتی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے 17000 کروڑ روپے کی لاگت سے تقریباً 160 کلومیٹر مضافاتی نیٹ ورک کی تیاری کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ایک نئی مہم – این اے بی ایچ نرمان، کے تحت ایک سال میں لاکھوں پھیروں کا انتظام کرنے کے لیے ہوائی اڈوں کی صلاحیت میں پانچ گنا سے زیادہ کی توسیع کیے جانے کی تجویز بجٹ میں پیش کی گئی ہے۔گزشتہ سال حکومت کے ذریعے علاقائی کنکٹیویٹی اسکیم، اڑان (یو ڈی اے این – اڑے دیش کا عام ناگرک) کے تحت 56 بغیر استعمال والے ہوائی اڈوں اور 31 بغیر استعمال والے ہیلی پیڈوں کو جوڑا جائے گا۔مالیات: بانڈ بازار سے فنڈز حاصل کرنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کے لیے،وزیرخزانہ نے انضباطی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سرمایہ کاری کے لیے 'اے اے' گریڈ کی درجہ بندی کو کم کر کے 'اے' گریڈ کردیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت ہندوستان میں انٹرنیشنل فائنس سروس سینٹر (آئی ایف ایس سی) کے زمرے میں آنے والی سبھی مالی خدمات کو منضبط کرنے کے لیے ایک متحدہ اتھارٹی قائم کرے گی۔وزیرخزانہ نے کہا کہ نیتی آیوگ مصنوعی ذہانت کی سمت میں بڑھنے کے لیے کوشش کرنے کی خاطر ایک قومی پروگرام کا آغاز کرے گا۔سائنس وٹکنالوجی کا محکمہ سائبر فیزیکل سسٹمز سے متعلق ایک مشن کا آغاز کرے گا۔اس کا مقصد روبوٹکس، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل مینوفیکچرنگ، بگ ڈیٹا اینالیسس، کوانٹم کمیونکیشن اور انٹرنیٹ آف تھنگس کے شعبوں میں تحقیق، تربیت اور فروغ ہنر مندی کے لیے ممتاز اداروں کے قیام میں تعاون دینا ہے۔بجٹ میں ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے لیے مختص کی جانے والی رقم دوگنی کر کے 19-2018 کے لیے 3073 کروڑ روپے کر دی گئی ہے۔گاؤوں میں براڈ بینڈ کی رسائی میں اضافہ کرنے کے لیے حکومت کی تجویز پانچ لاکھ وائی فائی ہاٹ اسپاٹس قائم کرنے کی ہے تاکہ پانچ کروڑ دیہی شہریوں کو نیٹ کنکٹیویٹی دستیاب کرائی جاسکے۔وزیرخزانہ نے 19-2018 میں ٹیلی کام بنیادی ڈھانچے کی تخلیق اور اضافے کے لیے دس ہزار کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔

سکیورٹی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مسلح افواج کے ذریعے دی جانے والی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے وزیرخزانہ نے دو دفاعی صنعتی پیداواری گلیاروں کے فروغ کی تجویز رکھی ہے۔جناب جیٹلی نے اعلان کیا کہ؟ دھار کی طرز پر ملک میں ہر انفرادی کمپنی کو ایک شناختی نمبر/کارڈ جاری کرنے کے لیے ایک اسکیم شروع کی جائے گی۔وزیرخزانہ نے اعلان کیا کہ 18-2017 میں سرمایہ کشی کا جو 72,500 کروڑ روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا،اس سے زیادہ سرمایہ کشی ہوچکی ہے اور توقع ہے کہ اس سے ایک لاکھ کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔انہوں نے 19-2018 میں 80 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کشی کا ہدف مقرر کیا ہے۔

سرکاری شعبے کی تین انشورنس کمپنیوں ،نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ، یونائیٹڈ انڈیا ایشیورنس کمپنی لمیٹڈ اور اورینٹل انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ کو ضم کر کے ایک انشورنس کمپنی کی شکل دی جائے گی۔وزیرخزانہ نے اعلان کیا کہ سونے کو اثاثے کے ایک زمرے کے طور پر فروغ دینے کے لیے ایک جامع گولڈ پالیسی وضع کی جائے گی۔حکومت ملک میں صارف دوست نظام قائم کرنے کے علاوہ سونا کے تبادلے کے لئے مناسب تجارتی ماحول بھی قائم کرے گی۔علاوہ ازیں سونا سے مالی فائدہ اٹھانے کی اسکیم میں مزید بہتری لائی جائے گی،تاکہ لوگ بغیر پریشانی کے گولڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ کھول سکیں۔

بجٹ میں صدر جمہوریہ کے لئے 5 لاکھ روپئے ماہانہ مشاہرہ، نائب صدر جمہوریہ کے لئے 4 لاکھ روپئے ماہانہ مشاہرہ، جبکہ گورنروں کے لئے 3.5 لاکھ روپئے ماہانہ مشاہرہ کی تجویز ہے۔ان تنخواہوں پر پچھلی مرتبہ 2006 میں نظرثانی کی گئی تھی۔

اراکین پارلیمنٹ کو دی جانے والی تنخواہوں سے متعلق وزیرخزانہ نے کہا کہ یکم اپریل 2018 کی تاریخ سے ان کی تنخواہوں اور بھتوں کا پھر سے تعین کرنے کے لئے ضروری تبدیلی کرنے کی تجویز ہے۔انھوں نے کہا کہ اس قانون کے تحت مہنگائی کے مدنظر ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ ان مشاہروں پر خودکار طریقے سے نظرثانی کی جائے گی۔انھوں نے امید ظاہر کی ہے کہ معزز اراکین پارلیمنٹ اس اقدام کی پذیرائی کریں گے۔

2 اکتوبر 2019 سے بابائے قوم مہاتما گاندھی کی 150 ویں سال گرہ منانے کے لئے اس بجٹ میں یادگاری

پروگرام سے متعلق مختلف سرگرمیوں کے انعقاد کے لئے 150 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔ مالی سال 2017-18 کے دوران کل خرچ کے لئے 21.47 لاکھ کروڑ روپئے کے بجٹ تخمینہ کے مقابلے بجٹ نظر ثانی تخمینہ 21.57 لاکھ کروڑ روپئے (ریاستوں کو جی ایس ٹی کے تحت دی جانے والی مجموعی رقم) ہے۔ مالی خسارہ کو کم کرنے اور مالی استحکام کے راستے پر چلنے کے حکومت کے عزم کو جاری رکھتے ہوئے وزیر خزانہ نے مالی سال 2018-19 کے دوران مالی خسارہ جی ڈی پی کا 3.3 فیصد رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ مالی سال 2017-18 کے لئے نظر ثانی شدہ مالی خسارہ کا تخمینہ 5.95 لاکھ کروڑ روپئے تھا، جو کہ جی ڈی پی کا 3.5 فیصد ہے۔ انھوں نے مرکزی حکومت کے خسارے کو جی ڈی پی کے 40 فیصد کی شرح تک نیچے لانے کے لئے مالی اصلاحات اور بجٹ مینجمنٹ کمیٹی کی کلیدی سفارشات کو تسلیم کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ اپنی براہ راست ٹیکس تجاویز کو پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ ارن جیٹلی نے کہا کہ نقد معیشت کو کم کرنے کی کوششوں اور مجموعی ٹیکس میں اضافے سے ڈیویڈنس میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے۔ 2016-17 اور 2017-18 پر مشتمل مالی برسوں کے دوران براہ راست ٹیکس کی شرح ترقی میں کافی بہتری آئی ہے۔ مالی سال 2016-17 کے دوران براہ راست ٹیکسوں کی شرح ترقی 12.6 فیصد تھی، جبکہ مالی سال 2017-18 (15 جنوری 2018 تک) کے دوران براہ راست ٹیکسوں کی یہ شرح ترقی 18.7 فیصد ہوگی۔ مسٹر جیٹلی نے کہا کہ یہی سبب ہے کہ مالی برس 2016-17 اور مالی برس 2017-18 (نظر ثانی شدہ تخمینہ) کے لئے پرسنل انکم ٹیکس بالترتیب 1.95 اور 2.11 ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ 2016-17 کی مدت سے قبل کے مقابلے گزشتہ دو مالی برسوں کے دوران پرسنل انکم ٹیکس سے ہونے والی آمدنی میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ یہ ریونیو کل 90 ہزار کروڑ روپئے پہنچ گئی ہے، جو کہ ٹیکس کی چوری کو روکنے کے لئے حکومت کے مضبوط اقدامات کا نتیجہ ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ ٹیکس دہندگان کے ذریعے داخل کئے جانے والے ٹیکس ریٹرن کی تعداد میں بھی کافی اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ مالی سال 2014-15 کی شروعات میں ٹیکس دہندگان کی تعداد 4.47 کروڑ سے بڑھ کر سال 2016-17 کے آخر میں 8.27 کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔

وزیر موصوف نے ان کمپنیوں کے لئے جو فارمر پروڈیوسر کمپنیز کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہیں اور جن کا سالانہ کاروبار 100 کروڑ روپئے تک ہے، ایسی کمپنیوں کو اس طرح کی سرگرمیوں سے حاصل ہونے والے منافع پر 100 فیصد چھوٹ کی تجویز دی ہے۔ ان کمپنیوں کے لئے یہ چھوٹ مالی سال 2018-19 سے شروع ہوکر اگلے پانچ برسوں کی مدت تک کے لئے رہے گی۔ انھوں نے کہا کہ اس سے فصلوں کی کٹائی کے بعد کی زرعی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔ اسی طرح پہلے اعلان کردہ 'آپریشن گرین' اسکیم کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اسی طرح اس سے سمپدا یوجنا کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔

نئے روزگار پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے سیکشن 80 جے جے اے اے کے تحت 30 فیصد کی چھوٹ کی تجویز فوٹ ویئر اور چمڑے کی صنعت میں کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ملبوسات کی صنعت میں 150 دن تک کی مزید چھوٹ دی گئی ہے۔ جناب جیٹلی نے نئے ملازم کو جو کہ پہلے سال کے دوران کم از کم مدت سے بھی کم عرصے تک روزگار سے وابستہ رہا، لیکن بعد کے سال میں کم از کم مدت کے لئے روزگار سے وابستہ رہا، اس کے فائدے کے لئے 30 فیصد چھوٹ رکھنے کی بھی تجویز پیش کی۔

ریئل اسٹیٹ سیکٹر کے لئے وزیر خزانہ نے تجویز پیش کی کہ غیر منقولہ جائیداد جہاں سرکل ریٹ 5 فیصد سے زائد نہیں ہے، میں لین دین کے سلسلے میں کوئی بھی ایڈجسٹمنٹ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس سے ریئل اسٹیٹ لین دین کے دوران درپیش مشکل میں کمی آئے گی۔ مرحلہ وار طریقے سے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح میں کمی لانے کے وعدے کو پورا کرتے ہوئے جناب جیٹلی نے 25 فیصد کی تخفیف شدہ شرح کو توسیع دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ فی الحال یہ سہولت ان کمپنیوں کے لئے ہے جن کا سالانہ کاروبار 50 کروڑ روپئے سے کم ہے (مالی سال 2015-16 میں) اس سہولت کی توسیع ان کمپنیوں کے لئے بھی ہوگی جن کا سالانہ کاروبار مالی سال 2016-17 میں 250 کروڑ روپئے تک ہے۔ اس سے بہت چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کے پورے طبقے کو فائدہ پہنچے گا۔ جو کمپنیاں ریٹرن فائل کرتی ہیں ان میں سے تقریباً 99 فی صد اس کے تحت آجاتی ہیں۔ مالی سال 2018-19 کے دوران آمدنی کا تخمینہ 7 ہزار کروڑ روپئے رہنے کا امکان ہے۔ کارپوریٹ انکم ٹیکس کی اس کم شرح سے ایسی کمپنیوں کو جن کے پاس سرمایہ کے لئے فاضل اثاثے ہیں، مزید روزگار پیدا کرسکیں گی۔ بجٹ میں تنخواہ پانے والے ٹیکس دہندگان کے لئے بھی راحت فراہم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ اس کے لئے ٹرانسپورٹ بھتہ اور مختلف میڈیکل اخراجات کے لئے ادا کی جانے والی رقم کے لئے موجودہ چھوٹ کی جگہ 40 ہزار روپئے معیاری چھوٹ کی اجازت دینے کی بات ہے، تاہم ٹرانسپورٹ بھتہ جسمانی طور پر معذور افراد کے لئے مزید زیادہ رکھنے کی تجویز ہے۔ مزید برآں تمام ملازموں کے لئے اسپتال میں بھرتی کی صورت میں میڈیکل ادائیگی فوائد کو جاری رکھنے کی تجویز ہے۔ مجوزہ معیاری چھوٹ سے متوسط طبقے کے ملازمین کو اپنے ٹیکس میں چھوٹ حاصل کرنے میں مزید مدد ملے گی۔ اس سے واضح طور پر پنشن یافتگان کو بھی فائدہ پہنچے گا، جو کہ عام طور پر ٹرانسپورٹ اور میڈیکل اخراجات کے لئے کوئی بھتہ نہیں پاتے ہیں۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ 2.5 کروڑ تنخواہ دار ملازمین اور پنشن یافتگان کو اس تجویز سے فائدہ پہنچے گا، جبکہ ریونیو کی لاگت تقریباً 8 ہزار کروڑ روپئے ہوگی۔

بجٹ میں ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی ہے کہ اسٹاک ایکسچینج جو آئی ایف ایس سی میں واقع ہیں، وہاں تجارت کو فروغ دینے کے لئے بین الاقوامی مالیاتی خدمات مرکز یعنی آئی ایف ایس سی کو زیادہ رعایات فراہم کی جائیں۔ ان رعایات کے تحت ذیلی فوائد اور دیگر تمسکات جو غیر مقیم باشندے حاصل کرتے ہیں، ان فوائد کو اثاثہ ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا جائے اور آئی ایف ایس سی میں آپریٹ کرنے والے غیر کارپوریٹ ٹیکس دہندگان کو بھی رعایتی شرحوں پر 9 فیصد کا کم از کم متبادل ٹیکس رعایتی شرح پر ادا کرنے اجازت دی جائے جو سہولت کمپنیوں کو حاصل ہے۔ نقدی کی معیشت کو کنٹرول کرنے کے قدم کے عمل کے طور پر 10 ہزار روپے سے زائد نقد ادائیگی جو کسی ٹرسٹ ادارے کے ذریعے کی جائے گی اسے کالعدم قرار دیا جائے گا اور اس پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ ان اداروں کے ذریعے ٹی ڈی ایس پر عمل کرنے کو یقینی اور بہتر بنانے کے لیے وزیر خزانہ نے تجویز رکھی ہے کہ ٹیکس نہ کاٹے جانے کی صورت میں مجموعی رقم کا 30 فیصد حصہ ٹیکس کے دائرے میں لایا جائے گا۔

طویل المدت اثاثہ فوائد کو موزوں ترین بنانے کے لیے وزیر خزانہ نے کہا کہ مساوی سرمایہ حصص کی منڈی میں اصلاحات اور ترغیبات کی وجہ سے اچھال آیا ہے۔ اثاثہ فوائد پر حاصل مجموعی رعایت جو فہرست بند حصص اور اکائیوں سے حاصل ہوتی ہے، وہ تقریباً 367000 کروڑ کے بقدر ہے (2017-18 کے جائزہ برس کے دوران داخل کئے گئے ریٹرن کے مطابق) جناب جیٹلی نے کہا کہ اس فائدے کا ایک اہم حصہ کارپوریٹ اور ایل ایل پی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ اس نے مینوفیکچرنگ کے خلاف ایک غلط فہمی بھی پیدا کردی ہے، جس کے نتیجے میں مالی اثاثوں میں زیادہ کاروباری فوائد کی سرمایہ کاری کی جارہی ہے۔ مساوی سرمایہ حصص پر حاصل ہونے والے پرکشش ریٹرن کی وجہ سے چاہے اس پر ٹیکس کی رعایت نہ حاصل ہوتی ہو۔ ضرورت اس بات کی پیدا ہوگئی ہے کہ طویل المدت اثاثہ جاتی فوائد کو فہرست بند مساوی سرمایہ حصص کے معاملے میں ٹیکس کے دائرے میں لایا جائے۔ انہوں کہا کہ موجودہ سلسلے میں تھوڑی سی تبدیلی درکار ہوگی، کیونکہ ایک فعال مساوی سرمایہ حصص منڈی اقتصادی نمو کے لئے لازمی ہے۔ جناب جیٹلی نے تجویز رکھی کہ ایسی طویل المدت اثاثہ فوائد رقومات پر ٹیکس عائد کیا جانا چاہئے جو ایک لاکھ روپے سے زائد ہوں اور یہ ٹیکس دس فیصد کی شرح سے وصول کیا جانا چاہئے اور اس سلسلے میں کسی طرح کا ٹیکس زمرہ بندی یا دیگر طرح کی رعایت کا فائدہ نہیں دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 31 جنوری 2018 تک تمام تر فوائد کے سلسلے میں یہ چیز نافذ ہوگی۔ وزیر خزانہ نے یہ بھی تجویز رکھی کہ منقسم آمدنی پر بھی ٹیکس عائد کیا جائے اور یہ ٹیکس مساوی سرمایہ حصص سے متعلق میچوئل فنڈ پر دس فیصد کے لحاظ سے وصول کیا جائے، تاکہ نمو سے مربوط فنڈ کے لئے سرمایہ بہم رسانی کا راستہ آسان ہوسکے اور منقسم فنڈز کو بھی اس دائرے میں لایا جاسکے۔ کیپٹل گینس ٹیکس میں مذکورہ مجوزہ تبدیلیاں پہلے سال کے دوران 20 ہزار کروڑ روپے کے مالی فوائد فراہم کریں گی۔

وزیر خزانہ نے ملک بھر میں ای- جائزہ شروع کرنے کی ایک تجویز کا بھی اعلان کیا ہے۔ تاکہ فرد سے فرد کے درمیان رابطے کو تقریباً ختم کردیا جائے، جس سے براہ راست ٹیکس حصولیابی میں مزید مستعدی اور شفافیت پیدا ہوگی۔ ای - جائزہ 2016 میں تجربے کی بنیاد پر شروع کیا گیا تھا اور اسے 2017 میں 102 شہروں تک توسیع دی گئی تھی۔ بالواسطہ ٹیکسوں کی جانب اشیا اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) شروع کیے جانے کے بعد یہ پہلا بجٹ ہے، جبکہ بجٹ تجاویز خاص طور پر کسٹمز کی جانب ہیں۔ وزیر خزانہ نے ملک میں روزگار کے مزید موقع پیدا کرنے کے رجحان کو فروغ دینیاور خوراک کی ڈبہ بندی، الیکٹرانکس آٹو کل پرزے، جوتے چپل اور فرنیچر جیسے شعبوں میں گھریلو لاگت شمار کرنے، نیز میک ان انڈیا کے لیے ترغیب دینے کی غرض سے کسٹمز محصول میں تبدیلیوں کی تجاویز رکھی ہیں۔ لہٰذا یہ تجویز رکھی جاتی ہے کہ موبائل فون، اس کے کچھ کل پرزوں اور اس کے لوازمات پر کسٹمز ڈیوٹی 15 سے 20 فیصد بڑھا دی جائے۔ نیز ٹیلی ویژن کے کچھ خاص پرزوں پر 15 فیصد ڈیوٹی میں اضافہ کردیا جائے۔ خام کاجو پر کسٹم ڈیوٹی 5 فیصد سے کم کرکے 2.5 فیصد کردی جائے تاکہ کاجو کی ڈبہ بندی کی صنعت کو مدد حاصل ہوسکے۔ یہ تجویز بھی رکھی گئی ہے کہ درآمد کی جانے والی اشیا پر عائد تعلیمی محصول اور ثانوی اور اعلیٰ تعلیمی محصول ختم کردیا جائے۔ اس کے بجائے یہ تجویز رکھی گئی ہے کہ درآمد شدہ اشیا پر کسٹمز کی مجموعی ڈیوٹی کی 10 فیصد شرح پر سماجی بہبود کا سرچارج عائد کیا جائے۔ جس کا مقصد حکومت کی سماجی بہبود کی اسکیمیں فراہم کرانا ہے۔ البتہ وہ اشیا جو درآمد شدہ اشیا پر عائد تعلیمی محصول سے اب تک مستثنیٰ تھیں، ان پر یہ استثنیٰ جاری رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ تقریر کے چھٹے ضمیمے میں دی گئیں کچھ خصوصی اشیا پر مجوزہ سرچارج عائد ہوگا۔ یہ سرچارج کسٹم کی مجموعی ڈیوٹی کی صرف 3 فیصد شرح ہوگی۔

جی ایس ٹی شروع ہونے کے ساتھ ساتھ بجٹ میں سینٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز (سی بی ای سی) کا نام بدل کر سینٹرل بورڈ آف ان ڈائرکٹ ٹیکسز اینڈ کسٹمز (سی بی آئی سی) کردیا گیا ہے۔

آیئے جان لیتے ہیں کہ بجٹ 19-2018 کی خاص باتیں کیا ہیں۔ اس بجٹ میں زراعت، دیہی ترقی، صحت، تعلیم، روزگار، ایم ایس ایم ای اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں کو مضبوط بنانے کے مشن کی بات کہی گئی ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ ڈھانچہ جاتی سلسلے وار اصلاحات سے بھارت دنیا کی سب سے تیزی سے ابھرنے والی معیشتوں میں شمار ہونے لگے گا۔ ملک 8 فیصد سے زیادہ شرح ترقی حاصل کرنے کی راہ پر سختی سے گامزن ہے۔ جیسا کہ مینوفیکچرنگ، خدمات اور برآمدات اچھی ترقی کے راستے پر واپس آ گئی ہیں۔ ربیع کی بڑی فصلوں کی طرح، خریف کی غیر اعلان شدہ سبھی فصلوں پر ایم ایس پی ان کی پیداوار کی لاگت کی ڈیڑھ فیصد ہوگی۔ ادارہ جاتی زرعی قرضہ 19-2018 کے دوران بڑھا کر گیارہ لاکھ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے، جبکہ یہ 15-2014 میں 8 اعشاریہ پانچ لاکھ کروڑ تھا۔ 22 ہزار دیہی ہاٹ کو، 86 فیصد چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے گرامین زرعی مارکیٹوں میں بدلا جائے گا اور ان کی تجدید کاری کی جائے گی۔

کسانوں اور صارفین کے فائدے کے لیے آلو، ٹماٹر اور پیاز کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پر قابو پانے کے لیے آپریشن گرینز شروع کیا گیا ہے۔ ماہی گیری اور مویشی پروری کے شعبوں کے لیے دس ہزار کروڑ روپے کے دو نئے فنڈز کا اعلان کیا گیا ہے۔ بانس سے متعلق نو تشکیل شدہ قومی مشن کو 1290 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں۔ خواتین کے اپنی مدد آپ گروپوں کے قرض میں 2019 میں اضافہ کر کے پچھلے سال کی 42500 کروڑ رقم میں اضافہ کر کے اسے 75000 کروڑ روپے کر دیا جائے گا۔ 19-2018 کے لیے مالی خسارے کی پیشگوئی 3 اعشاریہ تین فیصد کی گئی ہے جبکہ ابھی یہ تین اعشاریہ پانچ فیصد ہے۔

بنیادی ڈھانچے کے لیے پانچ اعشاریہ نو سات لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ دس مقبول مقامات کو علامتی سیاحتی مقامات میں تبدیل کیا جائے گا۔ نیتی آیوگ مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر ایک قومی پروگرام کا آغاز کرے گا۔ روبوٹکس، اے آئی انٹرنیٹ وغیرہ کے سلسلے میں مہارت کے مراکز قائم کیے جائیں گے۔ حصص کی فروخت 72 ہزار پانچ سو کروڑ روپے کے نشانے کو پار کر کے ایک لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔

سونے سے متعلق جامع پالیسی کے ذریعے سونے کو ایک اثاثے کے زمرے میں شامل کیا جائے گا۔ اُن کمپنیوں کے لیے جن کا اندراج فارمر پروڈیوسر کمپنیوں کے طور پر ہے اور جن کا سالانہ مجموعی کاروبار 100 کروڑ روپے تک ہے 19-2018 پانچ سال تک کے لیے سو فیصد تخفیف کی تجویز

رکھی گئی ہے۔ دفعہ 80 جے جے اے اے کے تحت نئے ملازمین کے لیے ان کی اجرتوں پر 30 فیصد کی کٹوتی کی شرط میں رعایت دیتے ہوئے اب جوتے چپل، چمڑے کی صنعت کے معاملے میں مزید روزگار پیدا کرنے کے لیے 150 دن کے بقدر کردیا گیا ہے۔

غیر منقولہ املاک کے سودوں کے سلسلے میں جہاں سرکل شرح قیمت، اصل قیمت کی پانچ فیصد سے تجاوز نہیں کرتی کوئی تطبیق نہیں کی جائے گی۔ (مالی سال 15-2016 میں) پچاس کروڑ روپے سے کم کے کاروبار والی کمپنیوں کے لیے فی الحال دستیاب 25 فیصد کی تخفیف شدہ شرح میں توسیع کرکے اسے مالی سال 17-2016 میں 250 کروڑ روپے تک کا کاروبار کرنے والی کمپنیوں تک توسیع دے دی گئی ہے جس سے بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کو فائدہ ہوگا۔ ٹرانسپورٹ بھتے اور مختلف طبی اخراجات کے معاوضے پر موجودہ استثنٰی کی جگہ 40 ہزار روپے کی معیاری تخفیف شروع کی گئی ہے۔ اس سے دو اعشاریہ پانچ کروڑ تنخواہ پانے والے ملازمین اور پنشن حاصل کرنے والے لوگوں کو فائدہ حاصل ہوگا۔ معمر حضرات کے لیے راحت کی تجاویز درج ذیل ہیں: ☆ بینکوں اور پوسٹ آفیسز میں جمع سود کی آمدنی پر استثنٰی کو دس ہزر روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے کردیا گیا ہے۔

☆ دفعہ 194 اے کے تحت ٹی ڈی ایس نہیں کاٹا جائے گا۔ یہ فائدہ سبھی فکسڈ ڈپازٹ اسکیموں اور ریکرنگ ڈپازٹ اسکیموں سے حاصل ہونے والے سود پر دستیاب ہوگا۔ ☆ سیکشن 80 ڈی کے تحت صحت بیمہ پریمیم اور/ یا طبی اخراجات کی استثنٰی کی حد 30 ہزار روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے کردی گئی ہے۔

☆ کچھ خاص سنگین بیماریوں پر آنے والے طبی اخراجات کے لیے استثنٰی کی حد 60 ہزار روپے (معمر افراد کے کیس میں) اور 80 ہزار روپے (بہت ہی معمر شہری کے کیس میں) سے بڑھا کر اسے سبھی معمر شہریوں کے لیے ایک لاکھ روپے کردیا گیا ہے۔

☆ پردھان منتری ویا وندنا یوجنا کو مارچ 2020 تک توسیع دینے کی تجویز رکھی گئی ہے۔ موجودہ سرمایہ کاری کی حد سات اعشاریہ پانچ لاکھ فی معمر شہری کی موجودہ حد میں اضافہ کرکے اسے 15 لاکھ روپے کردیا گیا ہے۔

☆ آئی ایف ایس سی میں واقع اسٹاک ایکسچینجوں میں تجارت کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی مالی خدمات مرکز (آئی ایف ایس سی) کے لیے مزید رعایات۔

☆ نقد معیشت پر قابو پانے کیلیے ٹرسٹ اور اداروں کے ذریعے کی جانے والی دس ہزار روپے سے زیادہ کی نقد رقم کی ادائیگی کی اجازت واپس لے لی گئی ہے اور اس کا انحصار ٹیکس پر ہوگا۔

☆ طویل المدت اثاثہ فوائد پر عائد ٹیکس ایک لاکھ روپے سے تجاوز پر دس فیصد کے لحاظ سے نافذ ہوگا اور اس میں کسی طرح کی ٹیکس رعایت دستیاب نہیں ہوگی۔ تاہم 31 جنوری 2018 تک کے تمام فوائد اس سے مستثنٰی ہیں۔

☆ مساویانہ حصص والے میوچول فنڈز کے ذریعے تقسیم کی جانے والی آمدنی پر دس فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کرنے کی تجویز رکھی گئی ہے۔

☆ ذاتی انکم ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس پر عائد محصول بڑھا کر اسے تین فیصد سے چار فیصد کردیا گیا ہے۔

☆ ملک بھر میں ای جائزہ شروع کرنے کی تجویز ہے، تاکہ فرد سے فرد کے درمیان رابطے کو تقریباً ختم کردیا جائے جس سے براہ راست ٹیکس وصولی میں زیادہ مستعدی اور شفافیت آئے گی۔ ☆ ملک میں مزید روزگار پیدا کرنے کی غرض سے کسٹم محصولات میں مجوزہ ترامیم اور گھریلو پیمانے پر اشیاء کی قدر و قیمت میں اضافے کے لیے سبسڈی یا ترغیبات کی فراہمی اور میک ان انڈیا شعبے مثلاً خوراک ڈبہ بندی، الیکٹرانکس، موٹر گاڑی کے پرزے، جوتے چپل اور فرنیچر وغیرہ کے شعبے میں لائی گئی تبدیلیاں مفید ثابت ہوں گی۔ حکومت نے مختلف شعبوں میں جو اصلاحات کی ہیں، موجودہ بجٹ سے اس کے نتائج نکلنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

جے پی نڈا کا آسٹریلیا میں عالمی ڈیجیٹل صحت ساجھے داری کانفرنس سے خطاب

☆ اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی میں حفظان صحت خدمات کی ترسیل کو بہتر بنانے کے وسیع امکانات ہیں۔ ہندوستان حکومت ہند میں ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے تحت آئی سی ٹی استعمال کرتے ہوئے صحت خدمات کی ترسیل میں اصلاحات کے تئیں پابند عہد ہے۔ یہ بات صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا نے آسٹریلیا کے کینبرا میں عالمی ڈیجیٹل صحت ساجھے داری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ وزیر موصوف ڈیجیٹل صحت خدمات کو حفظان صحت اصلاحات میں ترجیح کے موضوع پر بول رہے تھے۔ آسٹریلیا کے وزیر صحت جناب گریگ ہنٹ، آسٹریلیا کی ڈیجیٹل صحت ایجنسی کے سی ای او جناب ٹم کیلسی، آسٹریلیا کے محکمہ صحت کی سیکریٹری محترمہ گلینی بیوچیمپ اور کینیڈا، ہانگ کانگ، اٹلی، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ، سعودی عرب، سنگاپور، جنوبی کوریا، سویڈن، برطانیہ، امریکا اور ڈبلیو ایچ او کے نمائندے بھی اس کانفرنس میں موجود تھے۔ جناب نڈا نے حفظان صحت کے پرائیویٹ اداروں، تعلیمی اداروں، صحت کے آئی ٹی پریکٹشنر، صنعت، مریضوں گروپوں اور ریگولیٹری اداروں کے ساتھ ڈیجیٹل صحت ماحولیاتی ساجھے داری تشکیل دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ مرکزی وزیر صحت نے کہا کہ حکمرانی میں بہتری کے لئے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو حکومت ہند کی پالیسی میں ہمیشہ سے مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حفظان صحت کے چار اہم شعبوں میں ہندوستان نے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو نافذ کیا ہے۔ ان میں صحت خدمات کی ترسیل کو بہتر بنانا، صحت اور دیکھ بھال کے تئیں لوگوں کی مانگ کو بہتر بنانا، صحت خدمات کی ترسیل کی منصوبہ اور بندوبست کے لئے حکومت کے ساتھ شہریوں کو ساجھے داری میں شریک کرنا اور حکمرانی کو بہتر بنانا شامل ہے۔ جناب نڈا نے شرکا کو بتایا کہ حفظان صحت کے ماحول میں مختلف شعبوں میں آئی ٹی نظام کو بڑے پیمانے پر شروع کیا ہے، جن میں مربوط صحت نگرانی پروگرام، صحت عامہ کا بندوبست، اسپتالوں میں اطلاعاتی نظام، سپلائی کا بندوبست، آن لائن خدمات، ٹیلی میڈیسن، صحت انتظامیہ کی نگرانی کا پروگرام شامل ہے۔ جناب نڈا نے مزید کہا کہ ان اقدامات میں پالیسی سازی کے لئے بروقت اور بھروسے مند معلومات اور اعداد وشمار کا حصول شامل ہے، تاکہ جسے موثر پروگرام اور خدامات کی ترسیل کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

امرجیت سنہا

2018-19 کا مرکزی بجٹ:

دیہی ترقی کا فروغ

دیہی ترقی کا محکمہ دیہی غریب کنبوں کی زندگیوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل کوشش کرتا رہا ہے۔ 2012-13 میں 50162 کروڑ روپے کے بجٹی اہتمام سے دیہی ترقی کے محکمے کے لئے تخصیص زر بڑھا کر 2017-18 میں 109042.45 کروڑ روپے کردی گئی تھی۔اس کے علاوہ پی ایم جی ایس وائی اور پی ایم اے وائی (جی) میں بڑا ریاستی حصہ اور مالیاتی کمیشن کی زیادہ گرانٹ بھی 2017-19 میں مذکورہ محکمے کے پروگراموں کے لئے دستیاب تھی۔ بڑھتے ہوئے مالی اہتمام کے علاوہ دیہی ترقی کے محکمے نے سماجی واقتصادی مردم شماری 2011 (ایس ای سی سی 2011)، ادائیگی کے آئی ٹی/ ڈی بی ٹی نظام، لین دین پر مبنی پروگرام ایم آئی ایس اور اثاثوں کی ارضیاتی ٹیب بندی کے لئے خلائی ٹکنالوجی کا استعمال کرکے، شفافیت کو فروغ دینے کے لئے حکمرانی کی دوررس اصلاحات کی ہیں۔

پی ایم جی ایس وائی میدانی علاقوں میں 500 کی آبادی اور پہاڑی علاقوں میں 250 کی آبادی والی 178184 بستیوں کو ہر موسم میں چلنے والی سڑکوں سے جوڑنے کی غرض سے شروع کی گئی ہے۔ مارچ 2014 تک 97838 بستیوں (55 فی صد) کو جوڑا جا چکا تھا۔ آج 130947 بستیاں پی ایم جی ایس وائی کے تحت سڑکوں سے جڑی ہوئی ہیں نیز مزید 14620 بستیاں ریاستی حکومتوں کے پروگراموں کے ذریعے سڑکوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ چناں چہ 82 فی صد بستیاں سڑکوں سے جوڑی جا چکی ہیں۔ 2016-17 میں یومیہ 130 کلومیٹر کی رفتار سے کل 44447 کلومیٹر لمبی سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں۔ 2017-18 میں یومیہ 140 کلومیٹر کی رفتار سے اس کو 51000 کلومیٹر تک پہنچانے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔اس کو 51000 کلومیٹر تک پہنچانے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔اس سے مارچ 2019 تک تمام اہل بستیوں کو ہر موسم میں چلنے والی سڑکوں سے مکمل طور سے جوڑنے میں کامیابی مل سکے گی۔

منڈیوں کے لئے اچھی چوڑی سڑکوں کی اہمیت کے پیش نظر دیہی سڑکوں کی اقتصادی صلاحیت نیز دیہی مارکیٹ کے مراکز اور دیہی مراکز کو فروغ میں سہولت بہم پہنچانے کے سلسلے میں ان کے کردار کی بنیاد پر موجودہ منتخبہ دیہی سڑکوں کو بہتر بنانے کا اہتمام کرکے، دیہی سڑکوں کے نیٹ ورک کو مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔اس سے مرحلہ II مزید مستحکم ہوگا جو پہلے ہی زیر عمل درآمد ہے۔ پی ایم جی ایس وائی III کے طور پر 1.10 لاکھ کلومیٹر لمبی سڑکوں کو بہتر بنانے کی تجویز ہے۔ ایسا کرنے کے لئے 2022 تک مرکزی حکومت سے 19000 کروڑ روپے کی سالانہ امداد کی ضرورت ہوگی۔ نئے ہندوستان 2022 کے سلسلے میں وزیر اعظم کے خواب کو پورا کرنے کے لئے ان سڑکوں کو جوڑنے اور انہیں مستحکم بنانے کی ضرورت ہے جو مارکیٹوں کو جوڑتی ہیں تاکہ کسان مارکیٹوں کے فوائد حاصل کرسکیں۔

مرحلہ III کے سلسلے میں اہل ہونے کی غرض سے تمام ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام تمام علاقوں کے لئے بہتر بنائی گئیں سڑکوں کی دیکھ ریکھ نیز تمام سڑکوں کی جی آئی ایس نقشہ سازی کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتے ہوئے انہیں تمام سڑکوں کی جی آئی ایس نقشہ سازی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دیکھ ریکھ کی ایک مضبوط پالیسی اور رقم کی فراہمی کو لازمی طور سے یقینی بنانا ہوگا۔ اس سے اعلیٰ معیارات پر پی ایم جی ایس وائی سڑکوں کی دیکھ ریکھ یقینی ہوگی۔ تمام پی ایم جی ایس وائی سڑکوں میں سے 15 فی صد سڑکوں کو اب اختراعی سبز ٹکنالوجیوں کا استعمال کرکے جوڑا جارہا ہے جن میں بے کار پلاسٹک، ارضیاتی کپڑے، فلائی راکھ، لوہے اور تانبے کے میل اور سرد آمیزش کا استعمال وغیرہ شامل ہے۔اس سے نہ صرف تعمیر کی لاگت میں کمی آتی ہے بلکہ مقامی اور بے کار اشیاء کے استعمال کو بھی فروغ ملتا ہے۔اس کی وجہ سے کاربن فٹ پرنٹ میں کمی آتی ہے۔

روزی روٹی کو گوناگوں بنانے کے لئے دین دیال انتودیہ یوجنا، قومی دیہی روزی روٹی مشن نے 4.5 کروڑ سے زیادہ خواتین کو کامیابی کے ساتھ ایس ایچ جی میں شامل کیا ہے۔صلاحیت کے فروغ اور ہنرمندی کی تربیت کے ذریعے گزشتہ کچھ برسوں میں اقتصادی سرگرمیوں کے لئے بینک رابطوں کی کافی توسیع کی گئی ہے۔ 2014-15 میں 23953 کروڑ روپے کے بینک رابطوں سے موجودہ بقایا قرض کی رقم تقریباً 60,000 کروڑ روپے ہے۔ شمالی، مشرقی اور شمال مشرقی ریاستوں میں خواتین کے ایس ایچ جی بھی روزی روٹی کو گوناگوں بنا رہے ہیں جیسا کہ گزشتہ کچھ دہوں میں جنوبی ریاستوں میں ان ایس ایچ جی نے کیا ہے۔ اس سے پیداواری اثاثوں اور آمدنیوں میں اضافہ کرکے غریب کنبوں کو غریبی سے باہر نکلنے کے سلسلے میں سہولت مہیا ہوتی ہے۔ ایک ہزار نامیاتی کلسٹروں کی ترقی وفروغ کی جانب آگے بڑھنے والی پائیدار زراعت کے لئے 32 لاکھ سے

مضمون نگار دیہی ترقی ، حکومت ہند کے سکریٹری ہیں۔

زیادہ خاتون کسانوں کے ساتھ بھی چل رہا ہے۔ ان خواتین ایس ایچ جی پروڈیوسر گروپوں اور پروڈسر کمپنیوں کے لئے مارکیٹ کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے کی غرض سے وزارت زراعت کے ساتھ ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم اور ایم جی این آر ای جی ایس مدد فراہم کریں گے۔

ایم جی این آر ای جی ایس نے ضرورت کے وقت سماجی بیمہ کا کردار فراہم کیا ہے۔ گزشتہ تین برسوں میں اجرتی روزگار کے لئے وسائل کا استعمال موثر طور سے کیا گیا ہے تاکہ غریب کنبوں کی روزی روٹی کی سیکورٹی کو بہتر بنایا جائے نیز پانی کے موثر تحفظ، جنگل بانی اور اثاثے کے فروغ کے ذریعے آب و ہوا کے لئے لچک دار زراعت کو فروغ دیا جائے۔ بہت سی ریاستوں میں پھیلے ہوئے ٹھوس وسائل کے انتظام اور سیال وسائل کو جذب کرنے والے 1.6 لاکھ سے زیادہ گڑھوں کے علاوہ اس مدت کے دوران دس لاکھ سے زیادہ فارم تالاب اور مرکب کھاد کے 6.7 لاکھ گڑھے پہلے ہی مکمل کئے جاچکے ہیں۔ ایم جی این آر ای جی ایس کے وسائل کا استعمال پی ایم اے وائی (جی) کے ساتھ انضمام کے سلسلے میں بھی کیا گیا ہے تاکہ غریب لوگوں کو نئے گھروں کے ساتھ انفرادی کنبہ جاتی بیت الخلاؤں کے لئے یا تو سووچھ بھارت مشن یا ایم جی این آر ای جی ایس کے ذریعے 12000 کروڑ روپے اور کام کے 90/95 دن فراہم کئے جائیں گے۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران 73.50 لاکھ سے زیادہ مکانات پہلے ہی مکمل کئے جاچکے ہیں جن میں 19.66 لاکھ پی ایم اے وائی (جی) مکانات بھی شامل ہیں۔ امید ہے کہ مزید 30 لاکھ پی ایم اے وائی (جی) مکانات 31 مارچ 2018 تک مکمل کرلئے جائیں گے کیوں کہ وہ پہلے ہی ترقی یافتہ مرحلے میں ہیں۔ ایم جی این آر ای جی ایس روزی روٹی کو ایک وسیلے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے نیز انفرادی استفادہ کنندہ کی اسکیموں کا ایک سلسلہ مثلاً فارم تالاب، آب پاشی کے کنوئیں، بھیڑ بکریوں کے چھپر، ڈیری کے چھپر، پولٹری کے چھپر وغیرہ اس وسائل کا استعمال کرتے ہوئے غریب کنبوں کے لئے تعمیر کئے گئے ہیں۔

دیہی ترقی کا محکمہ روزی روٹی کی گوناگوں اور بہتر بنیادی ڈھانچے کے لئے متفقہ اقدام کے ذریعے 2022 کے نئے ہندوستان میں دیہی غریبی ختم کرنے کا یہ عزم جاری رکھنے کی امید کرتا ہے۔ یہ محکمہ ساتھ ہی ساتھ غریبی کی تمام جہتوں پر موثر طور سے توجہ دینے کے لئے ریاستی حکومتوں کے ساتھ ساجھے داری میں 50,000 گرام پنچایتوں میں پھیلے ہوئے 5000 کلسٹروں پر پہلے ہی کام شروع کرچکا ہے۔

مذکورہ محکمہ ہر سال سات لاکھ سے زیادہ غریب کنبوں کے لئے دیہی خود روزگار کی تربیت کے اداروں (آر ایس ای ٹی آئی) کے ذریعے خود روزگار اور ڈی ڈی یو جی کے وائی کے تحت اجرتی روزگار کے لئے ہنرمندی کو فروغ دیتا ہے۔ نمایاں طور سے موجودہ سطح سے زیادہ غریب کنبوں کے لئے ہنرمندی کو بہتر بنانے اور صلاحیت میں اضافہ کرنے کی کوشش ڈی ڈی یو جی کے وائی اور آر ایس ای ٹی آئی پروگراموں پر کہیں بہتر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ زیادہ موثر طور سے ہنرمند ہندوستان کے اقدامات کا استعمال کرکے کی جائیں گی۔

گزشتہ بجٹ میں مشن انتودیہ کے تحت 50000 گرام پنچایتوں میں ایک کروڑ کنبوں کو غریبی سے باہر لانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ دیہی ترقی کے محکمے نے ریاستی حکومتوں کے ذریعے مقصد کے مطابق منتخب کردہ ان گرام پنچایتوں کی درجہ بندی کی ہے۔ بنیادی ڈھانچے، انسانی ترقی اور اقتصادی پیمانوں کے سلسلے میں کمیوں کی نشاندہی کی جاچکی ہے۔ ہماری حکومت ان کمیوں کو دور کرنے اور غریب کنبوں کی زندگیوں میں ایک فرق لانے کے لئے پابند عہد ہے۔ سماجی سیکورٹی کی مدد کے بروقت اور شفاف اہتمام کو معمر افراد، بیواؤں اور معذور افراد کے لئے مزید بہتر بنایا جائے گا۔ سماجی سیکورٹی کے علاوہ نوجوان بیواؤں اور معذور افراد کے لئے ہنرمندی اور روزی روٹی کے مواقع کے سلسلے میں خصوصی کوششیں بہتر ہنرمندیوں پر اس وزارت کے زور کے ایک حصے کے طور پر شروع کی گئی ہیں۔

تین سو دیہی کلسٹروں اور تقریباً 1200 سانسد گرام آدرش گرام پنچایتیں تیار کرنے کی کوششیں بھی مشن انتودیہ زور کا ایک حصہ ہیں۔ 8000 سے زیادہ مشن انتودیہ گرام پنچایتیں 115 آرزوئی اضلاع میں آتی ہیں۔ روزی روٹی کی گوناگوں کے ذریعے ان کی تیز رفتار ترقی کے لئے تمام تر کوششیں کی جائیں گی۔ مہیلا کسان سشکتی کرن پری یوجنا (ایم کے ایس پی) کے تحت پائیدار زراعت کے لئے خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے گروپ کی 32 لاکھ سے زیادہ اراکین کے ساتھ کام کی پیش رفت جاری ہے۔ ہندوستان زرعی برآمدات کو فروغ دینے کے لئے ان جغرافیائی علاقوں کو فروغ دیتا ہے جن کی تصدیق نامیاتی کے طور پر کی جاتی ہے۔ وزارت زراعت کے ساتھ ساجھے داری میں دیہی ترقی کا محکمہ مشن انتودیہ کلسٹروں میں خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے اپنے گروپوں کے ذریعے پائیدار ترقی کے لئے کم سے کم 1000 کلسٹروں کو فروغ دینے کے سلسلے میں کام کرے گا۔ یہ کام وہ نامیاتی کھیتی باڑی، ہنرمندی کے فروغ، بینک کاری کے رابطے، روزی روٹی کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات، نامیاتی کھیتی باڑی میں استعمال کے لئے نامیاتی مرکب کھاد کی تیاری سے وابستہ پانی کے تحفظ، ٹھوس اور رقیق فضلے کے انتظام پر مرکوز انضمام وغیرہ کے ذریعے انجام دے گا۔

جواب دہی کا ایک مضبوط ڈھانچہ

دیہی ترقی کے محکمے نے اپنے تمام پروگراموں کے لئے جواب دہی کا ایک بہت مستحکم اور مضبوط ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ سماجی و اقتصادی مردم شماری 2011 کے ذریعے اہلیت کے اصول، نیز سماجی محاسبہ، مالی محاسبے، ارضیاتی ٹیب بندی کے کثیر پہلوئی ڈھانچے کے ذریعے جواب دہی نیز آئی ٹی۔ ڈی بی ٹی کے استعمال پر مبنی دیہی ترقی کے محکمے نے بدعنوانی کے لئے صفر رواداری کے ساتھ ایک شفاف ڈھانچے کو ادارہ جاتی بنانے کے سلسلے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ عوامی حلقے میں تمام لین دین پر مبنی ایم آئی ایس کے علاوہ جس سے ارضیاتی ٹیب بند کردہ فوٹو اور حقیقی وقت کی معلومات فراہم ہوتی ہیں، شہریوں پر مرکوز ایپس مثلاً گرام سمواد، میری سڑک، آواس ایپ وغیرہ کو فروغ دینے کی کوششیں کی گئی ہیں تاکہ عوام کے تئیں جواب دہی کو بہتر بنایا جائے۔ اس محکمے کے پاس پہلے ہی قومی سطح کی نگرانی کے اداروں کا ایک نظام تھا جن کے عہدیداران ہر سال دوادوار میں ملک کے 600 اضلاع کا دورہ کرتے ہیں نیز اس شعبے میں کام کی اٹکل پچو منتخب کردہ نمونہ جاتی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام اہم پروگراموں

کے بارے میں تحقیق اور جائزے کے مطالعات کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ آئی آر ایم اے کے ذریعے ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم، دہلی میں واقع اقتصادی ترقی کے ادارے کے ذریعے ایم جی این آر ای جی ایس قدرتی وسائل کے انتظام کے اقدامات نیز آئی آئی ایم کے ذریعے پی ایم جی ایس وائی کا قومی جائزہ مکمل کیا جاچکا ہے نیز وزارت کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ این آئی پی ایف پی نے پی ایم اے وائی (جی) کے مطالعہ کا پہلا حصہ حال ہی میں مکمل کیا ہے اور یہ عوامی ویب سائٹ پر بہت جلد دستیاب ہوگا۔ اس کے علاوہ دیہی ترقی اور پنچایتی راج کے محکمہ نے ایم جی این آر ای جی ایس کے بارے میں مطالعات کے ایک سلسلے کی اجازت دی ہے جس کی تحقیقات کا نتیجہ بھی بہت جلد عوامی حلقے میں دستیاب ہوگا۔

اس محکمے نے اندرونی محاسبے کے سلسلے میں ایک مشاورتی گروپ قائم کیا ہے جو اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں مسلسل بہتری اور بہتر عمل آوری کے لئے نظام تجویز کرے گا۔ اس گروپ نے اندرونی محاسبہ کاروں کے لئے سرٹی فیکیٹ کا ایک پروگرام شروع کرنے کی غرض سے ایک ڈھانچہ تیار کیا ہے۔ یہ نصاب تعلیم سرٹی فیکیٹ کے اس پروگرام کیلئے تیار کیا گیا ہے نیز بہت جلد انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنل آڈیٹرس آف انڈیا کے ساتھ ساجھے داری میں دیہی ترقی اور پنچایتی راج کا قومی ادارہ سبکدوش اور برسر ملازمت اکاؤنٹس افسران اور دیگر سرکاری ملازمین کے لئے سرٹی فیکیٹ کا یہ پروگرام شروع کرے گا۔ ہم 2018-19 میں 5000 تصدیق شدہ اندرونی محاسبہ کاروں کا ایک کمیونٹی کیڈر قائم کرنے کی امید کرتے ہیں۔

اسی طرح سماجی محاسبے کے لئے کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کی رہنمائی میں پہلی بار سماجی محاسبہ کا معیار مشتہر کیا گیا ہے نیز ضلع بلاک اور گاؤں کی سطح کے سوجھ بوجھ رکھنے والے افراد کے لئے ممبئی میں واقع ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز کے ساتھ ساجھے داری میں این آئی آر ڈی اور پی آر کے ذریعے سرٹی فیکیٹ کے موزوں پروگرام تیار کئے گئے ہیں۔ ان کے لئے سرٹی فیکیٹ کے رسمی پروگرام کے بعد سماجی محاسبہ کاروں کے طور پر خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں کی اراکین کو رکھنے کے لئے ایک پالیسی فیصلہ کیا گیا تھا۔ ہم 2018-19 میں خواتین کے ایس ایچ جی سے لی گئی 50,000 سماجی محاسبہ کاروں کا ایک کمیونٹی کیڈر قائم کرنے کی امید کرتے ہیں۔ اس سے تمام محکموں میں دیہی ترقی کے اقدامات کا بڑے پیمانے پر سماجی محاسبہ یقینی ہوگا۔

ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم کے تحت اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں کے تقریباً 4.7 کروڑ اراکین کی ایک ڈیٹا بیس عوامی حلقے میں رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس مشن کی کارکردگی کے کلیدی اشاریوں کے بارے میں بلاک کی سطح کی غیر مجتمع کردہ رپورٹیں بھی دستیاب ہیں۔

اپریل 2017 میں ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم نے ایس ایچ جی رکن کی سطح کے لین دین کو پکڑنے کے لئے لین دین پر مبنی ایم آئی ایس شروع کیا ہے۔ یہ نظام 25 ریاستوں کے 1400 بلاکوں میں پہلے ہی شروع کیا جاچکا ہے۔ یہ ایم آئی ایس بھی عوامی حلقے میں ہے نیز اس سے پروجیکٹ کا انتظام اور انصرام کیا جاسکتا ہے اور کمیونٹی اراکین حقیقی وقت کی بنیاد پر ایس ایچ جی اور ان کی فیڈریشنوں کی کارکردگی اور مالی صورت حال کی نگرانی کرسکتے ہیں۔

سائبر سیکورٹی کو مزید مستحکم بنانے نیز فیلڈ یونٹوں کا عدالتی محاسبہ کرنے کے لئے بھی اطلاعاتی ٹکنالوجی سے متعلق ایک مشاورتی گروپ نیز آئی ٹی پر مبنی تمام ادائیگیوں کے نظام میں شفافیت برقرار رکھی جائے۔

ریاستوں میں پروگراموں کی پیش رفت کا اندازہ لگانے کے لئے اس محکمے نے چھوٹے اندرونی محاسبے کا ایک شعبہ بھی قائم کیا ہے جو وقتاً فوقتاً مالی نظام کی فیلڈ تصدیق کرتا ہے نیز مالی انتظام کے معیار کے ادراک فراہم کرتا ہے تاکہ بروقت اصلاحی اقدام کیا جاسکے۔ اندرونی محاسبے کی آن لائن پروسیسنگ اور تجزیے کے لئے جی آر آئی پی کے نام سے ایک پورٹل تیار کیا گیا ہے اور اس کا استعمال ایم جی این آر ای جی اے اور پی ایم اے وائی (گرامین) کے اندرونی محاسبے کے سلسلے میں کیا جارہا ہے۔

مذکورہ بالا تمام نظام ہونے کی وجہ سے دیہی ترقی کے پروگرام اب ریاستوں کے ساتھ ساجھے داری میں جواب دہی کے ایک بہت مضبوط اور مستحکم ڈھانچے کے حامل ہیں۔ اس سے ریکارڈ رکھنے کا شفاف نظام، عوامی اطلاعات اور شہریوں کی شکایات کے ازالے کا نظام اختیار کرنے کے سلسلے میں سہولت مہیا ہوئی ہے۔ دیہی ترقی کے محکمے کو امید ہے کہ گرام پنچایت کے دفتروں میں مظاہرہ جاتی ریکارڈوں کو عوام کے لئے میعادی طور سے تازہ ترین بنانے کے ساتھ وقتاً فوقتاً گرام پنچایت کی سطح پر پروگرام منعقد کرکے یہ عمل مزید گہرے ہوں گے۔ ریکارڈ کے رجسٹروں، کمیونٹی اطلاعاتی بورڈوں کی اصلاحات، مالی تفصیلات کے ساتھ نشان کا استعمال سختی سے کیا جارہا ہے تاکہ وقتاً فوقتاً جواب دہی کو مزید مستحکم کیا جائے۔ تعمیر کے مختلف مراحل پر تمام پی ایم اے وائی گرامین گھر نیز 2.43 کروڑ روپے سے زیادہ ایم جی این آر ای جی ایس اثاثے ارضیاتی ٹیب کے حامل ہیں اور عوامی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ اس سے شفافیت اور جواب دہی میں بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔

ضلعی سطح پر اہم ترجیحی پروگراموں کے سلسلے میں پیش رفت کی نگرانی کو مزید بہتر بنانے کے لئے، ضلع ترقیاتی تال میل اور نگرانی کمیٹی (جسے مختصراً دشا کہا جاتا ہے) پارلیمنٹ کے عزت مآب اراکین کی صدارت میں گزشتہ سال تشکیل دی گئی تھی۔ ریاستی اور مقامی حکومتوں کے نمائندے بھی اس کمیٹی کا حصہ ہیں۔ اس دشا کمیٹی کی میٹنگ اسکیموں کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لئے ہر سہ ماہی میں ہوتی ہے۔ پیش رفت کی موثر نگرانی کے سلسلے میں سہولت مہیا کرنے کے لئے دشا پورٹل تیار کیا گیا ہے جس میں یہ بات معلوم کرنے کے لئے گرام پنچایت وار پیش رفت دیکھی جاسکتی ہے کہ آیا زیادہ توجہ اور مدد کی ضرورت ہے۔ نو پروگرام پہلے ہی اس دشا پورٹل میں ہیں نیز اس میں تمام 40 اہم پروگرام شامل کرنے کے سلسلے میں کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس سے آگے چل کر پروگراموں کی موثر نگرانی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی تاکہ بہتر اور زیادہ بامقصد نتائج کو یقینی بنایا جاسکے۔

☆☆☆

امجد علی

بجٹ 19-2018 اور سماجی تحفظ

حکومت نے موجودہ بجٹ میں سماجی تحفظ پر خاص زور دیا ہے کیوں کہ یہ ایسا شعبہ ہے جس کے بغیر کسی بھی قسم کی ترقی کا تصور بے معنی ہے۔ سوشل سیکورٹی کے لئے حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہوئے مختلف اسکیموں کا اعلان کیا تھا۔ رواں بجٹ میں اسے مزید مستحکم کرنے کی غرض سے کچھ تجاویز پیش کی ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ سال 19-2018 کے لئے صحت، تعلیم اور سماجی تحفظ پر 1.38 لاکھ کروڑ روپئے کے تخمیناً بجٹی اخراجات کے مقابلے میں 18-2017 کے دوران 1.22 لاکھ کروڑ روپئے کا تخمینی خرچ ہوا تھا۔ تعلیم کے محاذ پر وزیر خزانہ نے قبائلی فرقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کو 2022 تک ان کے اپنے ماحول میں ہر ایک بلاک میں جہاں ایس ٹی آبادی 50 فیصد سے زیادہ ہے اور یہاں کم از کم 20 ہزار قبائلی افراد رہتے ہیں ان کے مقامی فن اور تہذیب وو راثت کے تحفظ کے لئے خصوصی سہولیات کے علاوہ انہیں کھیل کود اور ہنرمندی کے فروغ کے لئے بہتر معیاری تعلیم فراہم کرانے نو ودے ودیالیہ کی طرح ہی اکلو ماڈل رہائشی اسکول قائم کرنے کا اعلان کیا۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں صحت سے متعلق اداروں سمیت تحقیق وترقی سے متعلق بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کیلئے آئندہ چار برسوں کے دوران ایک لاکھ کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کے ساتھ 2022 تک تعلیم میں بنیادی ڈھانچے اور نظام کو متحرک کرنے (آر آئی ایس ای) نام کے اہم پہل میں سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ زمینی سطح پر صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے 20 لاکھ سے زائد بچوں کا سروے کرایا گیا ہے جس سے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے غرض سے ہر ایک ضلع کے اعتبار سے حکمت عملی وضع کرنے میں مدد ملے گی۔ اساتذہ کیلئے ان کے معیار کو بہتر بنانے کی غرض سے اساتذہ کیلئے مربوط بی ایڈ پروگرام شروع کیا جائیگا۔ مسٹر ارُن جیٹلی نے کہا کہ حکومت اس سال پردھان منتری ریسرچ فیلو (پی ایم آر ایف) اسکیم شروع ہوگی۔ اس اسکیم کے تحت ایک ہزار بی ٹیک کے بہترین طلباء کی شناخت کی جائے گی اور انہیں آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایس سی میں اچھے فیلوشپ کے ساتھ پی ایچ ڈی کرنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ اس سال قومی سماجی امداد پروگرام کیلئے 9975 کروڑ روپئے مختص کیے گئے ہیں۔

وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ دنیا کی سب سے بڑی حکومت فی کنبہ، ثانوی اور تیسری درجے کے اسپتال میں دیکھ بھال کے لئے سالانہ 5 لاکھ روپے تک کی امداد فراہم کرکے 10 کروڑ سے زائد غریب اور آسانی سے شکار بننے والوں کیلئے قومی صحت تحفظ اسکیم نام کے صحت کی دیکھ بھال پروگرام کیلئے سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2017 میں قومی صحت پالیسی کے تحت 1200 کروڑ روپئے دیے تھے، جس میں 1.5 لاکھ صحت اور تندرستی مراکز قائم کیے جائیں گے جو کہ لوگوں کے گھروں کے قریب ہوں گے۔ حکومت نے تپ دق کے مریضوں کو ان کے علاج کی مدت کے دوران ماہانہ 500 روپئے کے حساب تغذیاتی امداد فراہم کرانے کی غرض سے اضافی 600 کروڑ روپئے مختص کرنے کا فیصلہ لیا تھا۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ حکومت ملک کے ضلع اسپتالوں کو تا حال بنا کر 24 نئے سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال قائم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ترقیات مختلف اشاروں کی بنیاد پر 115 اضلاع کو ترقی کا نمونہ ضلع بنانے کیلئے منتخب کیا ہے۔

معمر شہریوں کو راحت دینے کی تجویز بھی رکھی گئی ہے۔ یہ تجاویز ہیں: بینکوں اور ڈاکخانوں میں جمع کرائی گئی رقومات اب 10 ہزار کے بجائے 50 ہزار تک سود آمدنی سیمبر اقرار دی جائیں گی۔ ان پر ٹی ڈی ایس 194 اے کے تحت نہیں وصول کیا جائے گا۔ فکسڈ ڈپازٹ اسکیموں اور ریکرنگ ڈپازٹ اسکیموں سے حاصل ہونے والے فوائد پر بھی یہی رعایت حاصل ہوگی، یعنی اس پر حاصل ہونے والے سود کو ٹی ڈی ایس سے مبرا رکھا جائے گا۔

صحت بیمہ پریمیم یا طبی اخراجات کے سلسلے میں موجودہ حدود کو دفعہ 80 ڈی کے تحت 30 ہزار روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے تک کر دیا گیا ہے۔ تخفیف کی حدود میں اضافہ کیا گیا ہے۔

چند سنگین نوعیت کی بیماریوں کے سلسلے میں طبی اخراجات پر کی جانے والی کٹوتی میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یعنی اسے (معمر شہریوں کے لئے) 60 ہزار روپے سے بڑھا کر 80 ہزار روپے (ہر شہری کے لئے) کر دیا گیا ہے اور معمر شہریوں کے لئے ایک لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام امور سیکشن 80 ڈی ڈی بی کے تحت انجام پائے ہیں۔ معمر شہریوں کو اس سے 4 ہزار کروڑ روپے کا اضافی

مضمون نگار صحافی ہیں۔

فائدہ حاصل ہوگا۔ ایک تجویز یہ بھی رکھی گئی ہے کہ پردھان منتری ویاوندنا یوجنا کی توسیع مارچ 2020 تک کردی جائے۔ موجودہ سرمایہ کاری حدود کو بھی موجودہ 7.5 لاکھ سے بڑھا کر فی معمر شہری 15 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔

غریبی کی سطح سے نیچے (بی پی ایل) اور دیہی کنبوں کی تعلیم اور ان کے حفظان صحت کے لیے بجٹ میں ذاتی انکم ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس پر عائد ہونے والی ڈیوٹی کو موجودہ 3 فی صد سے بڑھا کر 4 فی صد کر دیا جائے۔ اس نئے محصول کو صحت اور تعلیم محصول کہا جائے گا۔ امید ہے کہ اس سے اندازاً 11 ہزار کروڑ روپے کی وصولیابی ہوگی۔ اجولا، سوبھاگیہ اور سوچھ مشن کے لیے نئے نشانے مقرر کیے گئے ہیں تاکہ نچلے اور متوسط طبقے کو ایل پی جی کنکشنز، بجلی اور بیت الخلا مفت فراہم کرایا جا سکیں۔ صحت، تعلیم اور سماجی تحفظ پر کیے جانے والے اخراجات ایک اعشاریہ تین آٹھ لاکھ کروڑ روپے کے ہوں گے۔ 2022 تک ہر قبائلی بلاک میں قبائلی طلبا کو ایکلو یہ رہائشی اسکول فراہم کیا جائے گا۔ درج فہرست ذاتوں کی بہبود کے فنڈ میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ کسی کنبے کے لیے ثانوی اور تیسرے درجے کے علاج کے لیے پانچ لاکھ روپے تک کی حد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی صحت کی حفاظت سے متعلق اسکیم شروع کی گئی ہے جس میں دس کروڑ سے زیادہ غریب اور کمزور کنبوں کو شامل کیا گیا ہے۔

ایشمان بھارت پروگرام کے حصے کے طور پر حکومت نے صحت کے شعبے میں دو بڑے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ خزانہ اور کارپوریٹ امور کے مرکزی وزیر جناب ارن جیٹلی نے لوک سبھا میں 2018-19 کے لئے عام بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے ان دو بڑے اقدامات کا مقصد بنیادی، ثانوی اور اعلیٰ حفظان صحت نظام میں مجموعی طور پر صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بے مثال اور انوکھا اقدام کرنا ہے۔ اس میں بیماریوں کی روک تھام اور صحت کا فروغ دونوں ہی چیزیں شامل ہیں۔

حکومت نے جن دو بڑے اقدامات کا اعلان کیا ہے وہ درج ذیل ہیں: (الف) ہیلتھ اینڈ ویلنیس سینٹر:-

قومی صحت پالیسی 2017 میں ہیلتھ اینڈ ویلنیس مراکز کو ہندوستان کے صحت نظام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اس کے تحت 1.5 لاکھ صحت اور ویلنیس مراکز صحت خدمات سے متعلق نظام کو لوگوں کے گھروں کے قریب لے آئیں گے۔ ان صحت اور ویلنیس مراکز میں لوگوں کو غیر متعدی امراض اور زچہ و بچہ سے متعلق صحت خدمات کے علاوہ جامع صحت خدمات فراہم کرائی جائے گی۔ یہ مراکز ضروری دوائیں اور مرض کی تشخیص سے متعلق دیگر خدمات مفت میں فراہم کریں گے۔ اس فلیگ شپ پروگرام کے لئے موجودہ بجٹ میں 1200 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔ کارپوریٹ سماجی ذمے داری (سی ایس آر) کے ذریعے نجی سیکٹر کا تعاون حاصل کرنے کے علاوہ ان مراکز کو اپنانے میں خیراتی اداروں کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ایشمان بھارت کے تحت دوسرا فلیگ شپ پروگرام قومی صحت تحفظ اسکیم ہے۔ اس اسکیم کے تحت 10 کروڑ سے زائد غریب اور کمزور کنبوں (تقریباً 50 کروڑ مستفیدین) کو ثانوی اور اعلیٰ درجے کے اسپتالوں میں داخل کر کے علاج کرانے کے لئے فی کنبہ سالانہ 5 لاکھ روپئے تک کا کوریج فراہم کیا جائے گا۔ یہ دنیا بھر میں حکومتی امداد یافتہ سب سے بڑا حفظان صحت پروگرام ہوگا۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ ایشمان بھارت پروگرام کے تحت شروع کئے گئے صحت شعبے کے ان دو بڑے اقدامات سے 2022 تک ایک نیو انڈیا کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔ علاوہ ازیں اس سے ملک میں پیداواریت میں اضافہ اور ترقی و خوش حالی کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی، جبکہ بے روزگاری کو ختم کرنے اور غریبی کو دور کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ ان اسکیموں سے ملک میں لاکھوں روزگار، بالخصوص خواتین کے لئے روزگار پیدا ہوں گے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ معیاری طبی تعلیم اور حفظان صحت تک رسائی میں مزید اضافہ کرنے کے لئے ملک بھر میں موجودہ ضلعی اسپتالوں کو جدید تر بنا کر 24 نئے سرکاری میڈیکل کالجوں اور اسپتالوں کا قیام عمل میں آئے گا۔ اس سے 3 پارلیمانی حلقوں پر مشتمل ہر ایک خطے کے لئے کم از کم ایک میڈیکل کالج اور ملک کی ہر ایک ریاست میں کم از کم ایک سرکاری میڈیکل کالج کے قیام کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

نچلے اور متوسط طبقے کے سلسلے میں فائدہ پہنچانے کے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ اجولا اسکیم کے تحت 8 کروڑ غریب خواتین کو مفت ایل پی جی کنکشن فراہم کرائے جائیں گے جبکہ پہلے یہ نشانہ 5 کروڑ خواتین تک محدود تھا۔ سوبھاگیہ یوجنا کے تحت چار کروڑ کنبوں کو 16000 کروڑ روپے کے تخمینہ جاتی اخراجات سے بجلی کنکشن فراہم کرائے جا رہے ہیں۔ 2022 تک سب کے لئے گھروں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دیہی علاقوں میں 2019 تک ایک کروڑ سے زائد گھر تعمیر کئے جائیں گے۔ ان کے علاوہ سوچھ بھارت مشن کے تحت 6 کروڑ بیت الخلا قبل ہی تعمیر کئے جا چکے ہیں۔

وزیر موصوف نے زور دیکر کہا کہ آئندہ برس حکومت کی توجہ ذریعہ معاش، زراعت اور متعلقہ سرگرمیاں، نیز دیہی بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر زیادہ خرچ کر کے دیہی علاقوں میں ذریعہ معاش کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرانے پر مرکوز رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ سال 2018-19 کے دوران دیہی علاقوں میں ذریعہ معاش اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کیلئے وزارت کے ذریعے کل 14.34 لاکھ کروڑ روپئے خرچ کیے جائیں گے جن میں اضافی بجٹی اور غیر بجٹی وسائل کا 11.98 لاکھ کروڑ روپئے شامل ہوگا۔ زرعی سرگرمیوں اور اپنے روزگار کی وجہ سے روزگار کے مواقع پیدا ہونے کے علاوہ یہ رقم 3321 کروڑ افرادی دن کے روزگار، 3.17 کلو میٹر دیہی سڑکوں، 51 لاکھ نئے دیہی گھروں، 1.88 کروڑ بیت الخلا اور 1.75 کروڑ نئے گھروں کی برق کاری کی وجہ سے روزگار کے علاوہ زرعی ترقی کو فروغ حاصل ہوگا۔ سب کو ساتھ لیکر چلنے والے سماج کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے حکومت نے زیر غور ترقی کے مختلف اشاریوں کے پیش نظر، صحت، تعلیم، تغذیہ، ہنرمندی کے فروغ، مالی شمولیت جیسے سماجی خدمات میں سرمایہ کاری اور آبپاشی، دیہی برق کاری، پینے کے صاف پانی اور مقررہ مدت کے اندر تیز رفتار سے بیت الخلاء تک رسائی کے بنیادی شعبوں میں سرمایہ کاری کر کے ان اضلاع میں

معیار زندگی کو بہتر بنانے کے مقصد سے 115 اضلاع کی شناخت کی گئی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ امید ہے کہ یہ 115 اضلاع ترقی کے لئے نمونہ بنیں گے۔ سماجی اور اقتصادی ذات سے متعلق مردم شماری کے مطابق ہر بزرگ، بیوہ، یتیم بچوں، دویانگ اور محروم تک پہنچنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیرخزانہ نے جامع سماجی تحفظ اور حفاظت سے متعلق پروگرام پر عمل درآمد کا ذکر کیا۔ انھوں نے اس سال اسکولی امداد کے قومی پروگرام کے لیے 9 ہزار 950 کروڑ روپے کی رقم کا اعلان کیا۔

پارلیمنٹ میں 19-2018 کا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے خزانہ اور کارپوریٹ امور کے وزیر مسٹر ارن جیٹلی نے کہا کہ حکومت نے کسانوں، غریبوں اور دیگر کمزور طبقات کو فائدہ پہنچانے اور ملک کے غیر ترقی یافتہ خطوں کی ترقی کے لئے متعدد پروگرام شروع کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اجوولا یوجنا کے ذریعے مفت میں ایل پی جی کنکشن فراہم کررہی ہے۔ سوبھاگیہ یوجنا کے تحت 4 کروڑ گھرانوں کو بجلی کنکشن فراہم کئے جارہے ہیں۔ 3 ہزار سے زائد جن اوشدھی سینٹرز کے ذریعے 800 سے زائد دوائیں کم قیمت پر فروخت کی جارہی ہیں۔ اسٹنٹ کی قیمت پر قابو پالیا گیا ہے۔ غریبوں کے لئے مفت میں ڈائلیسس کی خصوصی اسکیم شروع کی گئی ہے۔ غریب اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ہاؤسنگ اسکیم پر سود کی شرحوں میں بڑی راحت دی جارہی ہے۔ تمام سرکاری خدمات خواہ بسوں یا ٹرین ٹکٹوں یا انفرادی سرٹیفکیٹ سے متعلق خدمات ہوں، انہیں آن لائن کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ان خدمات میں پاسپورٹ شامل ہے، جسے دو یا تین دن کے اندر گھر پر پہنچایا جاسکتا ہے یا پھر ایک دن کے اندر کمپنی کا اندراج کیا جاسکتا ہے۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ ان تمام سہولیات سے ہمارے ملک کا ایک بڑا طبقہ فیضیاب ہوا ہے۔ سرٹیفکیٹ کا تصدیقی عمل لازمی نہیں ہے، گروپ سی اور گروپ بی کے عہدوں کے لئے تقرری میں انٹرویوز کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔ حکومت کے ان اقدامات سے وقت کی بچت ہوئی اور ہمارے نوجوانوں کے لاکھوں روپے بچالئے گئے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے ہماری حکومت ان لوگوں کو راحت پہنچانے کے تئیں پابند عہد ہے، جو سخت گیر قواعد وضوابط کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وزیرخزانہ ارن جیٹلی نے کہا کہ موجودہ حکومت نے ایک ایماندار، صاف ستھری اور شفاف حکومت فراہم کرنے کا عہد کیا تھا۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ ہم نے ایک ایسی قیادت کا وعدہ کیا تھا جو بھارتیہ معیشت کی مضبوط کارکردگی کی بحالی کے لئے مشکل فیصلے لے سکے۔ ہم نے غربت کے خاتمے، بنیادی ڈھانچے تیار کرنے میں تیز رفتاری لانے اور ایک مضبوط، بااعتماد اور ایک نیو انڈیا کی تعمیر کا وعدہ کیا تھا۔

ایک اور خوش آئند بات یہ ہے کہ خزانے اور کارپوریٹ امور کے مرکزی وزیر مسٹر ارن جیٹلی نے انکم ٹیکس کی دفعہ 80-جے جے اے اے کے تحت ملنے والے فائدے جوتے چپل اور چمڑے کی صنعت کو بھی دیئے جانے کی تجویز پیش کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس وقت انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 80-جے جے اے اے کے تحت سال میں کم از کم 240 دن کی نوکری کرنے والے اہل نئے ملازموں کو ملنے والی تنخواہ کے سلسلے میں سو فیصد کی عام کٹوتی کے علاوہ 30 فیصد کی مزید تخفیف کا فائدہ دیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملبوسات کی صنعت کے معاملے میں روزگار کی کم از کم مدت کم کرکے 150 دن کی گئی ہے۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ 150 دن کی کم از کم مدت کی یہ رعایت اب جوتے چپل اور چمڑے کی صنعت کو بھی دی جائے گی۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس سے اس شعبے میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ جناب ارن جیٹلی نے 30 فیصد کی تخفیف کا یہ فائدہ ایسے نئے ملازم کو بھی دینے کی تجویز پیش کی ہے جو پہلے سال کے دوران کم از کم مدت سے کم ملازمت کرتا ہے لیکن آئندہ سال میں وہ کم از کم مدت کے لیے نوکری پر برقرار رہتا ہے۔

بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ اس بجٹ سے نئے ہندوستان کی بنیاد مضبوط ہوگی۔ بجٹ میں زراعت سے لے کر بنیادی ڈھانچے تک کے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف بجٹ میں غریبوں اور متوسط طبقے کے لوگوں کی صحت کے بارے میں تشویش پر توجہ دی گئی ہے تو دوسری طرف اس میں ملک کے چھوٹے کارخانوں کی حالت بہتر بنانے کے منصوبے پیش کئے گئے۔ دوسری طرف خوراک کو ڈبہ بند کرنے سے لے کر فائبر آپٹکس، سڑکوں کی تعمیر سے لے کر جہاز رانی، نوجوانوں کے اور سینئر معمر افراد کے معاملات دیہی ہندوستان سے لے کر آیوشمان ہندوستان تک اور ڈیجیٹل انڈیا سے لے کر اسٹارٹ اپ انڈیا تک کے پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ امید ہے کہ اس بجٹ سے ملک کے 125 کروڑ لوگوں کی امیدوں اور امنگوں کو فروغ حاصل ہوگا۔ امید ہے کہ اس سے ملک میں ترقی کی رفتار تیز ہوگی۔ یہ بجٹ کسان دوست، عام آدمی کی بھلائی میں کاروبار کے لئے فضا بہتر بنانے اور ترقی کی رفتار تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ بجٹ میں جن پہلوؤں پر توجہ دی گئی ہے ان میں کاروبار کرنے کیلئے آسانی اور زندہ رہنے کے لئے آسانی جیسے معاملات شامل ہیں۔ متوسط طبقے کے لئے زیادہ بچتوں، 21 ویں صدی کی ہندوستان کیلئے بنیادی ڈھانچے کی زیادہ فراہمی اور صحت کی دیکھ بھال۔ یہ تمام ایسے ٹھوس اقدامات ہیں جو زندگی آسانی سے گزارنے کیلئے تجویز کئے گئے۔

انہوں نے کا کہ ہمارے کسانوں نے ملک کی ترقی میں پھلوں اور سبزیوں کی ریکارڈ پیداوار کے ذریعے ایک بڑا رول ادا کیا ہے۔ اس بجٹ میں کسانوں کی ترقی اور ان کی آمدنی بڑھانے کے لئے بہت سے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ 51 لاکھ نئے مکانوں میں سے دلتوں، پچھڑے طبقوں اور معاشرے کے پسماندہ طبقے کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ 3 لاکھ کلومیٹر سے زیادہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ تقریباً 2 کروڑ اجابت خانے اور ایک اعشاریہ سات پانچ کروڑ مکانوں کو بجلی کے کنکشن دستیاب کرائے جائیں گے۔ ان کوششوں سے نئے مواقع خاص طور پر دیہی علاقوں میں نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ کسانوں کو ان کی مصنوعات پر جو لاگت آتی ہے اس کا ڈیڑھ گنا قیمت دینے کے فیصلے کو میں ستائش کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ مرکز، ریاستوں کے صلاح ومشورے سے ایک ایسا مستحکم نظام قائم کرے گی جس کے ذریعے یہ یقینی بنایا جاسکے گا کہ کسان اس فیصلے سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکیں۔ 'آپریشن گرینس' اس سلسلے میں ایک موثر ذریعہ ثابت ہوگا، خاص طور پر ان کسانوں کے لئے جو سبزیوں اور پھلوں کی

کاشت کرتے ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ امول نے ان کسانوں کو جو ڈیری کے سیکٹر میں مصروف ہیں مناسب قیمتیں دلانے میں کتنا اہم رول ادا کیا ہے۔ ہم اپنے ملک میں صنعت کی ترقی کیلئے علاقے وار حکمت عملی سے واقف ہیں۔ اب مختلف اضلاع میں زرعی پیداوار کو ذہن میں رکھتے ہوئے زراعت پر مبنی علاقے وار حکمت عملی کو پورے ملک کے مختلف اضلاع میں اپنایا جائے گا۔ اضلاع کی نشاندہی کے بعد کسی خاص زرعی پیداوار کو ذخیرہ کرنے، ڈبہ بند کرنے اور اس کی مارکیٹنگ کی سہولتوں کو فروغ دینے کے منصوبے کا میں خیر مقدم کرتا ہوں۔ ہمارے ملک میں امدادِ باہمی سوسائٹیوں کو انکم ٹیکس دینے سے چھوٹ حاصل ہے۔ لیکن 'کسانوں کی مصنوعات کی تنظیم' ایف پی او جو ایک طرح کی امدادِ باہمی سوسائٹی ہے یہ سہولت حاصل نہیں ہے۔ اس لئے ایف پی او کو انکم ٹیکس سے چھوٹ جو کسانوں کے مفاد میں ہے ایک ایسا قدم ہے جس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے۔ نامیاتی، مسالے جات اور جڑی بوٹیوں کی کاشت کرنے کے کام میں مصروف خواتین کے سیلف ہیلپ گروپوں کو ایف پی او سے منسلک کرکے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے گا۔ اسی طرح گوبردھن یوجنا سے گاؤں کو صاف رکھنے میں مدد ملے گی اور کسانوں کی آمدنی نیز مویشی پالنے والوں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ ہمارے ملک میں کسان کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ مختلف پیشے اپناتے ہیں۔ بعض کسان، ماہی پروری، مویشی پالن، پولٹری یا شہد کی مکھیاں پالنے جیسے پیشوں سے وابستہ ہیں۔ کسانوں کو ان زائد سرگرمیوں کیلئے بینکوں سے قرضے حاصل کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔ ماہی پروری اور مویشی پالن کیلئے کسان کریڈٹ کارڈ کے ذریعے قرضے کا انتظام کرنا ایک بڑا موثر طریقہ ہے۔ ہندوستان کے سات سو سے زیادہ اضلاع میں تقریباً 7 ہزار بلاک ہیں۔ ان بلاکوں میں 22 ہزار دیہی کاروباری مرکزوں کے بنیادی ڈھانچے کو جدید طرز پر ڈھالنے، اختراع اور گاؤں میں کنکٹی وٹی کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ آنے والے دنوں میں ان مرکزوں کے ذریعے کسانوں کی آمدنی بڑھائی جاسکے گی۔ روزگار کے مواقع میں اضافہ کیا جاسکے گا اور یہ مرکز زراعت پر مبنی دیہی اور زرعی معیشت کے نئے مرکز بن سکیں گے۔ پردھان منتری گرامین سڑک یوجنا کے تحت گاؤں کو اب دیہی ہاٹوں (منڈیوں)، تعلیم کے اعلیٰ مرکزوں اور اسپتالوں سے جوڑا جاسکے گا۔ اس سے گاؤں میں رہنے والوں کی زندگی آسان ہوجائے گی۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اجولا یوجنا میں آسان زندگی گزارنے کے جذبے میں توسیع کردی گئی ہے۔ اس اسکیم نے نہ صرف غریب خواتین کو دھوئیں سے راحت دلائی ہے بلکہ یہ ان کو بااختیار بنانے کا بھی ایک زبردست وسیلہ بن گیا ہے۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ اجولا یوجنا کا نشانہ پانچ کروڑ کنبوں سے بڑھا کر چھ کروڑ کنبے کردیا گیا ہے۔ بڑی تعداد میں دلت، قبائلی اور پسماندہ طبقوں کے کنبوں کو اس اسکیم سے فائدہ پہونچا ہے۔ بجٹ میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست کنبوں کی فلاح و بہبود کیلئے تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

طبی علاج معالجہ اور اس پر آنے والا خرچ متوسط طبقے اور غریب طبقے کے لوگوں کے لئے ہمیشہ ہی تشویش کا باعث رہا ہے۔ بجٹ میں 'آیوشمان بھارت' کی جونئی اسکیم پیش کی گئی ہے اس سے ان لوگوں کی فکرمندی دور کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ اسکیم ملک کے تقریباً دس کروڑ غریب اور متوسط طبقے کے کنبوں کے لئے فراہم ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس اسکیم کے ذریعے 45 سے 50 کروڑ لوگوں کا احاطہ کیا جاسکے گا۔ اس اسکیم کے تحت ان کنبوں کو نشان زد اسپتالوں میں پانچ لاکھ روپے سالانہ تک کا فری علاج مہیا کیا جائیگا۔ یہ دنیا کا اب تک کا سب سے بڑا صحت انشورنس منصوبہ ہے، جس کا خرچ حکومت برداشت کرے گی۔ ملک کی تمام بڑی پنچایتوں میں ایک اعشاریہ پانچ لاکھ صحت کی دیکھ بھال کے مرکز قائم کرنے کی تجویز قابل تعریف ہے۔ اس کے ذریعے گاؤں میں رہنے والے لوگوں کے صحت خدمات تک آسانی سے رسائی حاصل ہوگی۔ پورے ملک میں 24 نئے میڈیکل کالجوں کے قیام سے نہ صرف لوگوں کا علاج ہوسکے گا بلکہ ان میڈیکل کالجوں کے ذریعے نوجوانوں کو میڈیکل تعلیم بھی فراہم ہوسکے گی۔ ہماری کوشش ہے کہ پورے ملک میں تین پارلیمانی حلقوں کیلئے کم ازکم ایک میڈیکل کالج قائم کیا جائے۔

وزیر اعظم نے کہا بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ معمر افراد کی تشویشات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس بجٹ میں بہت سے اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ اب معمر افراد پردھان منتری وایا وندن یوجنا کے تحت پندرہ لاکھ رقم تک پر 8 فی صد کم از کم سود پانے کے حق دار ہوں گے۔ ان کے بینکوں یا ڈاکخانوں میں جمع شدہ رقموں پر ملنے والے پچاس ہزار روپے تک کے سود پر کوئی ٹیکس نہیں دینا ہوگا۔ پچاس ہزار روپے تک کی صحت انشورنس قسط انکم ٹیکس سے مستثنیٰ رہے گی۔ اس کے علاوہ تشویشناک بیماری کے علاج پر آنے والے ایک لاکھ روپے تک کے خرچ پر انکم ٹیکس سے راحت فراہم کی گئی ہے۔ ایک طویل عرصے تک ملک میں چھوٹے اور درمیانہ صنعتی کارخانوں یا ایم ایس ایم ای کو بڑی صنعتوں کے مقابلے میں زیادہ ٹیکس دینا پڑتا تھا۔

بجٹ میں ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے حکومت نے ایم ایس ایم ای کے لئے ٹیکس کی شرح پانچ فیصد کم کردی ہے۔ اور اب انہیں پہلے کی طرح تیس فیصد کی بجائے پچیس فیصد ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ بینکوں اور ایم بی ایف سی سے قرضے حاصل کرنے کی سہولت کو آسان بنا دیا گیا ہیتا کہ ایم ایس ایم ای صنعتوں کے پاس کام کاج چلانے کا سرمایہ فراہم رہے۔ اس سے میک ان انڈیا مشن کو بڑھاوا ملے گا۔ بڑی صنعتوں میں این پی اے کی وجہ سے ایم ایس ایم ای صوبے کو مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ چھوٹی صنعتوں کو دوسروں کی غلطیوں کی وجہ سے نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے حکومت جلد ہی ایم ایس ایم ای سیکٹر میں این پی اے اور پریشانی کا شکار کھاتوں کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے جلد ہی تلافی کے اقدامات کا اعلان کرے گی۔

ملازمین کو سماجی تحفظ فراہم کرنے اور روزگار کو فروغ دینے کی خاطر حکومت نے دوررس نتائج کے حامل فیصلے کئے ہیں۔ اس سے بے ضابطہ سے باضابطہ سیکٹر میں منتقل ہونے میں مدد ملے گی اور اس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ اب حکومت تین سال کے لئے نئے مزدوروں کے ای پی ایف کھاتوں میں 12 فیصد رقم جمع کرائیگی۔ اس کے علاوہ ای پی ایف میں نئی خاتون ملازمین کا حصہ تین سال کے لئے 12 فیصد سے کم کرکے

8 فیصد کردیا گیا ہے تاکہ وہ گھر زیادہ تنخواہ لے کر جائیں اور خواتین کیلئے روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہوں گے۔البتہ مالکان کا حصہ بارہ فیصد پر برقرار رہے گا۔کام کرنے والی خواتین کو بااختیار بنانے کی جانب یہ ایک بڑا قدم ہے۔

جدید ہندوستان کے خواب کو پورا کرنے کیلئے اور عام آدمی کی زندگی آسانی سے گذرنے کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے اور ترقی میں استحکام کو یقینی بنانے کے لئے ہندوستان کو اگلی نسل کے بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔ڈیجیٹل انڈیا سے وابستہ بنیادی ڈھانچے کے فروغ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔6 لاکھ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو پچھلے سال کے مقابلے میں ایک لاکھ کروڑ روپے زیادہ ہیں۔ان اسکیموں سے ملک میں روزگار کے کئی گنا مواقع پیدا ہوں گے۔میں وزیر خزانہ کو تنخواہ پانے والے اور متوسط طبقے کے لوگوں کے لئے ٹیکس رعایات کے لئے مبارکباد دیتا ہوں۔

اس بجٹ سے ہر ہندوستانی شہری کی توقعات پوری ہوں گی۔کسانوں کو ان کی فصلوں کی منافع بخش قیمتوں کو ،فلاحی اسکیموں کے ذریعے غریبوں کی ترقی کو ٹیکس ادا کرنے والے لوگوں کی دیانتداری کا احترام کرکے ٹیکس کے صحیح ڈھانچے کے ذریعے صنعت کاروں کے جذبے کی اعانت کرکے اور ملک کے لئے معمر شہریوں کی دین کا خیر مقدم کر کے بجٹ میں ان تمام باتوں کو یقینی بنایا گیا ہے۔میں ایک بار پھر وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو ایک ایسا بجٹ پیش کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں جس سے زندگی آسانی کے ساتھ گذارنے میں مدد ملے گی اور ایک نئے ہندوستان کیلئے مضبوط سنگ بنیاد رکھا جا سکے گا۔''

☆☆☆

بجٹ 2018-19 میں سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کی وزارت کے لیے سرمایہ بجٹ تخصیص میں 2017-18 سے 12.10 فیصد اضافہ

☆ سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کی وزارت کے لیے سال 2018-19 کے مرکزی بجٹ میں 2017-18 کے مقابلے 12.10 فیصد اضافہ مختص کیا گیا ہے۔ 2017-18 میں اس وزارت کے لئے بجٹ میں مختص کی گئی رقم 6908 کروڑ روپے تھی، جسے اب 2018-19 کے مرکزی بجٹ میں بڑھا کر 7750 کروڑ روپے کردیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسکیموں کے لئے بھی بجٹ تخصیصات میں 2017-18 کے مقابلے 2018-19 کے بجٹ میں مختص کئے گئے سرمائے میں 11.57 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔مزید برآں 2017-18 کے مقابلے 2018-19 کے مرکزی بجٹ میں دیگر پسماندہ زمروں کے لئے مختص سرمائے میں بھی 41.03 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔شیڈول کاسٹ کے لئے قائم کئے جانے والے وینچر کیپٹل فنڈ کے خطوط پر دیگر پسماندہ زمروں کے لئے بھی 2000 کروڑ روپے کے سرمائے سے وینچر کیپٹل فنڈ شروع کیا جائے گا۔2018-19 میں اس کے لئے 140 کروڑ روپے کا سرمایہ پہلے ہی فراہم کرایا جا چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہاتھ سے صفائی کرنے والوں اور ان کے متعلقین 13587 اراکین کو ہنرمندی کے فروغ کی تربیت دی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے صفائی کرنے والے 800 ملازمین اور ان کے متعلقین کو بینکوں کے قرض بھی دئے گئے ہیں۔ملک میں پہلی بار دواؤں کے غلط استعمال کے متاثرین کی شناخت کے لئے ایک قومی جائزہ شروع کیا گیا ہے۔اس جائزے میں 185 اضلاع شامل ہوں گے۔اس کے ساتھ ہی اس میں 150 کنبے اور 6 لاکھ افراد کو شامل کیا جائے گا۔اس جائزے کا کام ابھی جاری ہی ہے اور توقع ہے کہ مارچ-اپریل 2018 تک یہ جائزہ مکمل ہوجائے گا۔ ملک میں پہلی بار دواؤں کے غلط استعمال کا شکار ہونے والے افراد کی بحالی کے لئے 200 کروڑ روپے کا سرمایہ مختص کیا گیا ہے۔اس کے تحت 15 اہم اضلاع میں کام شروع کیا جائے گا۔ دواؤں کے غلط استعمال کے شکار ہونے والے لوگوں کی بحالی کے لئے اس محکمے کی معاونت کے ساتھ سبھی مرکزوں میں بیرونی تشخیص اور علاج کی سہولیات دستیاب کرائی جائیں گی۔ ان سینٹروں کا نام ''نشہ چھڑاؤ'' مرکز سے بدل کر ٹریٹمنٹ کلینک کردیا جائے گا۔ملک کی بڑے جیلوں جووینائل ہومز اور ریاستوں کے بڑے اسپتالوں میں یہ کلینک قائم کئے جائیں گے۔دیگر پسماندہ زمروں کے لئے قبل میٹرک وظائف یعنی پری میٹرک اسکالرشپ کے لئے آمدنی کی حد 44500 سے بڑھا کر 2.5 لاکھ روپے سالانہ کردی گئی ہے۔اس کے ساتھ ہی شیڈیول کاسٹ زمروں کے لئے پری میٹرک اسکالرشپ کے لئے آ؟ مدنی کی حد بھی دو لاکھ سے بڑھا کر 2.5 لاکھ روپے کردی گئی ہے۔ڈے اسکالر کے لئے بھتے کی رقم 150 روپے سے بڑھا کر 225 روپے ہاسٹل میں قیام کرنے والے طلبا کے لئے 350 سے بڑھا کر 525 روپے کردی گئی ہے۔شیڈیول کاسٹ زمروں کو اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کے لئے فراہم کرائی جانے والی رقم 4.5 لاکھ روپے سے بڑھا کر 6 لاکھ روپے سالانہ کردی گئی ہے۔شیڈیول کاسٹ اور دیگر پسماندہ زمروں کے طلبا کو فری کوچنگ کی سہولت فراہم کرائے جانے کے لئے آمدنی کی حد 4.5 لاکھ روپے سے بڑھا کر 6 لاکھ روپے کردی گئی ہے۔علاوہ ازیں بھتے کی رقم میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔مقامی طلبا کو دیا جائے والا بھتہ 1500 سے بڑھا کر 2500 روپے کردیا گیا ہے اور غیر معمولی ذہانت کے حامل طلبا کے لئے یہ رقم 3000 روپے سے بڑھا کر 5000 روپے کردی گئی اور دیگر پسماندہ زمروں کے لئے پری میٹرک اسکالرشپ میں دیئے جانے والے وظائف کی شرحوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔اس سے پہلے درجہ ایک سے پانچ تک کے طلبا کو دی جانے والی اسکالرشپ کی شرح 10 ماہ کے لئے 25 روپے اور درجہ 6 سے آٹھ تک 40 روپے اور درجہ 9 سے 10 تک کے لئے 50 روپے ماہانہ تھی لیکن اب اس پر نظر ثانی کرکے اسے پہلے 10 ماہ کے لئے درجہ ایک سے 10 تک کے لئے 100 روپیکردیا گیا ہے۔ہاسٹل میں قیام کرنے والے درجہ 3 سے درجہ 8 تک کے طلبا کے لئے یہ رقم دس ماہ کی مدت کے لیے 200 روپے اور درجہ 9 اور 10 کے لئے 500 روپے ماہانہ کردی گئی ہے۔اس کے ساتھ ہی شیڈولڈ کاسٹ کے لیے نیشنل فیلوشپ کے تحت دی جانے والی مالی امداد کی رقم بھی 25000 روپے سے بڑھا کر 28000 روپے فی طالب علم کردی گئی ہے۔

کرن بھٹی

بلیک بورڈ تا ڈیجیٹل بورڈ

تعلیم کے زمرے میں بجٹ اور اس کے اثرات

ہر سال ہی بجٹ اعلانات کے موقع پر بجٹ سے متعلق خدشات اور توقعات دونوں ہی کے بارے میں بہت زیادہ پیش گوئی کی جاتی ہے کہ بجٹ کن علامات کا مظہر ہوگا۔ یہاں یہ بات ذہن نشیں کرنا ضروری ہے کہ پالیسی سے متعلق اہم علانات کو شاذ و نادر ہی بجٹ علامات میں شامل کیا جاتا ہے تو لوگوں کو کس کا انتظام رہتا ہے۔ آئندہ عام انتخابات سے قبل رواں سال کا مرکزی بجٹ آخری بجٹ ہوسکتا ہے، اس لئے عوامی حلقوں میں اس بات کی توقع کی جارہی تھی کہ حکومت عوامی حلقوں کو زیادہ راحت اور معیشت کے ان سیکٹروں کو لبھانے والا بجٹ پیش کرے گی جنہیں احیاء نو اور امداد کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن حیران کن بات ہے کہ موجودہ بجٹ میں زراعت اور دیہی سیکٹر پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

ماضی کی نظیر کے مطابق یہ باعث حیرت ہے کہ بجٹ اعلانات سے متعلق وزیر مالیات کے خطاب میں تعلیم کو بھی نمایاں مقام ملا ہے۔ یہ اس لئے حیران کن ہے کہ گزشتہ برس کے خطاب میں بھی تعلیم کو مشکل سے ہی جگہ مل پائی تھی اور ملک پارٹی خطوط پر منعقد ہونے والے انتخابات در انتخابات میں بھی تعلیم کے لئے کوئی جگہ نہیں رہی تھی۔ مرکزی بجٹ میں دیہی معیشت کو مستحکم کرنے، ڈھانچہ بندی کے قیام اور بزرگ شہریوں کی حمایت کے ساتھ ساتھ ترجیحات میں تعلیم کو شامل کرنا حوصلہ افزا بات ہے۔ درحقیقت سابقہ برسوں کے مقابلے میں اس بار واضح طور پر بجٹ خطاب میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ایجوکیشن پالیسی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

تعلیم کے شعبے میں اب معیار اور دیگر مختلف پہلوؤں پر خصوصی توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ اس کے لئے ان تمام نکات کی نشاندہی کرلی گئی ہے جن پر زور رہے گا۔ یہ دو اہم اعلانات کی شکل میں منظر عام پر آئے ہیں۔ ان میں پہلا ٹکنالوجی ہے جسے تعلیم شعبے میں کوششوں میں مقدم رکھا جائے گا اور بلیک بورڈ سے ڈیجیٹل بورڈ کی جانب حرکت پذیری میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہوگی اور نمبر دو حکومت تعلیم کے بنیادی درجے سے ثانوی درجے تک یکساں پالیسی اختیار کرے گی۔ پالیسی سے متعلق یہ دونوں علامتیں بجٹ سے عین قبل خبروں کی سرخیوں میں شامل تھیں۔ سی اے بی ای کمیٹی کی آخری میٹنگ میں ''آپریشن ڈیجیٹل بورڈ'' کا اعلان کیا گیا تھا اور ایس ایس اے اور آر ایم ایس اے (ٹیچروں کے تعلیم پروگرام کے ساتھ) کے انضمام سے متعلق فروغ انسانی وسائل کی وزارت کے ذریعے ایک تصوراتی دستاویز زیر گردش تھا۔ معیار میں سدھار کے لئے ضلع کی بنیاد پر ایک حکمت عملی تیار کرنے کے منصوبے کے علاوہ نیشنل اچیومنٹ سروے (این اے ایس) نتائج پر مبنی اور ٹیچر ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ کے ایسے شعبوں کی نشاندہی کی گئی جہاں پر معیار کے اعتبار سے سدھار کی ضرورت ہے۔

بجٹ میں تعلیم سے متعلق جن اہم امور کو شامل کیا گیا ہے، ان میں نوودیہ ودیالیہ کی طرز پر قبائلی علاقوں میں ریزیڈنشیل اسکولوں کا قیام اور آئندہ چار برسوں کے دوران ایک لاکھ کروڑ روپے تک کے فنڈ کے ذریعہ اختراعی اور تحقیقی کاموں میں سرمایہ کاری سرفہرست ہیں۔

بلاشبہ ان اعلانات میں سے ہر ایک اعلان قابل ستائش ہے۔ ان خوش آئند اعلانات کے تحت درج ذیل پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کے تحت جہاں تک ممکن ہوسکے، تعلیم کے سیکٹر میں جدید ترین ٹکنالوجی سے بھرپور استفادہ کیا جائے۔ تعلیم کے تئیں ایک جامع طرز فکر اختیار کرنا تاکہ اس کے نتیجے میں مختلف سطحوں پر متحدہ عمل کیا جاسکے۔ افسر شاہی اور بجٹ میں سدھار کے ذریعے ٹیچر اور ان کی تربیت میں سرمایہ کاری، اگر اس اعلان پر جامع طریقے سے عمل کیا گیا تو کلاس روم میں معیار پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے، ضلع سطح پر امتحانات سے متعلق حصولیابیوں سے معیار کا تعین کیا جاسکے گا جس کی مدد سے مستقل بنیاد پر تدریسی حکومت عملی کی منصوبہ کی جاسکے گی۔ معیار برقرار رکھنے سے متعلق حکمت عملی میں تحقیق و اختراع میں سرمایہ کاری کو اہم عنصر بنایا گیا ہے اور آخر میں قبائلی علاقوں تک تعلیم کی توسیع کی ضرورت کو ایک عرصے سے محسوس کیا جارہا ہے۔ بدقسمتی سے ان اعلانات کے پیچھے نیک ارادے مالیاتی تحقیق کے ساتھ موافقت نہیں رکھتے ہیں۔ مگر بجٹ دستاویز میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے ان سب کے لئے سرمایہ کہاں سے فراہم کیا جائے گا۔

مضمون نگار سنٹر فار پالیسی ریسرچ (سی پی آر) میں سینئر فیلو ہیں۔
kiran.bhatty@gmail.com

گرچہ نیشنل ایجوکیشن مشن کے لئے مجموعی گزشتہ برس کے 28255 کروڑ روپے سے بڑھا کر 31212 کروڑ کر دیا گیا ہے۔ اس مد میں 3000 کروڑ روپے کے اضافے کے باوجود بجٹ خطاب میں تعلیم کے زمرے میں جن اہم منصوبوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کے اعتبار سے مختص رقم مناسب نہیں لگتی ہے۔ مثال کے طور پر کلاس ڈیجیٹل طریقے سے حصول علم اور ڈیجیٹل بورڈ کا استعمال ایسی صورت میں ہی ممکن ہوسکتا ہے جب اس کے بنیادی ڈھانچے میں بڑے پیمانے پر سدھار کیا جائے کیوں کہ موجودہ وقت میں تمام اسکولوں کے صرف 62 فی صد اسکولوں میں بجلی کا کنکشن ہے اور صرف 24 فی صد اسکولوں میں کمپیوٹر کی سہولت ہے اور ڈی آئی ایس ای 2015-16 کے مطابق ملک میں صرف 24 فی صد اسکولوں میں بجلی کا کنکشن ہیں اور 9 فی صد اسکولوں کو کمپیوٹر کی سہولت حاصل ہے۔ اس میں یہ حقیقت شامل نہیں ہے کہ لاکھوں بچے ابھی بھی اسکول جانے سے محروم ہیں (اسکول نہ جانے والے بچوں کی یہ تعداد وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے مطابق چھ ملین اور این ایس ایس کے مطابق ایسے بچوں کی تعداد 20 ملین ہے)۔ اگر ان بچوں کو اسکول بھیجنے کی تیاری کی جائے تو ڈھانچہ بندی میں مزید سرمایہ کاری کرنی پڑے گی۔ اس کے علاوہ دیہی برق کاری مشن نے ابھی تک اسکولوں کا احاطہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی مستقبل قریب میں اس کے امکانات میں ایسی صورت میں اسکولوں میں ڈیجیٹل بورڈ کا استعمال مشکل لگتا ہے۔ اسکولی تعلیم سے متعلق بجٹ دستاویزات میں واضح نہیں ہے کہ اس عمل کے لئے فنڈ کیسے فراہم کیا جائے گا۔ درحقیقت ڈیجیٹل انڈیا ای لرننگ کے لئے بجٹ کو اس سال 518 کروڑ روپے سے گھٹا کر 456 کروڑ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح سے ٹیچر لرننگ کا معاملہ ہے۔ حالاں کہ بجٹ میں ٹیچروں کی ٹریننگ پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے لیکن ٹیچرس اینڈ ٹریننگ کے لئے ''مدن موہن مالویہ نیشنل مشن'' کے بجٹ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے اور اس کا بجٹ گزشتہ برس کا 120 کروڑ روپے پر ہی قائم ہے۔ تاہم ٹیچر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے استحکام کے لئے 70 کروڑ کے ساتھ مختص رقم میں اضافہ کیا گیا ہے لیکن یہ بھی لسانی ٹیچروں کی تقرری کی مد میں 40 کروڑ کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ (صفحہ 188 پر آئٹم نمبر 20) اس میں عمومی طور پر ٹیچروں کی زبردست قلت کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے جب کہ قبائلی علاقوں میں ٹیچروں خاص کر لسانی ٹیچروں کی زبردست قلت ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ٹیچروں کی مناسب تربیت معیار کا اہم عنصر ہے۔ لیکن ایسے وقت میں اس پر ٹیچروں کی تقرری کی لاگت پر شامل کیا جائے کیوں کہ ٹیچروں کی بڑے پیمانے پر قلت نے پہلے ہی معیار کے بحران کو سنگین کیا ہوا ہے۔

ملک کے تمام اسکولوں کے 11.5 فی صد پرائمری اور 7.5 فی صد اسکول اور صرف ایک ٹیچر والے اسکول ہیں اور ایک گورنمنٹ ایلیمنٹری اسکول میں ٹیچروں کی اوسط تعداد ابھی 4.3 ہے جو کہ ہر گریڈ کے لئے ایک ٹیچر کے مکمل معیار سے بہت کم ہے۔ بنیادی ضابطے کا یہ عنصر باعث تشویش ہے۔ یہاں یہ ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک معیار کے کیا معنی ہیں۔ آیا مناسب ٹیچروں کے بغیر معیار میں سدھار پیدا کیا جاسکتا ہے؟ کیا بغیر ٹیچروں والی کلاسوں میں ڈیجیٹل بورڈ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

وزیر موصوف نے اپنے خطاب میں قبائلی علاقوں میں نوودیہ ودیالیوں کی طرز پر جن اسپیشل اسکولوں کا تذکرہ کیا ہے، جہاں تک ان کا تعلق ہے تو تعلیم کے لئے بجٹ میں اس مد کے اعتبار سے کسی طرح کا اضافہ نہیں کیا گیا ہے، جب کہ اس طرح کے اسکولوں کے قیام سے قبائلی امور سے متعلق بجٹ میں اکلویہ اسکولوں کے لئے بجٹ میں اضافہ لازمی ہے۔ اس طرح کے معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لازمی ہوجاتا ہے کہ حکومت کو تعلیم کے تئیں ایک جامع طرز فکر اختیار کرنی چاہئے۔ درحقیقت وزارت برائے فروغ انسانی وسائل یا ریاستی تعلیمی شعبوں اور وزارتوں یا سماجی انصاف کے شعبوں اور قبائلی بہبود کے درمیان ذمہ داریوں کی تقسیم پر انتظامیہ کے دوہرے نظام کو اختیار کرنے پر تنقید ہوتی رہی ہے۔ تعلیمی شعبے میں بھی مہارت کا فقدان ہے۔ یہ برائے تعلیم خدمات کو انجام دینے کے لئے شعبہ برائے قبائلی امور کی صلاحیت اور اہلیت کو متاثر کر رہی ہے۔ بجٹ خطاب اور اس کے دوران تقسیم کئے گئے دستاویزات میں تعلیمی اسکیموں کو ضم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ ان اسکیموں کو لازمی طور پر تمام اسکولوں میں نافذ کرنا چاہئے۔ خاص طور پر آبادی کے کمزور طبقے کے لئے چلائے جا رہے اسکولوں میں اس کا نفاذ ہونا چاہئے تاکہ یہ اسکول بھی ان اسکیموں سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔ قبائلی امور سے متعلق شعبوں کے زیر انتظام اسکولوں کے ساتھ جاری ناروا سلوک کو فوراً ختم کر دینا چاہئے۔ اس برتاؤ کو اکلویہ اسکولوں کے معاملے میں جاری نہیں رکھنا چاہئے۔ یہی مناسب وقت ہے جب اس ضمن میں ایک جامع سوچ اختیار کی جائے جس کے تحت تمام اسکولوں کو ایک ہی ایڈمنسٹریشن کے تحت اور فروغ انسانی وسائل کی وزارت اور ریاستی تعلیمی شعبوں کے دائرہ اختیار میں شامل کیا جائے۔

بدقسمتی سے بجٹ دستاویزات میں کسی بھی شکل میں اس جامع طرز فکر کی جھلک نہیں دکھائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ایس ایس اے اور آر ایم ایس اے کے ساتھ ساتھ ٹیچر ایجوکیشن کے لئے بجٹ میں تخصیص کو علاحدہ علاحدہ برقرار رکھا گیا ہے۔ ایس ایس اے کے لئے بجٹ میں معمولی اضافہ کیا گیا ہے اور گزشتہ برس مختص کی گئی رقم 23500 کروڑ روپے میں معمولی اضافہ کرکے اسے 26128 کروڑ روپے کیا گیا ہے اور آر ایم ایس اے کے لئے 3915 کروڑ (آر ای) کو بڑھا کر 4213 کروڑ کر دیا گیا ہے۔ ان اعداد وشمار کو ذہن میں رکھتے ہوئے کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ آیا ریاستوں کے ذریعے ان پر اتفاق رائے ہوجائے گا اور اسے مناسب طریقے سے استعمال کیا جاسکے گا؟ اس مختص رقم کو مختلف پروگرام کے لئے کس حساب سے استعمال کیا جائے گا؟ اس طرز فکر کے نتیجے میں ایس ایس اے یا آر ایم ایس کے ڈھانچے میں کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی؟ یہ ایسے سوال ہیں جن کا اب تک کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ اس لئے معیار پر مرتب ہونے والے مجموعی اثرات کی بھی وضاحت نہیں کی جاسکتی۔ اس معاملے میں بہت کچھ انحصار ضم کے منصوبے پر ہے۔

آئندہ چار برسوں کے دوران تحقیق اور اختراع کے شعبوں میں ایک لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات سے متعلق اعلان کا لازمی طور پر خیر مقدم کیا جانا چاہئے۔ یہ ایک اہم اعلان ہے۔ یہ اس لئے بھی خاص ہے کہ اسے اس سال کے لئے کی گئی تخصیص میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس سال کے لئے مختص 350 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں جو کہ گزشتہ برس کے 319 کروڑ روپے سے 45 کروڑ زیادہ ہیں۔ اس سے ضروری ہو جاتا ہے کہ اگر اس وعدے کو پورا کرنا ہے تو آئندہ تین برس کے دوران بجٹ میں بڑے پیمانے پر اضافے کی ضرورت ہوگی۔

بجٹ خطاب میں تدریسی نتائج میں سدھار کے لئے بنیاد قائم کرنے کے مقصد سے نیشنل اچیومنٹ سروے جیسے دیگر عناصر کے معیار پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں بجٹ کے تعلق سے پیچیدگیوں کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، اس لئے فائنانشیل اسٹیٹمنٹ میں اس کی غیر موجودگی باعث تشویش نہیں ہے۔ اس کے باوجود تدریس کے عمل کی نگرانی اور سدھار کیا جا سکے اور ضرورت پڑنے پر مناسب طریقے سے ردعمل کیا جا سکے۔ یہاں یہ امر اہمیت کا حامل ہوگا کہ ضلع اور ذیلی ضلع کی سطح پر انتظامیہ اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے اپنے آپ کو کس طرح تیار کرتی ہے۔ اس عمل میں چند مالیاتی پیچیدگیوں کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن امکانی طور پر آئندہ برس کے بجٹ میں انہیں شامل کیا جا سکتا ہے۔

اس سال کے بجٹ سے جو ایک اہم پیغام ملتا ہے، وہ یہ ہے کہ رواں مالی سال کے مرکزی بجٹ کے خطاب میں تعلیم کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس ضمن میں جو اشارے ملے ہیں، اس سے تعلیم کے تعلق سے قوی امکانات روشن ہوتے ہیں لیکن اس سال کے لئے مختلف مد میں جو فنڈ مختص کئے گئے ہیں، اس سے اس کا اندازہ نہیں ہوتا ہے کہ تعلیم کے زمرے دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں قطعی اعلانات وسائل کی تخصیص کے ساتھ بے میل ہیں یا اس کے بھی قطعی اشارے نہیں ہے کہ وسائل کہاں سے آئیں گے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا حکومت آگے کے معاملات میں غیر بجٹ یا نجی وسائل پر انحصار کرنا چاہتی ہے؟ اس ضمن میں عوام کے لئے تعلیم کے مستقبل کے تعلق سے بڑے پیمانے پر پیچیدگیاں ہیں جن پر عوامی سطح پر بھی غور وخوض کیا جانا نہایت ضروری ہے۔

تعلیم میں معیاری اعتبار سے سدھار کے لئے ٹکنالوجی وہ شعبہ ہے جس پر سب سے زیادہ توجہ دینی ہوگی۔ اس ضمن میں مساعی سے نہ صرف ڈھانچہ بندی کی کمی سے نمٹا جا سکے گا بلکہ درس و تدریس کے مروج طریقوں سے حائل رکاوٹوں اور دشواریوں کو دور کیا جا سکے گا۔ کیا اس سیکٹر کو درپیش چیلنجوں اور ادارہ جاتی مسائل کے تصفیے کے لئے ٹکنالوجی کو اصل ہتھیار بنایا جائے گا؟ آیا حکومت تصفیہ طلب امور کے پائیدار حل تلاش کر رہی ہے اور نفاذ کی ناکامی کے نتیجے میں منظر عام پر آنے والے امور کے تصفیے کے لئے عملی اقدامات سے گریز کر رہی ہے جو کہ طویل عرصے سے زیر التوا ہیں اور ناقص معیار کا سبب بن رہے ہیں اور تدریس کی سطح پر اثر انداز ہو رہے ہیں؟

☆☆☆

ہندوستان تمام شعبوں میں ڈیجیٹل اختراع کا مرکز: وزیراعظم

☆ وزیراعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندوستان تمام شعبوں میں ڈیجیٹل اختراع کا مرکز ہے۔ انھوں نے میسورو سے بذریعہ ویڈیو کانفرنس حیدرآباد میں انفارمیشن ٹکنالوجی پر عالمی کانگریس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف بڑی تعداد میں اختراعی انٹرپرینرس کا حامل ہے بلکہ ٹکنالوجی کی اختراع کے لئے بھی ہندوستان ایک بڑی مارکٹ بن گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ڈیجیٹل انڈیا نہ صرف حکومت کا قدم ہے بلکہ یہ ایک طرزِ زندگی ہے۔ مودی نے کہا کہ ڈیجیٹل انڈیا ڈیجیٹل تفویض اختیارات کے لئے ڈیجیٹل شمولیت لانے کی سمت ایک سفر ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ دنیا ایک خاندان کی طرح ہے جو ہندوستانی فلسفہ میں رچا بسا ہوا ہے۔ اس سے ملک کی جامع روایات کا اظہار ہوتا ہے۔ 21 ویں صدی میں ٹکنالوجی اس نظریہ کی حامل بن گئی ہے۔ اس کانگریس میں 2 ہزار مندوبین بشمول آئی ٹی کمپنیوں کے سربراہوں، اہم سرکاری عہدیداروں کے ساتھ ساتھ 30 ممالک کے ماہرین تعلیم پہلی مرتبہ ہندوستان میں اس تقریب میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس تقریب کا اہتمام ورلڈ انفارمیشن ٹکنالوجی اینڈ سرویس الائنس کی جانب سے کیا گیا ہے جب کہ نیشنل الائنس آف سافٹ ویر اینڈ سرویس کمپنیز اور تلنگانہ ریاست اس کی مشترکہ طور پر میزبانی کر رہے ہیں۔ مصنوعی ذہانت، مشینوں اور دیگر نئی ٹکنالوجیز کے استعمال میں اضافہ کے سبب ملازمتوں سے محرومی کے خدشات کو دُور کرتے ہوئے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی روی شنکر پرساد نے عالمی کانگریس میں کہا کہ حکومت نے کئی کمیٹیاں مصنوعی ذہانت، میاپنگ ٹکنالوجی، سائبر سکیوریٹی کے لئے قائم کی ہے تاکہ اس پر بڑے پیمانے پر عمل کیا جا سکے۔ ڈیجیٹل حکمرانی بہتر حکمرانی ہے۔ ہندوستان نے سرکاری خدمات کی فراہمی میں درمیانی افراد کا خاتمہ کرتے ہوئے 7 ہزار کروڑ روپئے بچائے ہیں۔ عوام کی دہلیز تک بیشتر فلاحی پروگرامس لائے گئے اور فائبر نیٹ ورک کے لئے 50 ہزار مواضعات کو جوڑنے کے باوقار پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ اس مساعی کا مقصد عام خدمات جیسے کیوزک فراہم کرنا ہے۔ دیہی علاقوں میں بی پی او کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ 22 ویں عالمی کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے ٹی راما راؤ نے بیشتر انفرا اسٹرکچر سولیوشنس کی تفصیلات پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ حکومت ڈیجیٹل تلنگانہ کو حقیقت میں تبدیل کر رہی ہے۔ تلنگانہ ریاست آئی ٹی کو اولین شعبہ بنانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ریاست ہندوستان میں آئی ٹی برآمدات میں دوسری بڑی ریاست بن گئی ہے اور راست طور پر نصف ملین افراد کو ملازمت دی گئی۔ موزوں مقام، موافق ماحول، تعلیمی اداروں کی موجودگی نے بہترین آئی ٹی فرمس جیسے گوگل، مائیکروسافٹ، فیس بک، امیزان، اوبر، سیلس فورس اور دیگر کو یہاں راغب کیا ہے۔

بڑھتے قدم

(ترقیاتی خبرنامہ)

دست کاری محض ہاتھ کا ہنرنہیں بلکہ دل ودماغ کی صلاحیت کی بھی متقاضی ہوتی ہے: راج ناتھ سنگھ

☆وزیرداخلہ جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ دست کاری کا ہنرمحض ہاتھ کا فن نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے دل ودماغ کی صلاحیت بھی درکار ہوتی ہے ''وقار کے ساتھ ترقی'' کے موضوع پر اقلیتی امور کی وزارت کے زیرا ہتمام باباکھڑک سنگھ مارگ پرمنعقدہ ہنر ہاٹ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیرداخلہ جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہنر ہاٹ کا مطلب'' ہنر''یعنی ایچ سے مراد ہاتھوں سے بنایا ہوا 'یو' سے مراد امیدوں سے سجایا گیا،'این' سے مرادنفاست سے تراشا گیا،'اے' سے اچھامنافع ،'آر' سے مرادروزگار میں اضافہ، ہے۔انھوں نے اس تقریب کی صدارت کی اور مستقبل میں فنکاروں کی اعلیٰ صلاحیت اورفن کوفروغ دینے اور ماہرصناعوں کی تشہیرکرنیپر زوردیاہے۔انھوں نے'' ہنرہاٹ''کوفروغ دینے کے لئے ایک بڑاادارہ قائم کرنے کامشورہ دیا تاکہ مستقبلمیں قومی اوربین الاقوامی سطح پراس شعبے کی تشہیرکی جائے۔

جناب راج ناتھ سنگھ نے ہنرہاٹ کی اس تقریب کے انعقاد کے لئے اقلیتی امورکی وزارت کو مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ دست کاری اشیا نہ صرف ہاتھ کافن ہیں بلکہ یہ دل ودماغ کی صلاحیت کی بھی متقاضی ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک کے ہرخطے میں اس فن میں مہارت رکھنے والے بہت سے لوگ موجود ہیں۔ وزیرداخلہ نے ملک بھرسے آئے ہوئے فنکاروں/ دست کاروں، ماہرصناعوں اورطباخی کے ماہرین کے اسٹالوں کا بھی بہ نفس نفیس دورہ کیا۔ یہاں ملک بھرسے اعلیٰ فنکاروں کے ذریعہ تیاری کی گئی دست کاری اورہتھ کرگھا کی شاندار اشیا کی نمائش کی گئی ہے۔ بعدازاں اقلیتی امورکے وزیر، جناب مختارعباس نقوی نے کہا کہ اقلیتی امورکی وزارت کے تحت ہنرہاٹوں کے اہتمام کا مقصد ملک بھرکے اعلافنکاروں کوقومی اوربین الاقوامی سطح پر ،ترقی وتشہیرکے مواقع فراہم کرانا ہے۔ انھوں نے انکشاف کیا کہ گذشتہ سال، ملک کے مختلف حصوں میں ہنرہاٹ تقریبات کاانعقاد کیا گیا تھا، جس نے کامیابی کے ساتھ روزگارکی فراہمی اورتین لاکھ سے زائدفنکاروں اوران سے وابستہ لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے تھے۔جناب نقوی نے کہاکہ اس سے قبل'ہنرہاٹ پروگرام کا انعقاد(2016-2017)میں پرگتی میدان میں، بین الاقوامی تجارتی میلے میں اور(2017)میں باباکھڑک سنگھ مارگ، نئی دہلی میں اور(2017)میں پڈوچری میں اور (2017) میں ممبئی، مہاراشٹرمیں کیاگیاتھا۔جناب نقوی نے بتایاکہ ملک بھرسے آئے ہوئے 22ریاستوں/مرکز کے زیرانتظام علاقوں کیاقلیتی طبقے کی نمائندگی کرنے والے سیکڑوں صناع باباکھڑک سنگھ مارگ پرمنعقد ہونے والے اس چھٹے ہنرہاٹ پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔ 12ریاستوں کے طباخی ماہرین بھی بڑی تعداد میں اس پروگرام میں شرکت کررہے ہیں۔ان فنکاروں اورطباخی ماہرین میں بڑے پیمانے پرخواتین بھی شامل ہیں۔

جناب نقوی نے بتایاکہ کہ باباکھڑک سنگھ مارگ پرمنعقدہونے والے ہنرہاٹ پروگرام میں ملک بھرسے آئے معروف فنکارروزانہ غزلوں،قوالیوں اوردیگرموسیقی پروگراموں کی پیش کش میں مصروف ہیں۔

دست کاری اورہتھ کرگھا پرتیارکی گئی خوبصورت اشیا یہاں دستیاب ہیں ان میں اجرکھ، ایپلیک، باغ، بندھیج، کنکن، بوٹیک، بیزری ویئر، کالے پتھرسے بنے ہوئے برتن، نقاشی وخطاطی، موم بتی وپھول، بیداور بانس، چینی مٹی سے تیاراشیا، چندیری سلک، چکن کاری، قالین، گیزااورمٹا کا سلک، شیشے کے برتن، طلائی نقاشی والے اشیا، مرادآبادی اورمدراسی پیتل کے کام، جے پوری جوتی، کچھ کی کشیدہ کاری، قلم کاری، کانتھا، کشمیرآرٹ، ململ سے تیارملبوسات، مہیشوری اشیا، سنگ مرمرکے فنی نمونے، دھات کے نمونے، مونج کی گھانس سے تیار نمونے، مٹی سے بنے سازوسامان، مٹووا کچھ کشیدہ کاری، نمدا، پارسی گاراکشیدہ کاری، پن نائف، پھول پتی کام، روغن آرٹ، شانتی پوری ساڑی، ٹیراکوٹہ مصنوعات، تورن بندھن وار، بنارسی سلک ساڑی، لکڑی کے سازوسامان، لوہے کا سازوسامان، زری کے تھیلے وغیرہ نمائش میں رکھے گئے ہیں اورفروخت کے لئے دستیاب ہیں۔ہنرہاٹ دیکھنے والےلوگ یہاں رکھی گئی اشیا سے لطف اندوز ہورہے ہیں اوربنگالی کھانوں، مٹھائیوں، شمال مشرق کے لذیذ پکوانوں، گجراتی تھالی، آئیس کریم براونی، جھارکھنڈ کے کھانے، کشمیر کے وازوان، پارسی بھونو، راجستھانی پکوان، راج کوٹ کی مٹھائیوں، شاورما، تمل کھانوں، مغلءکھانوں، بہارکی باٹی، گواکے کھانوں، حیدرآبادی کھچڑا وغیرہ کامزہ لےرہے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا فلسطین کے دورے کے دوران پریس بیان

☆ عزت مآب جناب صدر محمود عباس، فلسطین اور ہندوستانی وفود کے ارکان، میڈیا کے ممبران، خواتین و حضرات، صباح الخیر (صبح بخیر) کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا اپنے پہلے دورے پر رملہ آنا بہت خوشی کی بات ہے۔

صدر عباس آپ نے میرے اعزاز میں جو الفاظ کہے اور جس گرمجوشی کے ساتھ میرا اور میرے خصوصی وفد کا شاندار استقبال کیا، اس کے لیے میں آپ کو مبارکباد دیتا پیش کرتا ہوں۔

عزت مآب، آپ نے مجھے آج نہایت بے تکلفی کے ساتھ فلسطین کے سب سے بڑے اعزاز سے نوازا ہے۔ یہ پورے ہندوستان کے لیے فخر کا باعث ہے۔ اور ہندوستان کے لیے فلسطین کی دوستی اور خیر سگالی کی علامت ہے۔ ہندوستان اور فلسطین کے درمیان قدیم اور مستحکم تاریخی تعلقات ہیں وہ وقت کی کسوٹی پر کھرا اترا ہے۔ فلسطین کے مفاد کو ہماری حمایت ہماری خارجہ پالیسی میں ہمیشہ اوپر رہا ہے۔ مسلسل اور غیر متزلزل رہا ہے۔

لہٰذا، آج یہاں رملہ میں صدر محمود عباس جو کہ ہندوستان کے بہت پرانے دوست ہیں، ان کے ساتھ کھڑے ہو کر مجھے خوشی ہو رہی ہے۔ پچھلے سال مئی میں ان کے نئی دہلی دورے کے دوران ان کا استقبال کرنے کا مجھے شرف حاصل ہوا تھا۔

ہمیں اپنی دوستی اور ہندوستان کی حمایت کی تجدید کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ اس دورے میں ابوعمار کے مقبرے پر خراج تحسین پیش کرنے کا موقع ملا۔ وہ اپنے وقت کے عظیم رہنماؤں میں سے تھے۔ فلسطین کی جد و جہد میں ان کا کردار بے مثال ہے۔ ابوعمار ہندوستان کے بھی ایک خاص دوست تھے۔ ان کے نام سے منسوب میوزیم کا مشاہدہ کرنے کا بھی ناقابل فراموش تجربہ ہے۔ میں ابوعمار کو ایک بار پھر دلی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

خواتین اور حضرات، فلسطین کے لوگوں نے مسلسل چیلنجوں اور بحرانوں میں حیرت انگیز حوصلہ اور جراتمندی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے صورتحال سے نمٹنے کے لیے چٹان جیسے عزم کا ثبوت دیا ہے۔

اور وہ بھی اس کے باوجود کہ عدم استحکام اور عدم تحفظ کا ماحول رہا ہے، جو ترقی کی راہ رکاوٹ ڈالتا ہے اور جانفشانی سے حاصل فائدے کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ جن دشواریوں اور چیلنجوں کے درمیان آپ آگے بڑھ رہے ہیں، وہ قابل ستائش ہے۔

ہم آپ کے احساسات اور بہتر کل کے لیے کوششیں کرنے کے آپ کے اعتماد کی ستائش کرتے ہیں۔ فلسطین کی تعمیر کی کوششوں میں ہندوستان کی بہت پرانی حمایت ہے۔ ہمارے درمیان ٹریننگ، ٹکنالوجی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، پروجیکٹ سے متعلق تعاون اور بجٹ امداد کے شعبوں میں تعاون رہا ہے۔

اپنی نئی پہل کے حصے کے روپ میں ہم نے یہاں رملہ میں ایک ٹکنالوجی پارک پروجیکٹ شروع کی ہے جس میں اس وقت تعمیر کا کام چل رہا ہے۔ اس کی تعمیر کے بعد ہم امید کرتے ہیں کہ یہ ادارہ روزگار کو فروغ دینے والے ہنر مندی اور خدمات مرکز کی شکل میں ہندوستان اور رملہ میں انسٹی ٹیوٹ آف ڈپلومیسی بنانے میں بھی معاونت کر رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ ادارہ فلسطین کے نوجوان سفارتکاروں کے لیے ایک عالمی سطح کے تربیتی ادارے کی شکل میں ابھرے گا۔

ہماری صلاحیت سازی کے تعاون میں طویل اور مختصر مدتی کورس کے لئے باہمی تربیت شامل ہے۔ مختلف شعبوں جیسے ہندوستانی تربیتی اداروں میں فنانس، مینجمنٹ، دیہی ترقی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں فلسطینیوں کے لئے تربیتی اور اسکالرشپ کی سلاٹس کو حال ہی میں بڑھایا گیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس دورے کے دوران ہم اپنے ترقیاتی تعاون کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ہندوستان، فلسطین میں صحت اور تعلیمی ڈھانچے نیز خواتین کو بااختیار بنانے کے مرکز اور پرنٹنگ پریس لگانے کے منصوبوں میں سرمایہ کرتے رہیں گے۔

ہم طاقتور فلسطین ریاست کے لیے اس تعاون بلڈنگ بلاک مانتے ہیں۔ دوطرفہ سطح پر، ہم وزارتی سطح کی جوائنٹ کمیشن میٹنگ کے توسط سے اپنے تعلقات کو مزید مستحکم بنانے پر اتفاق کیا ہے۔

پہلی بار، گزشتہ سال ہندوستان اور فلسطین کے نوجوانوں کے وفود کے درمیان تبادلہ ہوا تھا۔ ہمارے نوجوانوں میں سرمایہ کاری کرنا اور ان کی ہنرمندی کو فروغ دینے اور تعلقات میں تعاون کرنا ایک مشترکہ ترجیح ہے۔

ہندوستان، فلسطین کی طرح نوجوانوں والا ملک ہے۔ ہماری نیک خواہشات فلسطینی نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ ہیں جیسی ہم ہندوستان کے نوجوانوں کے رکھتے ہیں، جس میں ترقی، خوشحالی اور خود انحصاری کے مواقع دستیاب ہیں۔ یہ ہی ہمارے مستقبل ہیں اور ہماری دوستی کے جانشیں ہیں۔

مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ہم اس سال سے نوجوانوں کے تبادلے کہ 50 سے بڑھا کر 100 افراد تک کریں گے۔

خواتین اور حضرات، اپنی آج کی بات چیت میں میں نے صدر عباس کہ ایک بار پھر سے یقین دلایا ہے کہ ہندوستان فلسطینی عوام کے مفاد کا دھیان رکھنے کے تئیں عہد بستہ ہیں۔

ہندوستان، فلسطین کے پرامن ماحول میں جلد ہی ایک خودمختار، آزاد ملک بننے کی امید کرتا ہے۔

صدر عباس اور میں نے حالیہ علاقائی اور عالمی ترقیات پر تبادلہ خیال کیا ہے جس کا تعلق فلسطین کے امن وسلامتی اور امن کے عمل سے ہے۔

ہندوستان اس شعبہ میں امن اور استحکام کی بہت امید کرتا ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ بالآخر فلسطین کے سوال کا مستقل جواب ایسی بات چیت اور سمجھ میں مخفی ہے جس کے ذریعے پرامن بقائے باہمی کا راستہ مل سکے۔

محض گہری سفارتکاری اور دوراندیشی سے ہی تشدد کا سلسلہ اور تاریخ کے بوجھ سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہم جانتے ہیں، یہ آسان نہیں ہے۔ لیکن ہم مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے کیونکہ بہت کچھ داؤ پر لگا ہے۔

عزت مآب، میں دل گہرائیوں سے آپ کی شاندار مہمان نوازی کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں 1.25 بلین ہندوستانیوں کی جانب سے فلسطین کے لوگوں کی ترقی اور خوشحالی کے لیے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

شکریہ! شکراً جزیلاً